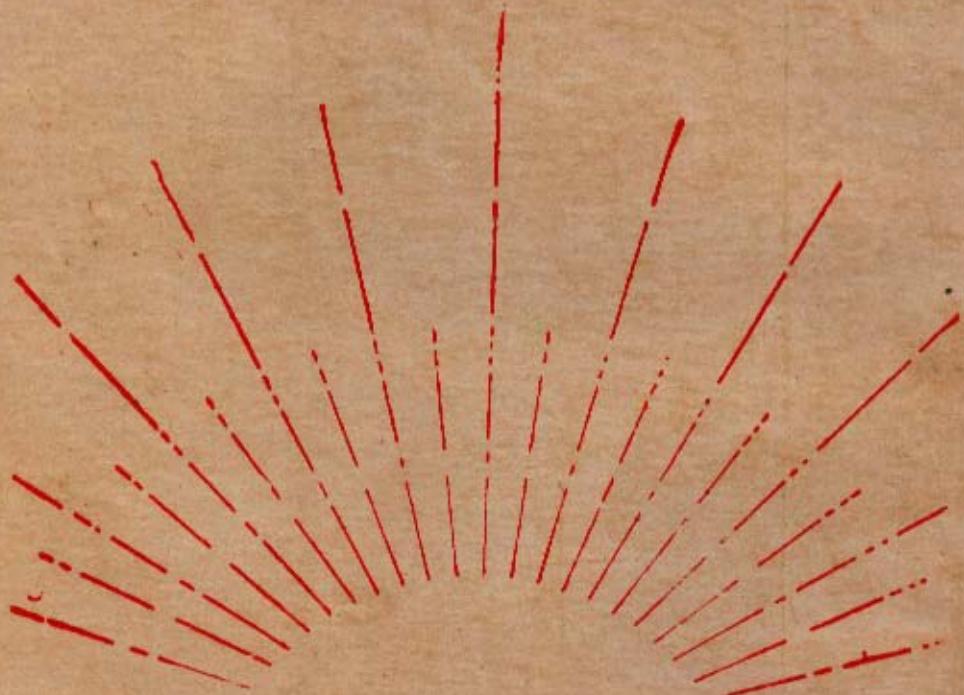


مہنامہ جلی دیوبند



ایشیر عاصمانی (نا محل و مکان)

Annual Rs. 7. Islamic News Paper Agency.

CLOTH BAZAR, RAICHUR.
(C. RLY.)

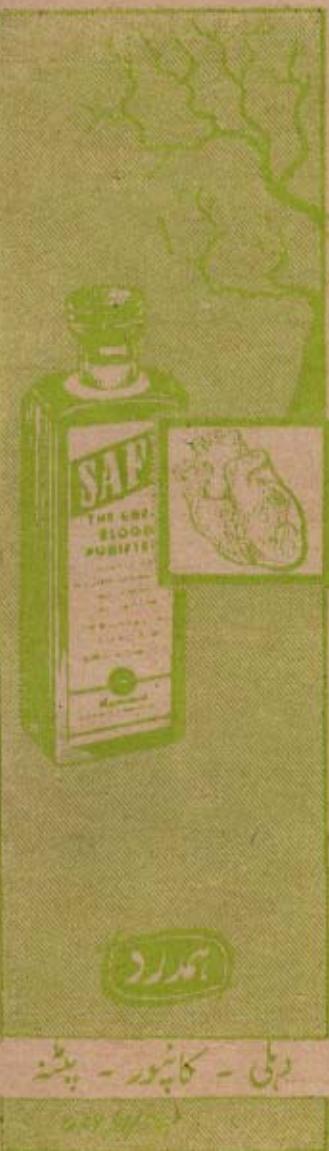
62 nP.

سوسن میکر
بلٹکے
موم کی
تبديلی کے
دنوں میں

صافی

استعمال کیجیے

صافی آپ کو خون کی خرابی سے
پیداہونے والی بیماریوں سے بچائے گی
اور آپ کے نظام عصبی میں توازن
پیدا کر کے آپ کے جسم میں زندہ خون
کی لمبڑی رکھ دے گی۔ معده کے فعل
کو دست کرے گی اور جسم کو چیخت
اور پھر تیلا بناتے گی۔



موم سرما کا طاقت و رتنا

لبوب پچھو جدید

بیوقوت بخشنہ میروں اور بقوتی مفرادات کا خوش ذائقہ قتوں مرکب ہے۔ گردہ۔ مٹانہ۔ دل۔ دماغ۔ جگر۔ معده اور اصحاب کو قوت پہنچاتا ہے۔ کمر کے درد اور گردول کی کمزوری رفع کرتا ہے۔ بدن میں شی طاقت۔ نیا خوش اور دلوں پر اکتا ہے۔ ہر قسم کی کمزوری اس کے استعمال سے دور ہو جاتی ہے۔ جاڑوں کے موم کا یہ اعلیٰ درجہ بخانا شدہ ہے۔ اس کا استعمال دوسری تقویٰ داؤں سے بے نیا ذکر رہتا ہے۔ صرف ترددوں کے استعمال کے لئے ہے جو عورتوں اور بچوں کو نہیں دیا جاتا۔ میں ڈول کا پیکنگ سائٹ روپے پھیٹھرے نے پیسے۔ دش توں کا پیکنگ چار پیسے پھیاس نے پیسے۔ محصول داک اسی میں شامل ہے۔

مردانہ امراض سے چھپ کارا پانے اور بگردی صحت منوار نے کے لئے خفاظت شباب اور لسوانی امراض بچوں کی صحت کے متعلق کتاب "انیں خواتین" مفت منگا کر پڑھئے۔

غذائیت بخش جزیل مانک توانائی

دور حاضر کا ایسا مانک ہے جو بیک وقت امراض کو رفع کرنے کے لئے دوا کا کام بھی کرتا ہے اور جسم کو غذا ایتیت بخشتاتا ہے۔ اس کے اجزاء معده۔ جگہ۔ دل۔ ملخ اور اصحاب کو قوت پہنچاتے ہیں۔ اور ان کے فعل کو درست رکھتے ہیں۔ اس کے استعمال سے جسم کو مناسب غذا ایت ملتی ہے۔ احیا ایت (شمی) کھل کر ہو جاتی ہے۔ آنسیں صاف رہتی ہیں۔ تھکا دشت اور سُستی دور ہو کر چیتی اور تو انائی پیدا ہو جاتی ہے۔ محمد بن زیدؑ کی بندیادی یادیں دو ہیں۔ ۱۱) غذا ایت بخش اجزار کا حصہ ہو جانا (۲۳) فاضل مادہ کا اسانی سے اخراج۔ میں توں کا پیکنگ مع محصول تین روپے پھیاس نئے پیسے۔ سانچہ توں کا پیکنگ مع محصول دش روپے۔

معذ، جگر اور آنٹوں کی خرابیوں کیلئے معتبر دوا

جوارش سُنبل الطیب

جوارش سُنبل الطیب معذ، جگر اور آنٹوں کو قوت پہنچا کر ان کی خرابیوں کو دور کرتی اور ان کے افعال درست کرتی ہے اصحاب کو قوت پہنچاتی ہے۔ پیشاپ کی ریادی۔ رائج تزلیم کر، پیڈلبوں اور جاڑوں کے درد۔ ریاحا یا سوری اور بگر لیا جاتی امراض میں تنہایت مفہیم تباہت ہوئی ہے۔ مردوں، عورتوں اور بچوں کے لئے ہر عمر میں یکساں مفید ہے۔

میں توں کا پیکنگ چھروپے پیش کریں۔ میں توں کا پیکنگ تین روپے ستائیں۔ تین روپے پیسے محصول ڈاک ان ہی قیمتوں میں شامل ہے۔

زیری یونانی دواخانہ۔ اصرہ ضلع مراد آباد یو۔ پی

کیونزم کے خروجی

آزادی کا ادب [بعن تعجب مقالوں، اضافوں اور منظومات کا جمود جسیں نیک تحریری صورت میں تھت چھاپا گیا ہے۔ مجدد بن دو پر۔]

دروگنا [ایک بے حد پچھپ اور حیرت انگریز اپ بنتی جس سے اروس کے جری محت کے غلامانہ نظام کا یہاں تک منظر میں آتا ہے۔ ذہن دو پر۔]

آزادی کی طرف [ایک بہترے می افریک خود نوشت سوانح جس نے ہر کیمی پناہی۔ یہ بے حد پچھپ لیکن ہر تنک کتاب روس کے حقیقی حالات سے متعادن کرتی ہے اسے پڑھنے کے بعد اپ کیونزم کے جسیں نہوں اور صفتی دعووں سے کبھی دھوکا تھیں کھائیں گے۔ مجدد بن دو پر۔]

سوٹ روس کی حقیقت [امیت نام سے ظاہر ہے دھما نچے کی سی تصور۔ ہر تنک اور تحریر فیز، دعووں میں مکمل قیمت دو دو پر۔]

لین [الطالب روس کے بانی لین کی مستند سوانح یہ ہگ اور غیر حاصل داران۔ ایک دو پر۔]

ادب میں ترقی پسندی [کیونزم ادب و تفاسیت کی اڑیں کیا کھل کھیلتا ہے؟ اس کا مستند جواب۔ یہ کتاب اپنا امیت کی پناہ بر مدد ترقی بازیابی میں ترجیح ہو چکی ہے۔

قیمت اڑو ایک دو پر۔]

عثمان لطوف [چین کے نازق مسلمانوں کی داستان ہجرت اشترائیت کے بے چاہ جزو تو شد کے سائیں قحطی میں مسلمانوں پر کیا گلدی اور کیا گذر رہی ہے ایک کہانی ایک تاریخ ایک حقیقت دستاویز۔ سوار و پیر۔]

چین کے مسلمان [کوئی مسلمان کیا ہوئے؟ ایں ایسیں بھی ہی یا آسمان کھا گیا؟ کیونزم کی آدمی خودی کا دستاویزی تذکرہ۔ صرف چار آنے۔]

سرخ چین سے فرار [اشترائیک مالک اپنے دعوے کے مطابق جنت میں ہیں اگر یہ جنت، ہبہاں بیٹھوں، تازیاں، تلاوہ، اور شدید کے سوا کچھ نہیں خوب ہے یہ جنت جس سے جا گئے کے لئے لوگ اپنی جان دیں سب کچھ دا، پر لگا دتے ہیں۔ خیر کپ پا کتاب پڑھیے۔ ذہن دو پر۔ اور یا نگسی بھتار ہا اور ادا کیوں۔ دو کروڑ دل خسید، مک انسانوں کی نثاریج بے سخی جھو جوہ کا بے خاشاب جو پشت پر اٹھائے جانوں کی طرح جلی جا رہی ہے ہر آن ان میں سے کتنے ہی بد نصیب تھک کر گر تھیں اور قدرتیہ ہیں یہ چین ہے۔ ہجرہ استبداد کا ایک سچ دویں جل خانہ۔ پڑھیے یہ حقیقت افسوکہانی ضروری ہے۔ صرف ایک دو پر۔]

کیونزم اور کسان [کیونزم کو ایشیائی نقطہ نظر سے مجھے سمجھانے کی کامیاب کوشش جو شمار دستاویزی حوالوں سے مرنے ہے۔ ذہن دو پر۔]

سوٹ لظام کی چھوکنجیاں [چچے تعلیمی دفعی لائل سوٹ لظام کی چھوکنجیاں اپنے ایک سنبھال اور سلسلی کتاب جو پچھپ بھی ہے اور حقیقت افسوکہانی صفات ۳۲۶۔

قدرت صرف ایک دو پر۔]

مکتبہ علی دیوبند (دوپہ)

نہرست مضمایں مطابق ماہ نومبر ۱۹۶۲ء

۶		آغاز سخن عامر عثمانی
۱۶	تفہیم الحدیث عامر عثمانی	
۱۹		تجھی کی طاک عامر عثمانی
۲۹	کیا ہم مسلمان ہیں؟ نشش نویں عثمانی	
۳۵		الفتنۃ الکبریٰ چٹان
۴۰	چکر لخت خوت چھوٹا ملائیں العرب مکی	
۴۳		مسجد میں بخانے تک ٹرا فلماں العرب مکی
۵۱	انگریزی اخبار کی ضرورت بورڈ آف اسلام کمبلیکشنز	
۵۵		آدمی کے مُخہ میں سُکتے کی زبان انتباہ
۵۸	کھرے کھولے عامر عثمانی	
۶۴		باب الصھوت بیت المقدس زیری

مہینہ شماری دیوبند
جنہاں
جنہاں
شمازہ ۹

ہر انگریزی نہیں کے پہلے ہفتے میں شائع ہوتا ہے
سالانہ قیمت سات روپے۔ فی پر جمہ ۴۲ پیسے
غیر حملہ کے سالانہ قیمت اشتنگٹن سکل پوشنل آرڈر
روپیٹل آرڈر پر چونہ لکھئے بالکل سادہ لکھئے

اسد ضری

اگر اس امرے
میں شیخ
نشان ہے تو سمجھ لیجیے کہ اس پر چہ پر آپ کی خریداری
ضمم ہے۔ یا تو منی آرڈر سے سالانہ قیمت بھیجیں یا دی پی
کی اجازت دیں۔ اگر آئندہ خریداری جاری نہ رکھنی ہو
تب بھی اطلاع دیں خاموشی کی صورت میں انگلار پچھے
وی پی سے بھیجا جائے گا جسے وصول کرنا آپ کا اخلاقی
فرض ہو گارو دی پی سات روپے باسٹھنے پیسے کا
ہو گا، منی آرڈر بھیج کر آپ دی پی خرچ سے بچ جائیں گے۔

پاکستانی حضراں

ہم اسے پاکستانی پتہ پر چندہ بھی جکر ریں منی آرڈر اور اپنا
نام اور مکمل تیرہ ہمیں بھیج دیں سالہ جاری ہو جائیں گا۔

ترسل زد اور خط و کتابت کا پتہ

پاکستانی حضرا۔ مکتبہ عثمانیہ ۱۲۷ مدنیا بازار
عامر عثمانی دیوبند۔ ضلع سہارپور (دیوبند)
پیر آجی بخش کالوی کراچی رپاکستان)

عامر عثمانی پر نظر پلشیر نے "میشن پر ٹنک پریں دیوبند" سے چھوڑ کر اپنے فتح تجلی دیوبند سے شائع کیا۔

آعَزِ سِخْنٍ

اس تصریح کے بعد ایک خاص بات ہم یہ عرض کر دیں کہ قبی
سوال میں ہماری جیتیت مقلد کی ہے۔ ہم اپنے کو قبی اجساد کا
اہل نہیں ہیں بلکہ اس سے کسی قبی صاحب کی تائید مادرید میں
استدلال ہو جم اپنے علم و فہم کے ذریعے کر سکتے ہیں اور کرتے ہیں لیکن
اصل اس کو اختیار کرنے کا اختیار نہ کرنا تقلید ہی پر خصوصیت ہوتا ہے۔
ماضی قریب کے مسلمانوں میں ہمارا زیادہ ذہنی تعلیم مولانا اشرف علی
رحمۃ اللہ علیہ سے ہے۔ زیرِ بخش حزیری پونک درخت راد علیگردی
جسی کتب میں ہمیں پختہ نہ آسکا اس نے مولانا اشرف علی کے
ادا و اقتدار میں حصہ کیا۔ اس میں بھی خاص یہ جزو تو میں نہیں
مگر وہ فتویٰ ایسے مل گئے جن پر ہماری دلست میں اس جیتی
کیفیت کی بنیاد رکھی جا سکتی تھی۔

پہلا جواب تو ہے کہ کتاب الزکۃ والصلوٰۃ فیں ہوا الحکم
کا دیا گیا ہے۔ اس میں انہیں نے فرمایا ہے کہ سونا چاندی کے
صاحبو اگر کسی اور دعات کو گھٹا کر طرادیا گیا ہو تو قباؤ اسے کیا
ہے کہ غالب کا اقدام ہے۔ یعنی دسری دعات مقابلہ کم
ہے تو پورا زور سونے چاندی ہی کا مانا جائے گا اور کل ورنہ پر
زکوٰۃ عائد ہو گی اور اگر دسری دعات زیادہ ہے تو پورا زور
اسی دعات کا مانا جائے گا سونے چاندی کا اعتبار نہیں پڑتا۔
الفاظیہ ہیں۔

«اگر غالب ذہب یا خود ہو تو مجھے عکس سا جگام
ہیں ذہب و خضر کا جایگا اور اگر غالب دسری
چیز ہے تو مجھے عکس دسری چیز کے مکمل ہیں ہیں کے
اس میں حسن قدر ہو ہب دفعہ ہے اس میں بھی احکام

آج گلگوے ہو روانہ ہونے کے لئے تجھی جو لائی گائے
کا سوال و جواب میں نظر رکھ۔ اس میں زکوٰۃ کے ایک خاص
جزیتے کا ذکر ہے۔
فاضل پریشانی کی تے اس پر نظر کرتے ہوئے سب سے
پہلے بعض کتب نظر کی عبارات نقل کی ہیں جن کا حوصلہ یہ ہے کہ سونا
اور چاندی میں بہر صورت زکوٰۃ لازم ہو گی حفیہ کے
اصحول کو قاعدہ کلیہ کے طور پر پیش کرتے ہوئے یہ معروف جملہ
سامنے لائے ہیں۔

لَا نَهْمَأْخْرِقُهَا أَشْهَانًا اسلئے کہ سونا اور چاندی میں سنا کر
فِي رَبِّكِمَا كَيْفَ كَانَا پیدا کئے گئے ہیں یہ اصحاب مال
اَن دَرْنَكِي زَكُوٰۃ ادا کریگا یہ دونوں
حیثیتیں ہیں موجود ہوں۔

ہم عرض کرتے ہیں کہ کسی بھی مطعن اور عام نظر میں سے
وہ جیزیں یقیناً مستشار ہو جایا کرتی ہیں جن کا مستشار دوسرا ہے
اصحول و کلیات کا مقصیڈ ہو۔ مثلاً اسی اصولی نظر میں تعمید
بالکل نہیں کریں سونا چاندی بقدر نصایب ہونا چاہئے مگر سب
جانشی میں زکوٰۃ کے کم مقادیر پر اس کا اطلاق ہیں ہو گا۔ اسی طرح
وہ سونا چاندی بھی اس سے خارج سمجھے جائیں گے جو کسی نابالغ کی
ملکیت ہوں خواہ ان کی بقدر اسیروں اور منوں ہی کیوں نہ ہو۔

اس سے معلوم ہوا کہ اگر بعض لطیف پہلوؤں نے نظر کرتے ہوئے کسی
خاصی جزیتے میں زکوٰۃ واجب نہ ہونے کا حکم لگایا جائے تو
یہ مذکورہ قاعدہ کلیہ اور کتب نظر کے دیگر متون اس میں انع
تم ہوں گے۔

کی دیگر اس طرح بخواہی جائے کہ سیر بھر سونا اور ۳۹ سیر تابنا پتیل آمیز کیا گیا ہو تو کھوٹ فالب ہونے کے باوجود اس سیر بھر سونے کو کالعدم نہیں لاما جائے گا۔ کیونکہ یہ بجاتے خدا اس مقدار سے متجاوز ہے جس کو متریعت نے زکوٰۃ سے بریانا ہے اور اسے متقل جیتیت دینے میں کوئی نہ مانع نہیں۔ لیکن سونا صرف ۲ تو ۳ اور باقی سب تابنا پتیل ہو تو اس قلیل اور نہایت کم مقدار کو صونے چاندی کے زیوروں میں ضم کرنا آئینی آوازن کے خلاف ہو گا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ناصل مدیر نے سونا چاندی کو ضم کرنے کے ذیل میں فرمایا ہے کہ:-

”ایسے سکے جن میں چاندی سوتا کم اور کھیڑا زیادہ ہو عرض میں داخل ہیں۔“

ہم علی الاطلاق اسے بھی درست نہیں سمجھتے۔ بازار میں جو روپی رائج ہے اس میں چاندی تو برائے نام ہی ہو گئی مالا کھوٹ ہی کھوٹ ہے۔ پھر بھی اسے ”سامان“ (عرض) نہیں کہیں گے۔ یہ تو ”مال“ ہے اور حجب مال ہے تو موصوف کا یہ کہنا بھی درست نہ ہو گا کہ:-

”اگر وہ بازار میں رائج ہیں یا ان کی تجارت مخصوص ہے تو قیمت دکھی جائے گی۔ اگر ان کی قیمت چاندی کے نہایت تک پہنچ جاتی ہے تو زکوٰۃ واجب ہو گی ورنہ نہیں۔“

جو سکے بازار میں رائج ہیں ان کی زکوٰۃ کا تعین اس چاندی سے ہو گز نہیں ہے جو ان میں پاتی جاتی ہے۔ اگر اسیا ہو تو نصیر تو ارج کر لائیج شدہ پانچ روپوں پر بھی زکوٰۃ نہیں عائد ہو سکتی۔ کیونکہ انہوں میں سے بھی خالص چاندی بقدر نصاب ثابت ہی نکلے۔ مردوں سکوں پر زکوٰۃ ان کی معینہ مالیت پر ہے نہ کہ چاندی اور سونے کے لامی ظاہر چنان شرروپوں پر بھی خالان حمل کی صورت میں زکوٰۃ واجب ہو گی جن میں چاندی چاہے دس تو لے بھی نہ ہو۔

رسہ وہ سکے جو فہری اصطلاح کے مطابق نہیں بلکہ عام

ذہب و فضہ کے جاری نہ ہوں گے۔ اس پر زکوٰۃ ہوگی۔ (ادارہ الصادقی جلد دوم صفحہ مطبوعہ گراچی)

درسترا جواب اس کے مقابلہ بعد ہی سکوں سے مستثنی ہے۔ سائل نے ایسے سکوں کے بارے میں سوال کیا ہے جن میں چاندی دوسری دھاتوں کے مقابلہ میں کم ہوتی ہے۔ یعنی اسی اصطلاح میں کھوٹ غالب ہوتا ہے۔ سائل نے کہا کہ کھوٹ فالب ہونے کے باعث انہیں چاندی کا قوانین ہیزیر سکتے جو زکوٰۃ آئے۔

اس حکیم الامم نے جواباً تسلیم کیا ہے کہ:-
”غلب غش (کھوٹ) سے ذہب یا فضہ ہونے کی لئے صحیح ہے۔“

ان دونوں جوابوں سے واضح ہے کہ اگر کھوٹ فالب ہو تو مغلوب چاندی سونے کو کالعدم فرار دیں گے۔ انصاف بھی بظاہر ہی معلوم ہوتا ہے کہ جب سونا چاندی غالب ہونے کی صورت میں کھوٹ کو کالعدم فرار دیکر پورے زیور کو مع کھوٹ سونا چاندی ہی کا تسلیم کیا جاتا ہے تو بر عکس صورت میں سونے چاندی کو بھی کھوٹ کے حکم میں شامل کر کے زکوٰۃ سے فارغ نکھا جاتے۔

گوئے ٹھپتے کے متقل جیتیں کی جی تو معلوم ہوا کہ چاندی کے تاریں میں خالص نہیں ہوتے بلکہ غالب حصہ کھوٹ کا ہوتا ہے جسے چاندی ہی کے ساتھ تکا کر آمیز کیا جاتا ہے اس صورت میں یہی صحیح معلوم ہو اک حکیم الامم کی تصریح کے مطابق چاندی کو کالعدم نہیں اور کالعدم مان لیا تو اس کو زیوروں کے ساتھ لاکر نصاب پورا کرنے کا سوال آپ سے آپ ضم ہو جاتا ہے۔

اب رہی یہ بات کہ جس صورت میں گوئے ٹھپتے میں بجا سے خود چاندی بقدر نصاب ہو جو دو کھوٹ فالب میں کے باوجود ہم سکوں اس میں زکوٰۃ کا وجوہ مانتے ہیں اس کی وجہ ہی ہے جسے ہم نے اپنے جواب میں ذکر کیا تھا۔ یعنی مقدار اور جیتیت متقلہ کا حکام شرعی میں معتبر ہوتا۔ اب من بھر

ہے۔ احتیاط کا تفاہ ملے کہ الگ صد قسط شکار پڑوہ آئے تھے تاہم تو ایک روپہ دیدیا جائے گیوں ایک سیر پر نہ رہ جھٹاں کی تباہی تو دوسرے صدقہ کیا جاتے مگر کیا کوئی بھی نقیہ قانون کی طور پر بحث میں اس زیادتی کو وجہ کی نہ رہت میں رکھے گا؟

چاندی کا مشورہ نصاب ۵۲ تولیہ ہے۔ احتیاط اسیں تھی کہ زکوٰۃ بچاں اور اکیاون تو قسم پر بھی عائد ہوتی اور حجat اور اسی مجموعی تھی کی صورت میں علواً زکوٰۃ اداً بھی کرتے ہیں لیکن کیا مفہی بھی یہ فیصلہ دے سکتے گا کہ بچاں یا اکیاون تو لچاندی پر زکوٰۃ داجب ہے۔^۶

منشاء بوضع کرنے سے کتفہار کے منقول ارشاد کا محل اور جس کا زیر بحث ہو ضرر سے اعلیٰ نہیں ہے۔ احتیاط اپنی جگہ ہے۔ قانون اپنی جگہ۔

موروث فتنے فرایا کر:

”قد خلقی کے لحاظ سے چاندی سونے میں بھر صورت زکوٰۃ دا جب ہوتی ہے جاہے ان کی جیشیت ستقلہ ہے یاد ہو۔“

ہمیں تعمیر و اطلاع تسلیم نہیں۔ دو تو سے سونے پر کوئی خلقی زکوٰۃ کا قائل نہیں چاندی بچاں تو لہو اس پر بھی زکوٰۃ عائد نہیں ہوتی۔ بالغ بزرگوں سونے کا دارست بنتے وہ بھی زکوٰۃ سے بھری ہے۔ ایسی صورت میں ماننا پڑی گا کہ وجہ زکوٰۃ کیلئے وہ شرط بھر جال لمحظہ رکھنے ہوں گے جو معتبر اصول یا قیاس صحیح سے مستفاد ہوں۔ قرآن نے علی الاطلاق۔ کوئی نصباب بتائے بغیر زکوٰۃ کو فرض کیا لیکن اللہ کے رسولؐ نے ہر ستم کے اموال میں حدیں مسترد کیں کرجب، مال ان تک تہذیب جاتے اس وقت زکوٰۃ لازم ہوگی۔ اس سے بھلے واجب نہ ہوگی۔ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان حدیں کی تخفیض وحی خلقی کی روشنی میں ضرورت اور امداد ضرورت کے فرق کی بنیاد پر کی گئی تیز اسیں کسی شے کے نامی ہوتے نہ ہوئے (نشوون شما اور نفع خیزی کی صلاحیت رکھنے نہ رکھنے) کا بھی لحاظ رکھا گی اور نیت کو بھی اہمیت دی گئی۔

مطلاع کے مطابق کھوٹے ہوں تو جو نکروہ بازار میں سکے کی جیشیت سے نہیں مل سکتے اس لئے ایک ”عوض“ میں داخل کیا جائیگا اور ان کی دبھی قیمت معتبر ہو گی جیسے میں وہ فروخت ہو سکتے ہوں ان میں اگر چاندی یا سونے کی کوئی مقدار موجود ہے تو اس دوسرے زیور کے ساتھ ملکر صاب کرنے کی رائے میں تقہارہ اسلئے ہیں جو اس کے کھوٹے ملکوں کو روپے کا مطلب ایسی ہی شے کو روپے کے رکھتا ہے جس کا کوئی صرف سوائے ذریعت کریں کے نہیں ہے۔ مگر گئے ہے کو اس پر قیاس کرنا اس میں مزروع نہیں کہ اس کا صرف زیب دریافت ہے۔ جائزیت زیب دریافت ہے۔ جائزیت زیب دریافت ہے۔ جائزیت زیب دریافت ہے۔ کامکان بھی حکم زکوٰۃ کا صورت نہیں اگر اسے کرائے پر جلا یا جاری ہو تو اور تجارت کی نیت نہ ہو۔ تو معلوم ہو اکہ صرف پالنے سے ملی اسکا بدل سکتے ہیں۔ اسی بنیاد پر ہم قیاس کرتے ہیں کہ صرف اور نیت پر نظر کرتے ہوئے کھوٹے ملکوں میں پاٹے جانے والے سونے چاندی کو زیور کے ساتھ ملائیں چاہیے جاہے وہ کتنی ہی قلیل مقدار میں ہو۔ لیکن صرف اور نیت بدل جانے کی وجہ تھے تو اسے پہلی سی چاندی یا سونے کو زیور میں ہم کرنا ضروری نہیں قرار دینا چاہیے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

ماجرزے اپنے چاہیے میں کہا تھا کہ احتیاط اور تقویے کا تفاہ توبھی ہے کہ زکوٰۃ ادا کر دی جائے۔ اس پر نا ضل مذکور فرمایا ہے ”ہر دعا متعین مذکور فرمایا کے احافات کے اس قول سے واثق ہوں گے کہ عبادات متعین مقتبل داجب ہے۔“

ماجرزکی رائے یہ ہے کہ فقہاء کے اس قول کا حوالہ بھول نہیں دیا گیا۔ یہ قول اتنا تغیر بھی نہ دیں ہے کہ ٹھیک تلفیقی بحث میں بھی کار آمد ہو سکے۔ وضویں احتیاط کا تفاہ میں کہ شہد کو پا بخی ساتھ رہنے دھویا جائے۔ باختہ پروں پر مل ہو تو اسے بھی علکھڑا جائے۔ مگر اس احتیاط کو دا جب کون کہہ سکتا ہے کھوٹے اس سجنی میں کہ بازار میں نہ مل سکتے ہوں نہ کہ قیمت مطلاع میں

یہ تو ضرورت اور عدم ضرورت کا معاملہ ہے۔ اب نیت کی اثر اندازی دیکھئے کہی سو روپے کے بر ان آپ کا پاس موجود ہوں مگر نیت تجارت کی نہ ہو تو ان پر زکوٰۃ عائد نہ ہے۔ نیت تجارت کی کوئی توزیٰ کوہ عائد پوچھا شاید ممکن ہے۔ بورے کا لار اگاؤں ملکیت میں ہو۔ صرف نیت ہی پر ان کے لائق رُکوٰۃ ہونے نہ ہونے کا اختصار ہے۔

تیرمیث کسی چیز کا نامی ہونا ہے۔ سونا اور چاندی صلاحیت نہیں اعلیٰ تر لئے گئے ہیں اسی لئے ان پر اس صورت میں بھی رُکوٰۃ عائد کی جگہ جب کہ یہ کاروبار کے لئے استعمال نہ کئے جا رہے ہوں اور زیورات کو "عوْن" ہونے کے باوجود "عوْن" کی نہ رست سے خارج کر کے نقدیاں کی نہ رست میں شامل کرنا اسی لئے ہے کہ وہ بہر حال لفظ غیری اور نکوئی صلاحیت سے کمی وقت فاری نہیں ہوتے۔

یہیں سستے چاندی کو تقدیم لئتے اور ان کے باشے میں اتنا سخت طبق معاملہ کرنے کے باوجود آپ کو خیر ہے کہ منعینہ مقدار اپنے اس کو پہنچے بغیر ان پر زکوٰۃ کا لازم نہیں ہوتا۔

کیوں؟ کیا اس کی حکمت اور کہہ پر ہمیں خور نہیں کرنا چاہیئے۔ عاجز تو غور کے بعد اسی تجھے پر پہنچا کر شریعت اُس قلیل مال و منال ہے۔ خواہ وہ سونے چاندی کی شکل میں ہو۔ یا برخون اور مکاؤں کی صورت میں زکوٰۃ عائد کرنا ہے۔ اسی چوڑیت سے زیادہ تر ہو اور ضرورت سے زیادہ ہونے ہونے کا معیار بھی اس نے نہماں کی شکل میں معین کر دیا ہے۔ بعض ضرورت سے زائد اموال پر بھی وہ اُس صورت میں رُکوٰۃ واجب کرنا ہے۔ اسی چاہیئی جبکہ ان سے کاروباری اتفاق کی نیت نہ ہو جیسے مکان۔ پہنچ کے کپڑے۔ فرش۔ برق۔ غیرہ۔

ان چیزوں کی قوت نہ ضعیف ہے اس لئے ان کی رُکوٰۃ کا مدار اس بات پر ہو گا کہ ان کا مالک اخنس کاروبار میں لگا کر اس ضعف کو قوت میں تبدیل کرنے کی سعی کرے۔ اب اور تو رہ کے گوٹے ٹھیک پر نظردا لئے۔ ذکر ان خورخون کا تھیں جن کے اس بے شمار سچا گوٹ ٹھیک ہے۔ اُن عورتوں کا سچے جن کے پاس زیور بھی اتنا کم ہے کہ لصاہب کو نہیں پہنچتا ہوں۔

یہ ہماری اُجھ نہیں ہے۔ اُنہوں نے مصالک اس کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ مثلاً الکریم کے نزدیک جائز قسم کے نزدیک اس اور جہاد کے لئے رکھی گئی تلوار کے طلاقی دستے اور سونے کے دانت یا انک پر الجی حالت میں زکوٰۃ نہیں ہے جب کہ وہ اپنے مظلوم استعمال میں ہوں یا استعمال کے لئے بالکل ملکیح کا حالت میں ہوں۔ اس کا حامل بھی بھی ہے کہ ضرورت اور عدم ضرورت کو رُکوٰۃ کے ذوب اور عدم ذوب میں بخوبی نہ رانا گیا۔

خالہ بھی اُن عمال زیوروں میں زکوٰۃ نہیں مانتے جو استعمال ہوں۔

شوافع بھی اصل اسی مصالک پر ہیں۔ یہ ضرورت فتنے ہے کہ ان کے نزدیک ایسے زیور کو رُکوٰۃ عائد ہو جائے گی جو حدود انسراں میں پہنچ گیا ہو۔ کیا زیورات کی غیر معرفانہ مفتادار ان کے ہیں بھی رُکوٰۃ سے بہری ہے۔

کیا یہ مصالک ایسے زیرِ قہیہ کو یہ رہنمائی نہیں دیتے کہ زکوٰۃ کا لائق ضرورت اور فنا حمل اور ضرورت کے پہلوں سے بہت اگر اسے۔ خصوصاً زیور کے ساتھ "جاہز" کی مشترط عائد کرنے پر ان اگر کا متفق ہونا اس خالہ کو اور بھی بصیرت ملدا ہے کہ ضرورت اور "بے ضرورت" کے پہلو کو ٹبری اور میت مصالہ ہے۔ عورتوں کے لئے زیور ایسے ضرورت ہے۔ ایسی ضرورت جو اسلامی نقطہ نظر سے صرف مباح ہی نہیں ہو جائی ہے۔ لہذا مذکورہ تینوں ثقہی گرد ہوں نے اس ضرورت کا لحاظ کر کے رُکوٰۃ کا لفاذ نہیں کیا۔ ایسا اسی صورت میں مکن تھا کہ قرآن و مسنّت میں بھی اس لحاظ کی تجاگش موجود ہو۔ مردوں کے لئے زیور حرام ہے اس لئے ان پر انہوں نے زکوٰۃ واجب مانی۔ حرام شے ہے اس لئے ان پر انہوں نے زکوٰۃ واجب مانی۔ حرام شے کے فضول اور بے ضرورت ہونے میں کیا کلام ہے۔ مکتاب ہے۔ جہاں عبادت ہے۔ جہاد کے لئے تیار کی ہوئی تلوار کے طلاقی قبضے کو ضرورت ہی کی بنیاد پر خارج از رُکوٰۃ کیا گیا کہ وسائل عبادت بھی ضروریات ہی میں شامل ہیں۔ اسرافت حرام ہے۔ لہذا شوافع نے صرف اُن زیوروں پر زکوٰۃ مانی جو داخل اسرافت ہوں۔

زینت بنی رہے گی۔ سچا گوٹا چاندی کی خاطر نہیں خریدا جاتا۔ چاندی تو تبعاً آتی ہے اور اتنی ضعیف صلاحیت نہیں ملکر آتی ہے کہ اسے کا عدم قرار دیدیں تو نار و اندھہ ہو گا۔ اس کے خلاف سونے چاندی کے زیوروں کے خریدنے یا تیار کرنے میں تھا زینت اور کالا نہ پڑتے کی خصوصیت ملحوظ نہیں ہوتی بلکہ یہ نیت تصور، یقین بھی شوری اور لا شوری دونوں احتماراتے موجود ہوتا ہے کہ چاری نعمدی بہارے پاس رہی۔ چار از بیرا اڑے وقت میں چارے کام آسکتا ہے۔ وہ روپے پیسے ہی کی طرح نقد دولت ہے۔

ناصل مدیر تھے کتابوں اور برٹشوں پر بنے ہوئے چاندی سونے کے چیزوں اور نقش و مکار پر زر کوہ واجب ہونے کو طور استدلال پیش کیا ہے کہ جب ان پر زر کوہ ہے تو گوٹے ٹھپپے پر زر
ادلی ہو گی۔

عاجز عرض کرتا ہے کہ کتابوں اور برٹشوں پر چاندی سونا جڑھاتا اور اس کے گل بولٹے بنانا قطعاً غیر ضروری بلکہ اسلام کی نگاہ میں ناپسندیدھی ہے۔ اہذاً اسی ضرورت اور عدم ضرورت کی حکمت سے جس نے الکریہ، حابله اور شافعیہ کو غیر جائز زر پر زر کوہ عائد کرنے کا ادھار دیا اس پر بھی زر کوہ عائد ہوئی اور ضرور ہوئی چاہیے۔ کیا حق ہے ہم کہ سونے اور چاندی جیسی تاخی شے کو لाभی مصرف میں کھداویں۔ لایعنی نہیں اتنا تو ماننا ہمیشے ہمارے کتابوں اور برٹشوں پر ہونا چاندی کھپانا شوق پورا کرنے کے سوا کوئی افادہ بہت مشرعیت نہیں رکھتا۔ فالتوہی دولت ہو گی اس کے پاس جو یہ شوق پورا کرے گا اہم اذان از ضرورت ہونے کا ہمچوں سر زر کوہ عائد کر دے گا۔

اس کے برعکس زیب ذہنیت کرنا اور سیکھی پڑھنے پہننا عورت کا جائز حق ہے جسے بعض قوتوں کے ساتھ اسلام تحضیر۔ بلکہ بعض حالتوں میں ضروری قرار دیتا ہے۔ ایک غریب عورت دس میں روپے کا سچا گوٹہ ٹھپپے خرید کر ملبوس پر مانک لیتی ہے تو یہ بد فضول نہیں ہے۔ اسراف بھی نہیں ہے۔ ذہنی یا عاشی بھی نہیں ہے۔ ضرورت ہے۔ ایسی ضرورت جس کے ضرورت

اور سچا گوٹہ بھی بس اتنا ہی ہے کہ اس میں بقدر نہ صاب چاندی نہیں۔ اب یہ کمک لگانا کوہ دونوں کو ملا کر نہ صاب پورا کریں، اُس اسپرٹ اور کنڈ کے مطابق ہمیں معلوم ہوتا جس کی قابلیت عرض کی گئی۔ سونے چاندی چیزیں قوت نامیں اس گوٹے والی چاندی میں کہاں دصرحی ہے جب کہ اسے بہت سے مکھوٹ میں ملا کر استعمال کیا گیا ہے۔ دیسے بھی سب جانتے ہیں کہ گوٹہ بخنزہ بیٹھنے تو قوت خرید کا منصف بھی ہاتھ نہیں آتا اسی لئے یہ بھی مکھن نہیں کہ اس چاندی کے ساتھ کاروباری اتفاقع کی نیت منسوب ہو سکے۔ بھراستے قليل گوٹے ٹھپپے سے وہ توقعات بھی کوئی والستہ نہیں کرتا جو زیورتے والستہ کی جاتی ہیں۔ یعنی اٹھے وقت میں کام آتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس چاندی پر اُس بھرپور مغزیت کے ساتھ "لقد" کا اطلاق نہیں ہوتا جو منافق جیشیت دلاتے ہوئے ہونا چاندی میں پائی جاتی ہے۔

ان وجوہ کو اختصار کے ساتھ ہم یوں بھی کہ سکتے ہیں کہ مکھے سے گوٹے ٹھپپے کی قابلیت سی مکھوٹ زر کوہ چاندی میں نہ تو وہ قابل مخالف قوتی نہ ہو ہے جو سونے چاندی کی فلزی خصوصیت بھی گئی ہے۔ اُس سے کاروباری اتفاقع مکھن سے سواتے اس کے کا تجھر آپ گھر کا ہاتھی برتن تھیک کچھ پیسے حامل کر سکتے ہیں اسی وجہ اس مکھے ٹھپپے کو فرخت کر کے چن پیسے وصول کر سکتے ہیں۔ یہ اتفاقع نہیں بلکہ خاصے کا سودا ہو گا۔ داس کے ساتھ کسی ایسی نیت کو واپسہ کرنے کا سوال بیدا ہوتا ہے جو ماضی جمع پر بھی کے ساتھ قدز گاؤں والستہ پر ہو جاتی ہے۔

پھر آخر کس بیان پر یہ واجب قرار دیا جائے گا کہ چاندی زیوروں سے سونا چاندی کے ساتھ ملا کر نہ صاب شمار کیا جائے کا وہ زر کوہ دی جاتے۔ یہ تو ٹھپپے ہے کہ زر کوہ پاکیزہ تر شے ہے۔ اس پر زر کوہ دی جاتے۔ یہ تو ٹھپپے کی زر کوہ پاکیزہ تر شے ہے۔ اس کے نکلنے میں بھی کوئی نقصان نہیں۔ خیروں ایجیت حالتوں میں بھی شکالدی جاتے تو چشم ماروشن دل اشاد۔ لیکن تقوے اور جذبہ خیر کی یہ اسپرٹ الگ نہ صاب سے کم سونے چاندی پر زر کوہ واجب نہیں کہتی تو ایک غریب عورت کے اس گوٹے ٹھپپے کی قابل سی چاندی کو کیسے "لقد" کی جیشیت دیگی جیسے سچا گوٹہ خرید کر ملبوس پر مانک لیتی ہے تو کسی نظر اس کے سوا کچھ نہیں ہوتا کہ وہ کالا نہیں پڑے گا۔

سکون کے سوتا چاندی کو مستقل حیثیت دیتے گالا زمیں طلب گوئے ٹھیک کی تبلیں میں چاندی کو بھی مستقل حیثیت دیتا ہے عاجز کر خالی میں درست نہیں ہے۔ ہمیں ایسا کوئی جزوی فقر حنفی میں دھادھر ہیں گوئے کی مغلوب، تبلیں اور تقریباً غیر نامی چاندی جیسی کسی شے کو مستقل حیثیت دیکر دوسروں زیورات سے خصم کرنے کا فیصلہ دیا گیا ہو تو ہم اپنے خالی۔ سعدت برداری دیدیں گے۔

مرصوف نے فرمایا:-

"جن المکتوب ریورات میں عدم نکوئی کا قول اختیار کیا ہے ان کا قول تبلیں کے مکانات سے بہت سکردر پڑے ہے اور ملے ایک ایسے قول سے مسلک حنفی کے خلاف تائید چاہل کرنا کسی وجہ سے منابعہ نہیں ہے علم ہوتا۔ اگر دوسروں اگر کا مسلک قوی پڑا جو بھی یہ بات درست نہ تھی چہ جائیکہ وہ مسلک بھی ضعیف ہے۔"

ادلا اور بھی بکھر غیر ثابت ہے کہ ہم مسلک حنفی کے خلاف تائیں وہ شکل اشی ہیں۔ اگر ثابت ہو جائے کہ زیر بحث جزئی میں نکوئے کا وجہ مسلک حنفی کی رو سے ہو ٹاہے تو ہمارا کام مقام ہے کہ اس کے خلاف فتویٰ دے سکیں۔

ثانیاً کسی حقوق کے نزدیک دوسروں نے فوائد کا مسلک کر رہے تو اس سے یہ ہمیں الزم آتا کہ تمہیں مکانت فکر جس خیار پر ہوتی ہیں ہم اس سے کوئی قائدہ نہ اٹھاتیں اور ان کے اتحاد فکری کو زردہ برا برا ہمیت نہ دیں۔ ہم اس بحث میں ہمیں پڑی ہے کہ دوسروں اگر کوئی مسلک ضعیف یکوں ہیں؟ مقلد کا تو کام بھی یہ ہے کہ اپنے اہم اور اپنے تجھہوں کے ہتھی مسلک کر آنکھیں بند کر کے مضبوط اور ہر ہنگفتہ مسلک کو بلاتا مل ضعیف نہیں لیکن ہم نے ان جملی القدور اور با تفقہ کے مسلک سے مسلک حنفی کے خلاف تائید جمال کر شکی جشارت ہیں گی ہے، بلکہ ان سے اُس خاص جزئی میں مسلک حنفی متعین کرنے کی کوشش کی ہے جس کی تفصیل ہیں اور خود

ہونے پر شریعت کی ہر تصدیق ہے۔ اس کے برخلاف کتابوں اور تینوں کو سونہ چاندی سے لپٹنا ہمیں جیسا ہے۔ غیر ضروری ہے دو تصدیقی کی دلیل قوی ہے۔

ہم نے اگر اپنے حوالب میں ازدواج خصائص مستقل اور غیر مستقل کے الفاظ سے ان تفصیلات کو سمجھ لینا چاہا تھا جو اس پہلو کیس تو اس پر فاصلہ مدیر کا یہ کہنا بجا نہیں ہے کہ:-

"مستقل وغیر مستقل کی وجہت کی ہے وہ خلاف اے اخاف کی تصریحات کے خلاف ہے بلکہ اب نکوئے میں تمام ائمہ کے مذاکے خلاف ہے۔"

یہ پڑا بھادی المذاکہ ہے۔ ہم اور نکوئے فوائد کے خلاف زبان گھولیں۔ العیاذ باللہ۔ ہم تو اپنے فوہماتے اخاف کے خلاف بھی جانا پڑے میں کاروگ نہیں تھے جو ایک نکوئے فوہما، لیکن حقیقت یہ ہے کہ فقط الفاظ کی حکمت "مستقل اور غیر مستقل" کی قیسہ کو ایک ایسی قید کہا جا سکتا ہے جو ان الفاظ میں فوہماتے کے پہلو نہیں یا نی جاتی۔ نہیاں کے جانے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ اُن بنیادی علل و حکم کا انکار کرتے ہیں جن کی تبعیر ہم نے صحیح یا غلط طور پر مستقل اور غیر مستقل کے الفاظ سے کی۔ تینوں مکانات فوہماتے کی اکارہ ہم نکل کر آتے ہیں۔ تینوں ضرورت اور نکوئے کے خلاف میں دھیل ملتے ہیں اور فوہماتے اخاف بھی اس کا انکار نہیں کرتے۔ رہا ہوئے سگن کے مغلوب مونے کو دوسروں طلاقی سلامان میں ٹھہر کرے نکوئے نکلئے کامستلم اور اس سے تجزیہ بحث چڑیے پر اس دلال اور ہم عرض کر بھی اکتے ہیں کہ یہ استدلال درست نہیں۔ گھوٹے سکے جو شخص روکے گا وہ ایسا مال روکے گا جس کا کوئی صرف سواتے نجع دینے کے نہیں۔ نجع کرنے کریا جائے تو نقدی نکوئے کے احکام جاری ہوں گے اور مان لو اس خیال سے روک کر رکھا جائے کہ ان میں سونا چاندی یا دوسروں دھاٹیں جو بھی ہیں ان کی قیمت غفریب پڑھتے والی ہے تو یہ نقدی بنتے ہیں اسے نکوئے کا اہل بنا دیں گے۔ اس کے برخلاف گھٹے ٹھیک کام عالماء یہ نہیں۔ اس کی تجربت سلامان نہیں تکی ہے۔ اسے دو کے رکھنا کا روا باری تصدیق نہیں اور خالی اتفاق عسے ادنیٰ اسا و اسرط بھی نہیں رکھتا۔ اہنذا یہ سمجھنا کہ گھوٹے

پیدا ہوا جکہ ہمنے اپنے نویر بحث جواب میں بھی واضح کر دیا تھا اور اب بھی کہتے اور ہے ہیں کہ مختلف سوانح چاندی اگرچا جائے خود فضاب کی مقدار کو پیش کرے ہوں تو زکوٰۃ عائد ہو جائے گی۔ لفظ تو ایک قلیل تر مقدار میں ہے تر کہ مکثی مقدار میں۔

ویسے آئینی الصاف میں یہ اندیشہ الواقع کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ اصول و قواعد جس فصل کے مقاضی پر ہیں دیپ فیصلہ دیا جائے گا ہے اس کے نتیجے میں کوئی بھی صورت پیدا ہو۔ کیا ہم نہیں دیکھ کر اصول معتبر کے تقاضے پر لوور در جان اور جاہڑا تک کو فقہارے واحد الزکوٰۃ نہیں پانا، الیکہ کہ ان کی تجارت کی جائے۔ دیکھ لیجئے ہوئے ہوتی توکس و تدریجی ہوتے ہیں اور بے شمار دولت سے زکوٰۃ الٹھ جانے کا جواندیش غلط طور پر آپ نے ہماری اختیار کردہ صورت میں ظاہر فرمایا وہ یہاں صحیح طور پر پایا جاتا ہے، بلکہ اندیشے کی حد سے گزر کر واقعات و خفاہی کی صفت شامل ہے۔ لیکن تھا کہ یہ نہیں کہ اس طرح کے اندر مشروں میں پڑیں، ان کا تو کام نقطی ہے کہ اصول شرعیہ کا تتبع کرتے ہیں چاہئے نتیجے میں بھی صورت حال کیوں نہ پیدا ہو جاتے کہ کوئی لاکھ روپے کا مکان تو جو بزکوٰۃ کے دامن سے نکل جاتے، اگر ہزار روپے کا سونا واحد الزکوٰۃ ہو جاتے۔ آپ دیکھتے ہیں معتقد دکا تک پر زکوٰۃ نہیں ہے حالانکہ ان کی مالیت کروڑوں اور اربوں تک ہو سکتی ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ زکوٰۃ کے معامل میں فالصحت اصول معتبر کا لحاظ ہو گا، معینت و اقہاد کے کسی فیر اصول پہلو کو ملحوظ نہیں رکھا جائے گا۔

فاضل مدیر کی فرقہ کا پیغمبر کرستہ تقلیل کیا۔

غالب الفضة والذهب جو ہر چیز میں چاندی اور سونا غالباً فضة وذهب۔ پھر اس کا حکم چاندی اور سونے ہی کا ہے۔

+ + + + +

لیکن اس کے بر عکس کو ظیہار ادا کر دیا۔ حالانکہ اس کے عکس کو مولانا اشرف علیؒ ہی نہیں دیکھ فقہار بھی تسلیم کرتے ہیں۔ الجزا عزی نے کتاب الفقه علیؒ مذہب الاداعیہ میں ایسے سازو سامان کے بارے میں جو تجارت کی خرض سے نہ ہو، رقم کیا ہے لہ رعن سے بر امدادہ قدر قیامی قدر قیامی خزانے۔

فاضل مدیر کو بھی حضیرہ کی کتب میں نہ مل سکی۔

موصوف نے ہمارے ایک قیاس پر شدید انہصار حیرت کرتے ہوئے فرمایا۔

وہ جب د عدم و جو ب زکوٰۃ میں بالاصل وجہ

کے فرق کو متوجہ کسی امام نے بھی تسلیم نہیں کیا ہے۔

اگر خدا غنائم است فوی اماں وقت اس فرق کو متوجہ

مان سینا تو ہزاروں اور لاکھوں تو سے چاندی اور جو

سے زکوٰۃ ساقط ہے جائی۔

قدومی عرض کرتا ہے اس اصول فقہاء کو تو خود موصوف قیاس کرتے ہیں کہ سونے کے زور میں کھوٹھلا ہوا ہرگز سونے سے کم ہو تو غالب پر حکم کل کا لگتا گا۔ یعنی اس کھوٹ کو سونے ہی میں شمار کر کے زکوٰۃ دی جاتے گی۔

تو کیا آئینی عدل و ہی نہیں ہے جسے مولانا اشرف علیؒ نے اپنے جواب میں ظاہر فرمایا یعنی زیور میں کھوٹ زیادہ اور سونام پر تو پھل پر کھوٹ کا حکم لگا اجاتے بشرطیکہ یہ مغلوب ہے ناجملہ خود ہوں اس کو پہنچا ہو اس ہو۔

جہاں تک عاجز کی معلوم ہے کسی مقیہ نے رولڈ گولڈ کی شیار میں پائے جانے والے سونے اور چاندی کے اجزاء کو دوسرا سے ملکر کو سونے چاندی میں شامل کرنے کے زکوٰۃ کا نتیجہ نہیں دیا، مالانکہ سونا اور چاندی بالشعاع رد لد گولڈ کی تمام اشیا رہیں، مغلوب پالش کے سامان میں اور عمرہ قلعوں کی بھوئی تک میں پایا جاتا ہے۔ سونے چاندی کی اس حق اور کمال عدم قرابو نیا الگ اگلے اور بالشعاع کا فرق تسلیم کرنے نہیں ہے تو پھر کیا ہے۔ ہمیں کسی اماکن کا قتل دکھائیے کہ اس نے شریعت کی تصدیق کرده اشیائے ضرورت میں بالاصل اور بالشعاع کے فرق کو نظر انداز کر کے سونے اور چاندی کی قلیل سے قلیل اور مغلوب سے مختلف مقدار پر بھی سونے اور چاندی ہی کا حکم لگایا ہوا و نہیں میں ضم کرنے کا فصلہ دیا ہو۔

موصوف نے ہمارے قیاس پر حیرت ظاہر فرمائی ہے۔ ہم احاجات چاہیں گے کہ خداون کی حیرت پر حیرت ظاہر گریں۔ آخر لاکھوں تو سے چاندی اور سونے سے زکوٰۃ ساقط ہر نے کا اندیشہ کیا ہے

اس کی رکوڑہ نقد اشارہ کی زکوڑہ کی مانندی جائے گی اور اسی طرح نقد شکی زکوڈہ دی جائے گی اگر اس میں پایا جائے والا سونا چاندی نصاب کی حد تک پہنچا جاؤ ہے۔ پس اگر یہ مذکورہ آئینہ و حسیں میں تابنا غالباً چاندی سوتے ہوں تو اُنکی صحت بے شکار ہے۔

دراس کے سونا چاندی بقدر نصاب ہیں تو دیکھا جائے گا کہ اس میں تجارت کی نیت ہے یا نہ ہے۔ اگر تجارت کی نیت ہے تو عرض تجارت کی صحت سے اس کی رکوڈہ دینے تدبیت کا فیصلہ کیا جائے گا اور اگر تجارت کی نیت نہ ہے تو رکوڈہ اس میں نہ ہوگی۔

دیکھیجیئے۔ تابنا یا کوئی بھی دوسری دعات، غلب ہونے کی صورت میں خفیرے سونا چاندی کو مستقل حیثیت پہنچ دی، بلکہ تاب ناکر سونا چاندی کے حکم سے خارج مانا اور یہ ہوئے کہ درج کر رہے ہیں کہ اس غلوب سونا چاندی کے قابل رکوڈہ ہوئے کہ وہ اسی میں تھہر کر رہے ہیں کہ یہ نفس نصاب ناکشہ پہنچ ہے اسی دری کہ دوسرے زیورات وغیرہ سے مل کر نصاب پورا کریں۔ اگر یہ نصاب سے کم ہیں اور تجارت کا تصدیقی نہیں پایا جاتا تو رکوڈہ نہ واجب ہونے کا فیصلہ بالکل صریح ہے۔

گوئے ٹھیپیں پائے جائے والی چاندی کی صحت بالکل یہی ہے کہ وہ غلوب سے آئینہ ہوتی ہے اور وہیوں کی غائب بھی ہوتا ہے۔ تو خفیرے کے اصول پر سونا چاندی چاندی مانی ہی نہیں جائے گی جیسے تک کہ جاتے خود نصاب کو نہ پہنچے۔ اسے زیورات وغیرہ سے جو لگ کر نصاب کا حساب کرنا اگر حقیر کا سلسلہ ہتا تو اس موقع پر کافی الحالص نیہ اور لم سیلغ خاصہ نصباً بجیسی خدیدی کی بجائے وہ ضروریہ اشارہ دیتے کہ قیمت ما مغلوب سونا چاندی اگر کسی اور زیر پرست مکمل نصاب پورا کر دیتا ہے تو بھی رکوڈہ دا جب ہوگی۔ لیکن انھوں نے اس کا اشارہ نہیں دیا۔ حالانکہ یہ بات تو ان پر بھی مشکلت تھی کہ جھوٹا مٹاڑیوں کو عموماً ہر گھر میں موجود ہوتا ہی ہے۔

وادی حب سونا ہر چاندی دوسری مخصوصاً فلٹوں کے ساتھ آئینہ ہوں تو حتیٰ پبلزم مانی جامانہ اللذھب والفضة الحالصیوں نصباً۔

+ + + + +
+ + + + +

یہ وہی بات ہے جو ہم کہتے ہیں کہ غلوب نے غلوب سونا چاندی کو اُسی وقت سونا چاندی مانیں کے جب وہ بیکار تک چھاپتے ہیں۔ اگر اس سے کم ہیں تو اسیں دوسرے موجود سونے میں مضمون کیا جائے گا۔ حتیٰ پبلزم مانی جامانہ کے الفاظ اسی پہلو پر نور دال رہے ہیں کہ خود اس سونے چاندی کا اضافہ تک پہنچ جاتا۔ معتبر ہے نزیر کے اسے دوسرے موجود سونے میں جو ڈرامہ پورا کی جاتا۔

اس کے تحت الجزائری نے خفیرے کا چمناک بیان کیا ہے
وہ بھی ملا خطرہ ہو رہا۔

الخلفیہ قالوا معتبر فی المختلط
الغالب من الذھب فی الفضة
او غيرهما فالذھب المخلوط
بالفضة ان غلب فی
الذھب، ثم کی شرک او شرک او شرک
واعتبر كلہ ذہب اور
غلب فی الفضة فی الرکوڈہ
کلہ حکم الفضة فی الرکوڈہ
فیان بلغ فضایا زکی فی الـ
فلڈ۔ اما ان کان الغالب
الخواص فیان سراج فی
الـ مستعمل رواج المقد
ولبلغت قیمتہ نصباً
شرکی مکالمہ و مکالمہ لذھب
یز کی رکوڈہ المقد انکان

فندکی رکوئے کے سلسلہ پر گفتگو کی جگاتش اس پارٹیم پوچھنی۔
زندہ ہے تو انتشار اللہ اگلی صحت میں اسے لیں گے۔ متذکرہ
بالا جزوئے میں توہین اب تک یہ وسوسہ باقی چھپ کرہ ملکاتے ہے
گر کتب حضرت سے ہماری رائے کے خلاف ہی کوئی ثبوت ماننے
آجائے اور ہم اپنی رائے سے رجوع کرنا پڑے۔ لیکن فندکی رکوئے
نہ ہونے کے سلسلہ میں یقیناً تعالیٰ ہم بالکل طبقہ میں اور یقین رکھتے
ہیں کہ ہمارے دلائل جلتے کے بعد وہ لوگ بھی طبقہ ہو سکیں گے جو
اصول دلکشیات پر پوری گرفت نیکھنے کے باعث فندکیں جو ب
رکوئے کا لگان کرتے ہیں۔ کیا تعجب مریزندگی بھی ہم سے منقص ہو
جائیں ڈیکھو عاقبتہ الامور۔

قیام و میلاد

ہمارے مان باپ قربان حقی محدث بیدالابیان صاحب اللہ علیہ
 وسلم پر آپ نے بصیرت نورانی اور وحی آسمانی کی روشنی میں وچھے
 تکہدا یا اس کی خصی اور جلی حکومتوں کا کوئی ملکانا نہیں۔ بہت ہی ملتیں
 تو عالم بھی کچھ جو لیتے ہیں مگر بہت سی لطیف و فامعن حکومتیں صرف
 خواص ہی کے حصے میں آتی ہیں۔
 آپ نے فرمایا تھا۔

شوال الموسی محدث شما	ہر تین امور بدعتیں ہیں اور ہر دو
وکل بدعتہ ضلالۃ	گمراہی ہے

من احادیث فی امور تأهیدا | جس نے ہمالے دین میں کوئی بدعت
مالیں متناہی فہوں د | نکالی وہ مردود فرار یافتے گی۔

متعدد ظاہری و غلط مصلح میں سے ایک مصلحت تو اسلام
بدعت کی ہی ہے کہ آدمی لا ضوری طور پر خدا عینہ کی جبارت
کرتا ہے اور اطاوت ایسی کے جذبے کی گرفت دھیلی ٹر جاتی ہے
لیکن یہاں ہم ایک دقیق مصلحت کا ذکر کریں گے جس تک
ہر ایک کی نظر پر ہمچھی۔ وہ یہ ہے کہ جس طرح بعض فتاویں اور
دواں خون میں گرمی اور بعض ٹھنڈگ پیدا کرنی ہیں ٹھکانی ہمیں
طریقے پر بدعت سے داسی گی انسان کی عقلی سلیم پر اثر انداز ہوتی ہے
جس درجے میں آدمی بدعتات کی طرف راغب ہو گا اسی تک

ماہرین اس سلسلہ میں حقی دار العلوم مولانا جمیل الرحمن صاحبا
بھی استھانہ کیا تھا۔ ان کا جواب دہی ہے جو مریزندگی کا ہے۔
لیکن اس جواب کی صحت پر انھوں نے درخواست سے جو جزوی نقل
کیا ہے اسے ہم اس زیر بحث جزوئے پر مطین نہیں سمجھتے۔ زبانی
بھی ہم نے اس سے گفتگو کی اور وہ جو ۱۶ حلقات پیش کرتے ہوئے
مولانا شرف علی کے قرے کی وجہ چاہی لیکن نہ تو توجیہ تی تو توجیہ
مکن نہ دو جو اخلاف ختم ہوتے۔ فلمہدا ہم ابھی تک اپنی رائے
پر فائم ہیں اور یہ یقین کرتے ہوئے تمام ہمیں کوئی نفع حقیقی تقدیر
کا دامن ہمارے ہاتھ سے نہیں چھوٹا۔

احفاظ کی تکب فقیریں اگر زیر بحث جزوئے کا واضح فیصلہ
مل جاتا ہے تو ہم اپنے تکریب ہم کو بالائے طاف رکھ کر اسی کا مانتے
لیکن جن درجگی جزوئیات کے نیمیوں کو اس جزوئے پر مطین کیا جائے
ہے وہ ہماری لگاؤ میں اس سے مختلف ہیں اور انھوں میں طیف
یعنی گوشوں کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ ایسی صورت میں یہ اختلاف
بہم مقلدوں کا آئیں کا اختلاف رہا۔ مقدار درجہ مکانی از ارع نہ
ہوا۔ فائدہ بیٹھ علی ذکر۔

یہ بھی سن لیجئے کہ مسئلہ زیر بحث پر ہم شیخ المعموق و المنشوق
مرانا محمد ابراهیم صاحب رئیس الامامتہ دارالعلوم دیوبند سے
بھی استفادہ کرچکے ہیں وہ اس سے بالکل متفق ہیں کہ آمیزش کی صورت
میں اعتماد غالب کا فتحی قاعده کے لفڑیوں میں ہے بلکہ طبودھ
 غالب ہو تو موناچاندی بھی اسی طرح کا العدم فساد پائیں گے جس
طرح ان کے غلبے کی صورت میں کھوٹ کالعزم قرار پاتا ہے۔ الیہ
کہ پر مغلوب سونا چاندی ہی بجا شے خود نصائب کو پیچ جائیں۔

نہایت سلسیلہ میں ہم نے اپنے جواب میں ابھن کا ذکر کیا
تھا اس کی گہرگشائی میں فاضل مدیر نے جو رہنمائی کی ہے اس کے
بیمودن ہیں۔ ارادہ ہے کہ انتشار اللہ اسلام بایہی اہل علم ستاد و
خیال کریں گے۔ قیاط کے حساب میں ایک مشکل کی شاخی دلائی رہ گئی
اسے حساب میں ہمارا اندازی پر کہیے یا قلم کا ہے۔ رسالت تو اخلاقنا
ان فیضات اور اخطانا۔

قرار دیتے رہیں بلیکن ہم اپنے آپ کو اتنا جو بھی نہیں پانتے کہ قطبی شہادت کے بغیر کسی کی نیت پر حکم لگا سکیں۔ اشارہ اللہ اگلی صحت میں ہم ان کے اڑائے ہوئے عبار کو صاف کرنے کے اور وہ جو مولانا عبد الحجی کا ایک فرمی میش کر کے جلوچ کر رہے ہیں کسی میں مہمت ہو تو اس پر علمی نقد کر کے دھکایتے۔ تو بعونہ تعالیٰ دل فیقہ ہم اس پر بھی اور ان کے نقل فرمودہ تمام ارشادات صرف پر بھی علمی ذمہ داری کے ساتھ معروضات پیش کریں گے۔ اللہ ہمارا ناصح ہے اور وہ ہی ہے جس کی عطا فرمودہ تو قبیل اور قبیلہ بدععت کے روایت سے حمایت میں ہمارا سینہ کشادہ کر دیا ہے۔ سبحانہ تعالیٰ وَهُنَّ الْغَفُورُونَ الْوَدُودُونَ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُونَ عَالِيُّونَ تَمَّا يُرِيدُونَا۔

مولانا ابوالکلام آزاد کی چیز دستاویز

- اسلامی جمہوریہ۔ ڈی ٹھہر دوہری۔ مسئلہ خلافت۔ پانچ پیپے۔
- آزاد کی کہانی خود آزاد کی زبانی۔ سات روپے۔ مقالہ آزاد دو روپے۔
- نگارشات آزاد۔ چھر دوپے۔
- عیدین۔ ڈی ٹھہر دوہری۔ مصائبین البلاغ۔ پونے چار روپے۔
- شہید اعظم۔ ڈی ٹھہر دوہری۔ صد ائمے رفتہ۔ مصائبین روپے۔
- انسانیت موت کے دروازے پر۔ ساٹھے تین روپے۔
- عمار خاطر۔ چھر دوپے۔ اصحاب کہفت۔ ڈھانی روپے۔
- ولادت نبوی مکمل۔ دو روپے۔ ام الكتاب۔ پچھے پانچ روپے۔
- مصائبین آزاد۔ دو روپے۔ حضرت یوسف۔ سو ادو روپے۔
- مصائبین الہلال۔ تین روپے۔ بارہ آئندہ۔

محاسن اسلام

مولانا اشرف طیار کے ارشادات دمواعظ ہمیشہ حکمت و موعظت سے لبریز ہوتے ہیں۔ یہ ایمان انسروز کتاب بھی اس خصوصیت کی نمایاں طور پر حال ہے۔ ڈی ٹھہر دوہری۔

مکتبہ ہو تھی۔ دیوبند (روپی)

سے اس کی سلامتی حفل غبار آکر دبھتی طبی جائے گی۔ احسیں کسی بڑے جھوٹے کا استثناء نہیں۔ بڑے بڑے علماء و صلحاء تک کی عقل سیم ممتاز ہوتے بغیر نہیں رہی ہے اگراغراض کی شدت یا نکر کی وجہ سے اخنوں نے کسی بدعت کو بہ نگاه اسخان دیکھنے یا اختیار کرنے کی طلبی ہے۔

جب اجل علماء و صلحاء کا رہمال۔ یہ لوہہ بریوی علیٰ کس شمار میں ہیں جھوٹوں نے عقل سیم کھو کر کتنے بہت ماسٹے علیٰ حق کو کافر مزدہنا چھوڑا۔ اور حب وہ کسی شمار میں نہیں تو عامر عثمانی یا المأذین و ممثیگ کسی عکس کی مولی ہیں کڑہ اگر شیطان کے بھرتے میں اگر کسی بدعت کی طرف راغب ہو جائیں تو ان کی عقولوں پر اس کا بُر اثر نہ ہو اور ان کی زندگی فضا غبار آکر دنہ ہو جائے۔

تبیخی سے حافظہ ام انگری حصار کے آخری حصتے میں ایک شیطان کے پتھرے چڑھتے ہیں اور قیام دیبا ذکار حسن و جمال ان کے دماغ میں ایسا سماں ہے کہ اسے رسول کی دکواشا عنزوں میں اخنوں نے دسیوں صفات اس کی تھیں و تائیں میں یا ہے کر دیئے ہیں۔ اپنے موقف کے لئے دلائل جو یا کرنا یا رکرا نہیں لیکن ہم قادر تن کو دھکلائیں گے کہ استدلال کے مسلسلے میں وہ بالکل بچے بن چکے ہیں۔ یہ کم سمجھ بتوئے کی وجہ سے معصوم ہٹتا ہے رام انگری حاحب کم سمجھ نہیں ہیں بلکہ ان کی متعارف کتابیں اور تکلیفیں ہیں چھپے ہوئے مصائبین گواہ ہیں کہ ان کی سمجھ اور معلومات ٹہری لیجھی ہیں، لیکن ہم حیران تھے کہ کچھ دنوں سے ان کے فکر و بصیرت کو گیا ہو گیا۔ اب اچانکہ ان کے قلم سے میلاد دنیا کی دکالت دیکھ کر بحریت دور ہوئی ہے اور ہماری سمجھ میں آیا ہے کہ ان کی سلامتی عقل کو کس آفت سے سالم رکھیں آیا ہے۔ وہی تھیں بدعت کا میلان اور شرک و ذمہ قرستے مفاسدہ کا خالی فاسد۔ یہ وہ ظالم درجن ہے کہ عقل سیم کو گھن کی طرح چاٹتا اور جنک کی طرح چوتا ہے۔ مگر حافظ صاحب کی مقصودیت سے ہمیں پھر بھی انکار نہیں۔ ہماری دلستیں ان کی سمجھ بگڑی ہے نیت نہیں۔ وہ بلاسے ہمیں بدنیت، بیزیدی، فربی کاراہٹ، دھرم، بد مانع اور جو چاہیے

ستقل عنوان

عمر شفافی

لِقَاءُمُ الْحِشَدِ

بائی محبت و اخوة

عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال : - والذى نفسي بيده لا تدخلوا الجنة حتى تسلموا ولا تسلمو احتى تباوا وافشو السلام تباوا . وآياتاكم والبنفسة فانها هي الحقيقة لا اقول لكم مخلق الشعرو تكن مخلق الدين . (آخر جمه مسلم ابو داؤد وابن ماجه والبخاري في الادب المفرد)

ترجمہ :-

حضرت ابو هریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
نسم ہے اس ذات کی جس کے بھی میں میری جان ہے تم بہت میں نہ جاسکو گے۔ جب تک مسلم نہیں بن سکے اور مسلم اس وقت تک نہیں بن سکتے جب تک آپ میں محبت و اخوت نہ رکھا تو اور سلام کو رکھ نہ دو۔ آپ میں محبت کرو اور بیغز سے پچک کر بیغز مونڈتے والا ہے۔ میرا مطلب یہ نہیں کہ وہ سر کو مونڈتا ہے بلکہ دین کو مونڈتا رہے۔

تفصیل :-

سب سے پہلے اس مسئلہ کو ہم لشیں کر دیں چاہئے جسے ہم اپنی خود میں میں پہلے بھی صفر تھے کرنے پڑے آئے ہیں۔ یہ کہ دنیا کی دوسری زبان کی طرح عربی زبان میں بھی بہت سے معاشرات ہیں جن کا مفہوم لغت، صرف و خواہ متعلق کے ذریعہ نہیں تھا لاجا تاکہ معاشرات ہی کے اعتبار سے معین کیا جاتا ہے۔

اس فرق کو حسناء رکھنے کی وجہ سے بہت لوگ مگر ہو رہے ہیں۔ یہ تنبیہ ہیں میں اس سنتے صریح ہوئی کہ حدیث بالا میں ہمیں اللہ کے رسول نے معاشراتی طرز کلام اختیار فرمایا ہے۔ معاشرہ ہے بے کو نوع کلی بول کر فرد کامل مراد لے لیا جاتا ہے یعنی مثال سے سمجھئے کہ علام ہم کہتے ہیں۔

اُس ان وہ ہے جو مصیبت زدوں کے کام آئے۔

یہاں پہلیم نے لفظ انس بولا ہے تو اس کی ہے اگر خدا کے کو ظاہر کرو یا اس کے قابل کو مصیبت زدوں کے کام آئے تو اس کا مطلب مردی کو جو گر جو لوگ مصیبت زدوں کے کام نہیں آتے اور خود مرضیوں میں محروم ہتھے ہیں ۰ ۵۰
تو انسانی سے خارج ہیں۔ لیکن آپ کو معلوم ہے کہ یہ مطلب غلط اور خلاف واقع ہے۔ ہمارا مشاہدہ تو اس قول سے یہ ہوتا ہے کہ مصیبت زدوں کی عد کرنا اعلیٰ درجے کی نیکی ہے۔ اسے جو اختیار کر لیجا دی جیسا کہ میری انسان ہو گا اور جو اختیار نہیں کر سکتا
قابل ذمۃ انسین ہو گا۔ ہمارا حقتو اس فقرے سے انسان کی منطقی تعریف نہیں بلکہ انسان کامل کا ایک انتیاز یا ان کرتا ہے تاکہ
معصیت زدوں سے لاپرماں برستے تو اُوں کو ہم چوپا ہی تراوید کر کے
بھیں کی صرف میں نہیں کھڑا کر دیں گے۔ ہاں ذمۃ کے طور پر

ذہاب ایم کامرا جکھلایا جائیگا اور اندرون قیامت ان کی طرف رحمت کی نکاح نہیں ڈالے گا۔

آپس کی اخوت، محبت ایسی شے نہیں جن کی خوبیان کی سے منفی ہوں سچ رہشی دیتا ہے۔ باشیکتوں کو سیراب کر لی ہے اتنی بی ستم اور وہ افع بات بھی ہے کہ آپس کی دوستی تعاون اور برادران غنوری ہزیر بھلا یوں کی، یک بھلائی اور پر زار نیکیوں کی ایک نیکی ہے۔ سو اوس یوں میں دلی ربط، تعلق ہو تو وہ ہزاروں یوں بھلائی ہیں۔ ہزاروں یوں کی جیت میں دلی اخوت و موالست دھو تو وہ ایک ایسی بھیڑ میں جسے بڑی آسانی سے تشریف رکھا جاسکتا ہے۔

محبت و اخوت نئے، نیا کی تاریخ میں کیسے کئے نقش قبٹ کئے ہیں اس کی تفصیل میں جائیے تو صیم کتاب تاریخ جا ہم یہاں حرف ایک ہی، اقصے کی یادداشت کریں لے جس سے اندونہ پوچا کہ عرب کے محارے سے علی گرفتار و کسری کے تحت اشتداد شوروں کی باہمی اخوت و مودت کا کیا عالم تھا۔

جگ بڑا کس میں ابو جم جن حدیث^۱ اپنے چپاڑ اسی کی تلاش میں ملکہ اور پانی کا مشکلہ ساخت کے لیا کہ اگر وہ پیاس سے ہوں تو پانی پلا دیں۔ مردہ اور نیم مردہ سپاہی میدان میں بکھرے ہوئے تھے۔ ابو جم کا بیان ہے کہ بیرے بھائی بچے لہی علی گرددہ زخوں سے چور سئے اور ان کی رو رخ نفس عنفری سے پرداز کرنے کے لئے پر لول رہی تھیں میں نے پوچھا۔

۱۔ میرادر! ایسیں پانی کا گھوٹ دوں؟

انہوں نے ہالم کر بیس اشارة "ہاں" کی۔ میں پانی ان کے حق میں پٹکا لئے ہی اور الھاک تریب ہی سے کراہ کی اداز ۲۱۔ میرے بھائی نے نظر پھیر کر اور ہر دیکھا۔ ایک اور بھا بہ خاک و خون میں ات پت جان کنی میں خیال تھے۔ بھائی نے پانی لئے پھیرا شارہ کیا کہ میں اس کا اپنے والے کی بخربوں۔ میں جلدی سے وہاں پہنچا۔ وہ ہشام بن ابی العاص تھے زخوں سے بے حال، ورزندگی اور موتوت کی گٹھکش میں گرتا۔ ابھی انہیں پانی نہیں پلا سکا تھا کہ تریب ہی ایک اور بجاہد نظرِ خدام توڑتے نظر تھے۔ ہشام نے بچھے ان کی جگہ گیری کا اشارہ کیا اور میں

انہیں ہاشم انسان ضرور کہیں گے۔ پہنچنے کا ایسی اثر حدیثوں میں پایا جاتا ہے جس میں اللہ کے رسول نے بعض شیع اعمال کی شدید تباہت اور بعض تفسیر اعمال کی بیش بہانہ قیامت کو نایاب استمرار میا سے آپ نے فرمایا کہ مون انہاں سے مغل جاتا ہے جب وہ نایاب ہجرتی میں مبتلا ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم وہ شخص ہوں نہیں ہے جس سے اس کے بساۓ ماون نہ ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ جس نے تصدیٰ نماز چڑھدی اس نے کفر کیا۔ اسی طرح بہت حدیثوں میں جن میں خادوں ای اندزاد کلام ہی اختیار است مریا گیا ہے کوئی ان حدیثوں کا پر مطلب نہیں پہنچا رازی و ساری، یا ہمسایہ آزار یا تارک صلحہ واقعہ کافر ہو گیا۔ متعلق اور آئینا عبیدار ہے تو ایسا شخص مسلمان ہی رہتا ہے اور اس سے تمام معاملات وہ ہی کئے جائیں گے جو مسلمان سے کرنے چاہیں لیکن جس طرح یہ بات حاویہ درست ہے کہ مصیبیتِ زدہوں کے کام نہ آئے والا انسان نہیں ہے اسی طرح یہ بھی درست ہے کہ بدترین گناہوں میں مبتلا ہوئے والا مسلمان نہیں ہے۔

آپ نے سنا ہو گا ایک فرقہ خارج کا گزارا ہے اسی کے مثاب ایک فرقہ عائزہ کا ہوا ہے۔ انہیں دراصل ایسی یہ احلاطیت اور آیات سے فرقہ فضی ہوئی کی محیثت کیا رہ کر تکب کفر ہو جاتا ہے انہوں نے دوسری آیات کے مفہوم سے ہوں کو نظر انداز کر کے ظاہری اور سطحی معنی مراد نئے جس کا تجھ یہ ہو اک اور تو اور حضرت علیؓ ہی سے رفعی اشان صحابی کو انہوں نے کا ذکر ہے یا۔ حالانکہ زبان کے حوارات پر شکار رکھے بغیر آیات و احادیث سے مطالب اخذ کرنا کسی پوشاخت کے نزدیک درست نہیں ہو اس تبیر کے بعد یہ بات تو خود بحمد صفات پوچھی کہ حدیث بالائی بعض و متناوی روش پر چلتے والوں کے مسلمان ہوتے کا انکار آئیں و متعلق انکار نہیں ہے بلکہ محاواراتی انکار ہے جو لوگ باہمی محبت و اخوة سے مجزہ ہوں اور جدل و تفرقہ ہی ان کی روشن چوہہ بھی نتوے اور تائین کے اعتبار سے گئے تو مسلمان ہی جائیں گے لیکن یہ تخلاف میں ہے کہ وہ نہایت بُرے نہیں کے مسلمان ہیں وہ سخت مدت کے سحق ہیں۔ انہیں

اسلام کرتے ہوئے اسلام دشمن انقلیات کو ملکی دنگری طور پر قبول کر لیتا ہے تو اس سے بغض رکھنا البخض اللہ ہے۔

اُس سے معلوم ہوا کہ حدیث باب میں ہم بغض سے رو کا گیا ہے وہ ایسا بغض ہے جس کی بنیاد و نیادی اغراض و مقاصد و حسد، حذر و صائبت، سو و نفع اور اسی نوع کے کسی مفہودے پر رکھی گئی ہے۔ برداہ بغض جو الشکر کا خاطر ہو رہا تو تھر عجب و مستحسن ہے بلکہ اس کا نہ ہونا ایمان کی کمردی اور دین سے بے تعقیلی علامت ہے۔ انشہ اللہ تعالیٰ نے جیاں رسول اللہ اور ان کے صحابہ کی یہ خصوصیت بیان کی کہ **رَبُّهُمَا فَبِيَتْ هُمُّهُمْ** دیا ہے پر یہ تم و مروت کا برداہ کرتے و ایمان ہے میں آشیداء علی الْكُفَّارِ بِمَا يَحْبَبُ بیان کی۔ یعنی صفاتوں سے انکار اور مخالفت انہی سے گریز کرنے والوں کے بال مقابلی سخت گیر و سخت کوش یہ بالکل بدیہی بات ہے کہ چیزیں خیرو صلاح سے جتنی زیادہ محبت ہو گی فتنہ و شر سے اتنی بی عادت بھی ہو گی۔ تاہم یہ اور درستی کا معاملہ ہے۔ ہاں یہ پہلو بہر حال لمحو ظار رکھنا چاہیے کہ بغض و عداوت کا اصل نشانہ کفر و زندگی ہے کافرو زندگی کی ذات ہیں۔ زادتی اگر کفر و زندگی اس طرح رہیں جانے کا اے ذات سے میلیں کہ رکنا عالمگیر ہی ہے۔ ہبوبت نہ اس کے سوا چاہدہ ہیں کہ ہماری عادوت و نفرت کا رکار و گمل ذات پر بھی اثر آؤ اندھیں جب تک خلاطہ اور میزش کی یہ شدت زد پہ کافرو زندگی بھی اسی طرح زرم پھاٹش اور ہپڑو اور یقین و تردیں کا سخت ہے جس طرح قابل علاج مریضوں سے طبیب ہمدردی و مواثیت کا برداہ کرتا ہے۔

(وابق باقی)

فارسی تعلیم کا ایک عمده نصاہب

اصول فارسی	مکمل ہر دو حصہ	سوار و پیہ
معین فارسی
درکش فارسی
نصائح فارسی
ترجمان فارسی	ایک روپیہ (مکمل نصاہب کی جو ہمیشہ قیمت تین روپے باستھنہ پیسے)
لکھبہ قلمی	(یوجنڈ (یو۔ بی۔))

دہاں پہنچا۔ گمراستہ ہی میں دہ داصل یہ حق ہو گئے۔ اسی میں تیزی سے پہشام کے پاس لوٹا گریے بھی اگلے ٹھیکنے اپنے پھر بے جا ہے۔ تھے دوڑ کرا پٹے بھائی کے پاس آیا گرما ان کے ہوتاں پر بھی ہمیشہ کے لئے ہر سکوت گلہ چلی گئی۔

دیکھا اپنے پر حقیقت و اخوت جو تھا وہ جذر بود کہ حسین سنتے صحابہ رضوان اللہ علیہم وآلہ وسلم کو واقعی ایک بھی جسم کے مختلف اعضاء کی حیثیت دیہی تھی۔ یہ کوئی افوق النظرت نجوم ہے۔ ہریں ہے کیا اپنے نہیں دیکھتے کہ ایک ماں آج بھی اپنی بھوک پر اولاد کی بھوک کو اور اپنے رادت و ارام پر بچوں کے راحست و آرام کو فرج دیتی ہے کیا اپنے نہیں دیکھتے کہ ایک بھاپ اپنے بچے کے سہہ میں بغیر دیکر دیس سے زیادہ نہت دا سوداگی محوس کرتا ہے جتنی دادہ اس نظر کو اپنے تھہ میں دیکر کرتا۔ یہ خون کے اشتراک کا نتیجہ ہے عین نظرت کے مطابق سہروقت کا مشاہدہ۔ صحابہ نے شدت تعلق کے اسی شرکے کو غصیدہ و نکر کے گھر سے اخداد سے حاصل کیا تھا۔ یہ اخداد اتنا مضبوط اور مہم تھا کہ ان کے لئے جتنی زیادتی ہے۔ اس کے آگے ماں پر بچے اپنے کو معلوم ہے صحابہ کے معاشر میں یہ اخداد باب پر کے پیارہ ہو ہاں کی ماں تا پر بھی بازی لے گیا تھا۔ حق یہی ہے کہ دینی تعلق کے سامنے کوئی رشتہ رشتہ نہیں، محبت اور نفرت ملخ اور جگہ دوستی اور دشمنی سب کا ہجر یہی تعلق ہونا چاہیے انشہ اللہ کے رسول نے مستر یا مامن احباب اللہ دا بغض اللہ واعظی اللہ و صنم اللہ نے فعدا استکمل الازم بیان (حسین سنتے اللہ ہی کے لئے محبت اور اشتری کے لئے بغض کیا اور اللہ ہی کے شد و دد و بیش کی اور اللہ ہی کے لئے باعث روک لیا اس نے اپنے ایمان کی عکیل کر لی) یہ جو آپ کے اخداد و الغافل کی مندرجہ ہدایت کی گئی ہے اسی سنتے تو ہے کہ جب ہم خون اور بلک و قوم اور دوسرے ہر دو سنتے اور ہر مفاد سے بلند تر ہو کر کسی تھصف یا گردو سنتے اسی سنتے محبت کرنے ہیں کہ وہ ہماری ہی طرح دین جن قل کا پرستار، اللہ اور رسول کا ملیح اور اسلام کا شہزادی ہے تو اس کا نام الحبب اللہ انشہ اللہ کے لئے محبت کرنا ہے۔ اور جب کوئی فرد یا گروہ، سڑا در رسول کا با غنی بن جاتا ہے یا دعوہ

بختی کی دلکش

جماعت اسلامی اور جماعت تبلیغی

سوال ۲:- نام و پنجم تدارد.

مولانا سے محترم اسلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ۔
آج کل جماعت اسلامی ہمارے شہر میں ایک اہم اور
پریشان کوئی مشکل بھی ہوتی نہیں بلکہ تبلیغی جماعت اور اس کے مقامی
علماء اس جماعت کی پوری خدمت کے ساتھ خالی الففت کر رہے ہیں
اور مولانا عبدالرحمان علیہ کی خیریوں کو بطور ثبوت پیش کرتے
ہیں۔ ان کا ہمنا ہے کہ جماعت اسلامی مگر اسے دین، صال و
مقفل اور انتہائی فتنہ پر در جماعت ہے اس کی خواز اس کے
حیثیات وغیرہ بھی جزا ہیں۔ یہ جماعت اس وقت کے حملیں القدر
علماء دین سابق وزیر کان دین حشک صحابہ کرمؐ اور رسول الکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں شدید گستاخان کرتی ہے۔ اور
اس کی گذشتہ ۴۰ سے بھری بڑی ہیں۔ اس جماعت سے کسی
مشکل میں اور کسی قیمت پر الفاق و اتحاد ملت اسلامیہ کیلئے جائز
نہیں ہے۔ یہ الفاظ تبلیغی جماعت کے ایک ذمہ درد جو نہیں
دار العلوم زیور نہ بھی ہیں، کی تقریر سے مأخذ ہیں۔ یہ تقریر یوں ہے
ماجرے ۲۸ ربیعہ کو احمد بن زیل والی سمجھیں بعد خازمہ فرانی
تھی۔ سامجھن کی تعداد تقریباً ۷۰ تھوڑے میں جماعت اسلامی کے
وز عملاء اور متعارف کارکن بھی موجود تھے کیونکہ وہ اصل لغزیں کا
پردہ گرام جماعت اسلامی والوں نے مولانا محمد شفیع حمدان موسیٰ
کارکھا تھا جو جماعت اسلامی حلقوں کی کے امیر ہیں۔ رات
میں لاڈا ڈسپلیکر کے ذریعہ ان کی تقریر کا اعلان بھی ہوتا تھا
مگر تبلیغی جماعت کی چونکہ یہاں اکثریت ہے اس لئے اس نے

جماعتِ اسلامی والیوں کے پروگرام کو عین وقت پر فیل کر دیا اور خاطرہ جمعہ سے قبل ہی مولوی صاحب نے خوبصوری جماعت کے ذمہ اور عالم ہیں، کی تقریر کا اعلان کر دیا۔ جماعتِ اسلامی کے ذمہ اور نئے ری اعلان شنکر اپنی تقریر کے المذاکا بخوبی اعلان کر دیا مگر تعجب ہے کہ تسلیعی جماعت کے مولوی صاحب کی شرید جمال القادر تقریر کا ان لوگوں پر کوئی اثر نہ ہوا اور وہ کوئی جواب نہ دے سکے حالانکہ ضلعی اجتماع کی وجہ سے التزیتِ جمع کے اندر جماعتِ اسلامی والیوں ہی کی تھی۔ مولوی صاحب نے اپنی تقریر میں مندرجہ بالآخر کو بار بار دھرا لیا۔ الغرضِ تسلیعی جماعت جو اس شہر پر تھا اسی ہوتی ہوئی ہے جماعتِ اسلامی کی خلافت میں تن من در حصن سے لالگئی ہے۔ اس کا ہدانا ہے کہ جماعتِ اسلامی مگر اسہ جماعت ہے جو اس میں جائیداد کا وہ دین دایا ہے جو احمد صویٹیہ کا تسلیعی جماعت ہی وہ واحد ہی جماعت ہے جو حدیث رسول کی رو سے تماجی ہے اور جو ایک دفعہ جلال دید گا وہ ان تمام حقائق سے اچھی طرح رافت ہو جائے گا۔

اس ناڑک صورت حال کے اندر ہم آپ سے چد باتیں میں یافت
کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیں موقع ہے کہ ماہ نومبر کے رسمیتی میں حواب
دیکھ شکریہ کا موقع عنایت کریں گے آپ ستادِ عالم اور دادا الحروم
رومند کے فضل بھی ہیں، اس لئے آپ کے حواب ہیں انشاء اللہ
ہدوں تسلیم حاصل ہوگی۔ واضح ہے کہ میرا تعلق نہ تو جماعتِ علمی
سے ہے اور نہ ہی شیعی جماعت سے۔ البته حضرت مولانا محمد رفعت
ماحب کا خیلہ تند خود رہیں۔ درج ذیل موالات مدقق
حوالے کے طالب ہیں:-

(۱) ہماری تحریک میں یہ بات نہیں آتی کہ تبلیغی جماعت کے موجود

شیطان اور نفس امارہ جب سکوٹ کر لیتے ہیں تو انسان کی پیش
بصیرت ہیں تھیں وساہی بھینگاں پسیدا ہو جاتا ہے جسے اپنے مرض
پڑیں چڑھانے سے پیدا ہوتا ہے۔ آپ اپنے ہی کو دیکھتے خود میں
قرآن ہے ہیں کہ بدزبانی حاریت، ہمگامہ آدمی اور فتنہ رازی
کے رکب مقامی علماء اور تبلیغی جماعت کے افراد ہیں۔ جماعت
اسلامی دل سے تو ٹکراؤ اور مناظرہ و جدل سے اس حد تک احتساب
کرنا چاہتے ہیں کہ تبلیغی جماعت کے بالمقابل اپنی تقویر بھی ملتی
کر دی تاکہ فتنہ نہ ٹپھے۔

لیکن ظالم کی نعمت اور مظلوم کی ہمدردی کے عومن شیطان
اپسے یہ لکھوار ہے کہ:-

”آج کی جماعت اسلامی ہمارے شہر میں ایک اہم اور
پریشان کی سلسلہ ہوئی ہے۔“

کیا یہ بالکل ایسا ہی نہیں ہے جیسے مسلمانوں پر آئئے دن پڑھائی
کرنے اور قتل و فحارت کا بازار کرم کرنے والے ہے اور شاد فرشتہ نہیں کہ
آج کل مسلمان ہمارے ملک میں ایک پریشان کی سلسلہ ہے ہوتے ہیں۔
محترم انجمنی کا فائل اگر کہیں سے مل جائے تو اڑاکر
دیکھئے کہ حضرت مولانا حسین احمد مدینی رحمۃ اللہ علیہ ہوں یادوں سے
کوئی بزرگ۔ جس نے بھی جماعت اسلامی اور مولانا نامور و دینی پر
نایاب افسوس کے اعتراضات کئے ہیں اُسے ہم نے قرآن، حدیث،
اور ائمہ و فقہاء کی شہادتوں کے سالخواست چوایب دیا ہے۔
آج بھی اگر کوئی صاحبِ علم متین اور معقول سلطنت پر اعتراض نہیں کرے
 تو ہم جو ابد ہی کے لئے دل و جان سے عاذ ہیں کیونکہ جماعت اسلامی
پر کئے جانے والے اعتراضات کو فلم و تعصب اور فساد و ہپل پر
مبنی دیکھ کر ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ مظلوم کی طرف سے مدافعت
کریں۔ لیکن اس طرح کی جاہاں اور شیطانی مخالفتوں کا ملی جاہاں
کیا ہو سکتا ہے جن کا کوئی سر ہیر ہی نہ ہو۔ یہ جماعت تبلیغی کے جاہل
اور نیم جاہل معتبر ضمیں ہے دین و ملت کے حقیقی درست و فرم
عائیت پسند علماء، یہ افامت دن اور دعوتِ حق کی جنگاہ سے
جان چڑھانے والے جو غریب شد عظیم و مبلغین۔ یہ موٹی عقل اور
سر میں نہیں والے سجادے اور پیر۔ ان سب کی مثال اُن گھنٹے
ہوتے لوگوں کی کسی سچے تجویز نے امام ابوحنیفہؓ کو بیدعنی کھسا۔

ہم سے ہمہ جماعت اسلامی بنانے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ نہ یہ
جماعت نبی اور نہ مسلمانوں میں انحراف و اشتار ہوتا ہے
(۲) علمکے حق کی انحراف بھی کسی غلطیات پر تھی ہیں ہر کسی تو
آج جکہ مصرف یہ کہ علماء دینہ بلکہ تماں ہی فرقوں کے علماء جماعت
اسلامی کی گمراہی تھی ہو چکے ہیں تو اس میں شاک کی کیا بیان ہے
(۳) علماء اور بزرگان دین کی حیثیت اور کسی بڑی دینی درستگاہ
کی مندرجے مقالہ نہ ہڈا سے کیا جاتے ہیں کہہ مدت کو اُس کے دینی
مسئلہ میں نہ صرف یہ کہ حصتے ہے بلکہ دینی نقطہ سے اس کی بہتانی
اور تقدیمات کے لئے کوشش کو شان ہو گی۔

(۴) کیا جماعت اسلامی کی کتابوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
و صاحبہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم السلام جمعیت اور بزرگان دین و نیز علماء
وقت کے ساتھ بے جا گتاختا ہیں کیا ہیں خواہ وہ غیر شریوری
طور پر خلوص نہیں ہے کہ ساتھ کوئی نہ ہوں 9

(۵) تبلیغی جماعت کے پاس بھی کچھ نہیں ہیں جیسی عرب مجھ کے
بے شمار انسان ٹھیک ہیں۔ پوری دنیا کے اندر ان جماعتوں کے جاں
پچھے ہوتے ہیں چلوں کے ذریعے کروڑوں انسانوں کی زندگیں بدلی
ہیں اور بدل رہی ہیں۔ کیا کبھی اس جماعت کے خلاف کوئی اہم کسی
ملک کے اندر چلا کی گئی تھی اس کی کتابوں میں باہر تلاش و جستجو کے
کوئی غلطیات کسی کے ہاتھ آئی؟ اگر ان دونوں سو لاکوں کا جواب
نقی ہیں ہے تو کیا حرج ہے اگر جماعت اسلامی بھی تبلیغی جماعتوں میں
ہو جائے یادہ بھی اپنے یہاں دعوت دین کے بھی طریقے اختیار کرے۔

(۶) آسکے نزدیک جماعت اسلامی کی کتابیں پڑھنا اس کے اجتماعات
میں شرکت نہ رکنا اور اس کی ہمدردی کرنا یا اس کا تغمیرنا اور اس کی
ہم نماز سے حتی الوضع مدد کرنا کہاں تک درست اور جائز ہے؟
الجواب:-

اپ کا خط ایسا تھا کہ اس پر تحلیل کے صفات برداشت کے جاتے
مگر ہم دیکھ رہے ہیں کہ جاہلیوں اور لفاس پر وہ مالموں کی طرف سے جاتے
اسلامی کی خالفت کا طوفان پھر جگہ اٹھا یا جا رہا ہے اس لئے
دل پر تحریر کر کے جواب لکھ رہے ہیں تاکہ خالفت کرنے والوں کو اس
ہو جائے کہ ان کی فتنہ طرازیوں اور لغوبیاں بیوی پر ٹوکنے والے تجھی
اچھی مراہنیں ہے۔

مولانا مودودی کی کتابوں کو بھی نگی اور بعض حالتوں میں نہ ملی
آنکھوں سے دیکھ رہے ہو۔ بریلوی اگر یادہ گئی، تحریف،
شرپندی اور غنڈہ گردی کے عقاب ہیں آخرت کا عذاب
چکیں کے تلقین کرو تھار الجھی خشان ہی کے ساتھ ہے جا،
کیونکہ تم اللہ تعالیٰ کے خصوصی رشتہ دار نہیں ہو۔ دروغ با فی،
فتنه پروری، افتراء پردازی اور افتراء و عناد کی تحریکیں جو بھی
جلائے کا آخرت ہیں تمہرے عذاب کا مستوجب ہو گا۔

آپ الگ شیطان کے بھرتے میں نہ آگئے ہوئے تو مجھ سے
سوالات کرنے سے پہلے ان فتنہ پرہروں ہی سے پوچھتے کرتا تو
توکس کتاب میں جماعت اسلامی والوں نے اپنی الگ نماز اور اللہ
رعنے سے کا تذکرہ کیا ہے۔ دھکاوہ تو جماعت اسلامی کا کوئی فرد
حدیقہ قسم کی نماز کیے اور کہاں پڑھلتے۔ اگر یہ لوگ نہ بتا سکتے
اور نہ دھکا سکتے۔ اور ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ قیامت
نک یہ اپنے سفید جھوٹ کا ثبوت ہیتاں نہ کر سکتے تو آپ کو
خود ہی سمجھ لیتا چاہیے تھا کہ ان کے ایمان و دیانت کس درجے
کے ہیں اور ان جیسے ہر زہ سرماں پر کہاں تک اعتبار کیا
جا سکتا ہے۔

اللہ کے سچے رسول نے فرمایا ہے کہ شخص کے جھوٹا ہونے کے
لئے بھی کافی ہے کہ وہ ہر سخنی سنائی کا ذکر دیا کرنے لگے۔ آپ نے
ایسے ایسے لزہ خیر الزامات جماعت اسلامی کے بالے میں سنہ اور
ان الزام لگانے والوں سے یہ طالب کرنے کی وفات نہ ہوئی کہ ذرا
دھکائیں تو ہم بھی اس جماعت کی کوئی کتاب جس میں یہی کافر اُ
عقائد افکار کا انہار کیا گیا ہو۔ صدقافت و مدل کے لئے آپ میں
کوئی تربیت ہوتی تو ضرور آپ تھیں پر ماں ہوتے اور تھیں سے قبل
ان داہی خجالات کو دیں جسکے نتیجے جن کا انہا رخط میں فرا
س ہے ہیں۔

تبیغی جماعت کے سربراہوں کو ہم کچھ نہیں کہتے یہیں اسکے
ستر کا حصہ ہی چھوٹی جماعتوں کی شکل میں ادھر اور ہر گھنے ہوتے ہیں،
اور دیوبنیں بھی ان کا درود خوب ہوتا ہے۔ ان میں غالب اکثریت
ان جاہل اور بے استعداد لوگوں کی ہے جو دین و دنیا کی بھی تیزیز
نہیں رکھتے۔ جتنے باری کی رٹ لگانا اور دھنائیں جاہلوں اور کوئی قبول

جنخوں نے اماں ابن تیمیہ کے لئے نسبت اور زندگی کے الفاظ استعمال
کئے۔ جنخوں نے اماں بخاری کو شہر بدرا کرایا۔ جنخوں نے بندہ
الف ثانی اور حضرت اسماعیل تھمیدی جیسے لوگوں پر صلوٰۃ ہیں جیسیں
ان کی نما الفیں کیں۔ انھیں بندہ میں اور گمراہ قرار دیا۔

کیا آپ نے تاریخ نہیں دیکھی۔ کیا آپ کو نہیں معلوم کرچی
کی تحریکیت جب بھی وقت پکڑی ہے خود مسلمانوں ہی میں اسکے
بے شمار حمالت پیدا ہوتے ہیں اور شیطان اپنے اچھے علماء و مسلماء
کو فتنے کی رہا پر لگانے لگا ہے۔

یہ کہنا کہ جماعت اسلامی کی نماز الگ ہے روزہ الگ اور
جماعت رسول اور صحابہؓ کی شان میں شدید گستاخیاں کرتی
ہے ایسی ہی یہ یہ یہودہ گواں ہے جیسے کوئی یون کیہے کہ فخری نماز
و پرہیز اور عشاء کی نماز صحیح دس سچے ہوتی ہے۔ اُدی خدا کے
خوف سے بے نیاز ہو جائے تو وہ گالیاں بھی بک سکتا ہے جھوٹ
بھی بول سکتا ہے۔ کون اس کی زبان پکڑے۔ یہ خالقین جن کا
آپ نے ذکر کیا یا تو فی الحقيقة حساب، آخرت کے شکر میں اور
نفس و خواہش ہی کو انھوں نے محروم بنایا ہے اچھے اس کی
عقلیں ناسنی موٹی اور غبار آسودہ ہیں کہ یہ عدل اور ظلم، بیج
اور جھوٹ، دین اور بے دین کا فرق ہی نہیں بھتھتے۔

آپ نے کبھی دیکھا ہے کہ بریلوی حضرات دیوبندیوں کو
اہل حدیث کو تبلیغی جماعت والوں کو کس طبقت کے ساتھ
بندہ میں مدد و مگراہ ہماناک کہ کافر کہتے ہیں اور مولا ناجھدا فما
مولانا اختر فعلی اور دیگر اکابرین دیوبندی کتابوں سے
ایسے ایسے لغو باطل عقائد نکالتے ہیں کہ المثل ہے اور بندہ
کہتے کہ عقل کے دشمن اعترض پکڑو۔ بریلوی علماء ظلم و تحریف
کا جو کھل علما میں دیوبنی کے خلاف کھیلتے ہیں وہی تم جماعت
اسلامی اور مولانا مودودی کے خلاف کھلیں رہے ہو۔ بریلوی
بھی یہی کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ، اولیاء کرام اور صحابہؓ عظامؓ
کی شان میں شدید ترین گستاخیوں سے علمائے دیوبند علما میں
اہل حدیث وغیرہ کی کتابیں بھری پڑی ہیں اور یہ سب مدد و
بندہ میں، مگراہ کافر ہیں۔ اسی طرح نہم بھی جماعت اسلامی اور

بھی یہ سٹم جاری کیا تھا کہ وقت کے تمام فتنوں اور گفر و زندگی کی تمام فتوں سے آنکھیں بند کر کے بس چل بازی کو سبب کچھ قرار دے لیں اور تمہیرت یا فتنہ مسیح امبلیغین کی بجائے ایسے ایسے ان گھر جا لیوں، گھنواروں اور یہ عقول کو تبلیغی جماعت کا رکن بناؤ کہاں دکھانوں بھیجیں جنہیں ناک پر چھٹے کی تیزترہ پڑے۔

اور کیا تعلیمی علوم نہیں کروں اور اُس کے معظوم اصحاب کی زندگیاں کوں سلسل جہاد زندگی میں گزری تھیں۔ کیا تعلیم معلوم نہیں کہ اخنوں نے وقت کے تمام اپنے اطلاعات سے کسی طرح کھلے دیداں میں حنگ لٹھی تھی اور زخم کا لکھا کہ اسلام کو اقتدار و حکومت کی منڈپ پہنچایا تھا۔ تبلیغ کا یہ سٹم ہی اول تو فوایجاد اور مشتبہ ہے کہ اچھے بھرے احمد، گاؤ دی ہر ایک کو تبلیغ کی ہم برداشت کر دی پھر اس کا کوئی جزو دی فائدہ بھی نکلے تو اسی قدر و قیمت اسلام کے عمل مطلوب کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔ اسے اُس ہمدرگی پر خطرہ پہنچا رہا اور بہت آزماء جدوجہد سے کیا نسبت جس کا نمونہ اللہ کے رسول اور اُس کے اصحاب نے پیش کیا تھا۔

اگر جماعت تبلیغی کے خود ساختہ چلے واقعہ نزدیک نفس کے لئے اتنے ہی مفید ہوتے جتنا وہ باور کرتے جاتے ہیں تو پیشمناک تناظرہ بھی دیکھتے ہیں نہ آنا کہ اس کے افراد جماعت سے کمیں کیا تھا۔

پھر اسلام ہر وقت خدا سے ڈرتا ہے کاپنہ رہتا ہے کہ کسی بھی گاؤں کے خیازے میں وہ حقیقت ہو جاتے اور دوسرا سے اسلام بھائیوں کے باکے میں حقیقت ہو جاتا ہے۔ بلاحقیقیں کی پرانا نہیں گکا۔ اپنی اہلیت و فائدہ سے بڑھ کر باقی نہیں بناتا۔ انتہائی احتیاط و تفتیش کے بغیر مگر اہمی و بے دینی کے قسم نہیں داختا۔

لگ رہا ہے رے یہ چلہ بازان گردان افزار۔ ان میں کے دہ افراد بھی جو کہیا اور حمد باری تکے مطالب نہیں سمجھ سکتے جو من

کوہر کا سکھا لیسا رہا اگر کا کھل نہیں۔ ہم کبھی جماعت تبلیغی کے خلاف کچھ اسی لئے نہیں لکھتے کہ جلو لوگ دنیا میں اور کچھ کرنے کے قابل نہیں وہ اپنے شب و روز چلے بازی اور کشف و کرامت وغیرہ کے نئے ہی میں گذار لیں تو ہمارا کیا حرج ہے۔ یہ جماعت تبلیغی کے چلوں میں کاؤں درگاؤں نہیں تو چوال میں بیٹھ کر غصیں ہائے۔ ہل بوجتے رکھشا جلا تے۔ زیادہ سے زیادہ چلوں کے مدرب سے میں مد رسے۔ لیکن جب ان کی زبانوں کو ہم جماعت اسلامی کے خلاف چلتی لکھتے ہیں تو حیرت و عبرت کے شریعتاً شریں پر صورہ زبان پر آ جاتا ہے۔ دراز کستی کو تاہ آستینا میں

آپنے جماعت اسلامی کا لاطر بھر نہیں پڑھا بھر بھی اس سے ہمی طرح بدگمان پر بیٹھے حالانکہ جماعت تبلیغی کے باکے میں آپ کو علم ہے کہ اس کا سارا علم و عمل چلے بازی کے حور پر گھومنکلے ہے۔ آپنے اس کے سی ذمہ دار سے کپوں نہ پوچھا اک جاہل اسلام کی بونے چودہ سو سالا ناسیج ہیں کیا کسی اور عالم، فقیہ، شیخ، صوفی، تابعی، صحابی نے بھی اس طرح کی تحریک جلانی ہے کہ باندھو پوریا مسٹر اور چلوگاؤں درگاؤں۔ کیوں نہ پوچھا کہ قرآن کی کس آیت اور حدیث کی سب جماعت سے آپنے پسکم سکالی ہے کہ جاہل ہوں، احقوں و دیسیں سارے لوگوں کو ہر خوار کر گاؤں درگاؤں سے چلو اور مسلمانوں سے سکھے پڑھواد۔ الگوا تھی کسی آیت یا حدیث سے یہ سکم سکلتی ہے تو آپ کو پوچھنا چاہلئے تھا کہ پھر تو سارے اسلام اسارے اہمروں صلحاء زنا بھی سکھ کر وہ اس آیت یا حدیث سے یہ سکم سکالتی ہے سکے۔ جو وہ سو بر سوں میں اور کسی کو اصلاح کی پھرالی ترکیب نہ سو بھی کہ نیزے جاہل لٹھ گزار بھی تبلیغ کرنے تری بہ قریب پھر کریں۔ اور یہ جو نہ مایا گیا تبلیغی جماعت ہی وہ واحد دینی جماعت ہے جو حدیث رسول کی رو سے ناجی ہے۔ تو یہ مخصوص ہجانی! یہی بات بر بلوی بھی اپنی جماعت کے بارے میں کہتے ہیں۔ یہی خوش بھی شیعوں کو بھی اپنے بلکے میں ہے۔ یہی بات ناماؤہ جماعتیں بھتی ہیں جن کی عقل کو شیطان نے ڈس لیا ہے۔ اللہ کے رسول نے فرمایا ہے کہ ناجی و بہایت یا فتد وہ ہے جو میرے اور میرے اصولیاً بے طریق پر چلے۔ حکم دیا گیا کہ علیکم بستی و سنتہ المخلقا الرashidin۔ ذرا بتا تو کیا اللہ کے رسول یا کسی خلقدار ارشد نے

نامع کی سند پر تبلیغ ہے ہیں مگر یا کریں۔ ذلیل طوفان اُمندہ آتا ہے جب دیکھتے ہیں کہ خوب خدا اور اندریشہ آخرت ان حلقوں میں بھی کم سے کم تمہارے نامہ جاری ہے جن کا سرکے پڑا ایمان ہی یہ ہوتا چاہئے تھا کہ وہ خداستہ ڈرتے اور آخرت کی خواہی سے تفریخ ہتے ہیں۔ یہ تبلیغ کے نام پر کوچ گردی، یہ کوچ تبلیغ یہ سوسی صورتیں میں کمزہد طاعت کی میٹھی یا میں کوئی طریقی قیمت نہیں رکھتیں اگر لاحقوں نے دلوں میں خوب خدا، اور توں میں خوب اسلامی کا جاندار احساس ذہنوں میں غلبہ حنفی اللہ اور مراجوں میں اسلامی اخلاق انتیار کرنے کا تویی رجحان پیدا نہیں کیا۔ کیا یہ اسلامی اخلاق سے کہ مسلمانوں کی ایک ممتاز تجویز ہے جو کہ کتابوں سے وہی سلوک کہ جو بریلوی تھاری کتابوں سے کہتے ہیں۔ عبارتوں کے من ملنے مطلب نکالو، جھوٹے الزات دو، خلافت کے ہنگائے الھاؤ۔ حالانکہ وہ جماعت امن و هم کی خاطر تم سے مناظرہ دیجادلہ بھی نہ کرے مگر اس کی اس صلح جوئی اور امن پسندانہ روشن کو تم اس کے لا جواب ہو جائے سے تعجب کر دے۔

اب ہم بالترتیب اپکے سوالوں کا جواب عرض کریں ہیں:-
 (۱) اپ کی سمجھیں کوئی بات نہیں تھے جی کہ جنک داعی کو ای پر دیکھنے کے افتراء سے خالی گرسے فکری زادی ہے کو درست نہ کریں۔ اسے تو جھوٹرئے کہ جماعت اسلامی غالباً جماعت تبلیغ سے پہلے بھی تھی۔ ہم کہتے ہیں تبلیغی جماعت کیا آسمان سے نازل ہوئی ہے، جو اس کے ہوتے کمی اور جماعت کی ضرورت بھی نہیں۔ پھر اپ کو یہ بھی پتہ نہیں کہ مسلمانوں کا افتراق و انتشار کوئی نیا حادثہ نہیں۔ اس کی تاریخ تو بہت پرانی ہے۔ عقل سے بالکل عاری ہے وہ شخص جو یہ سمجھتا ہے کہ جماعت اسلامی بننے سے قبل مسلمانوں میں تجدیح اور جماعت اسلامی بن گئی تو انتشار و افتراق پھوٹ پڑا۔ یہ ایسی طبقات بات ہے جس پر اہل ہوش نہیں دیں گے۔

اور اچھا نہ یہ ہے میں افتراق و انتشار ایسی بھروسے تو کیا اس کی ذمہداری اُن لوگوں پر نہیں ہے جو میٹھے بھائیوں کے افتراق پر ایسی

مشی متناہی پر اور حضن اپنے رہنمائیوں کی شے پر جماعت اسلامی کے لئے مگر اسی کے قتوے صادر رکھتے ہیں۔ اپنے اپ کو جنت کا ٹھیک دار سمجھتے ہیں۔ یاخدا تیری بیانہ۔ غنیمت جاؤ اندھر عالمے عذر حسیم و روزف ہیں ورنہ وجہ ترب دینداری کے بلند پانگت عوسمے کرنے والے وقتاً فوقتاً دکھلتے رہتے ہیں ان کا تقاضا تو یہی تھا کہ اللہ تعالیٰ تاریخ دہراتے اور ایھیں بنتدہ ما کوئی اور حاوار بنادے۔

اللہ کے بنو۔ محسین ایک دن مرنا ہے۔ اُس بار گاہ میں پیش ہوتا ہے جہاں تھمارا ایک ایک عضو خود پیچے نہیں کے اپنا کچا چھٹھا بیان کر رہا ہے۔ اس وقت کیا عذر لا سکو گھم اس سکھناہ کبیرہ کا لکھیت و خور اور دیانت و عمل کے ابت المی تقاضوں کو ہمی نظر انداز کر کے مسلمانوں کی ایک عظیم جماعت پر قلم نے افرا پردازی کی، ایمان والوں کو مگر اب بعد میں ہیروا، فتنے چھلاتے اور حق کی راہ میں کاشتے ہوئے۔ کیا یہ کہد خدا کو ہلا کوچے کہ ہم تو کاؤں گاؤں چلے کریتے پھرستے تھے ہیں تو ہمارے رہنماؤں نے یہ بتایا تھا کہ تبلیغ کی راہ میں ایک قدم اٹھا دے گے تو ایک لاکھہ شکار میں گی اور سارے گناہ معاف ہو جائیں گے لہذا ہم نے یقین کر لیا کہ اب کوئی گناہ ہمارا کچھ نہیں بجاڑ سکتا۔ ہم جسے چاہیں جھوٹ کا نشانہ بنائیں جسے چاہیں بعد میں کہیں۔ ہماری تو معرفت یقینی ہے۔

سنبھولو اے نقش امآرہ اور شیطان کی چالوں میں آنسے والو۔ بہوت قریب ہے۔ جما سے کادن سر پر آگیا ہے۔ کوئی سخیر ایسے لوگوں کی سفارش نہیں کرے گا جھوپوں نے اپنے دینی بھائیوں پر ناصی بلا تھیں مگر اسی کے قتوے لگائے۔ اسلام کو بدناہ کیا۔ چند چند دیکھ جنت کی تھی خصب کرنی جاہی اور اس انقلاب آفس دین کو جس کی راہ تیر و نیک، سانگ و آہن، شعلہ و بر ق اور آفات و مصائب ہے ہو کر گزرتی ہے ایک ایسے دین کی حیثیت میں متعارف کرایا جو حضن حافظت کوئی اور حضن لاکھوں میں ثواب کی افسانہ طرزی کا سبب رہتا ہے۔

ہمیں احساس ہے کہ ہم جو بیت مفتی کے مقام سے پہلکر داغظ

اور یہ آپ کو کس نے بہکارا یا کہ علماء کی اکثریت جماعتِ اسلامی کی مگر ابھی پرتفع ہے۔ آپ ہر جیتے تھے و اے کو عالم سمجھ لیں اور ہر من بیافتہ کو سندھان لیں تو اس سادگی کا کوئی علاج نہیں ورنہ بے شمار طریقے بڑے علم جماعتِ اسلامی کو ہرگز مگرہ قرار نہیں دیتے۔

(۳۴) ایسے علماء اور بزرگان دین کی تائید جماعتِ اسلامی کو کیسے حاصل ہو سکتی ہے جنہوں نے مل دین کو نظر انداز کیسے اس کے صرف ایسے حصے کو لے لیا ہو جس میں عافیت ہی مانی گئی ہے۔ رات بھر مسجد میں ذکر کئے جاؤ۔ دن بھر نمازیں بڑھو روزے رکھو مکاؤں درگاؤں جا کر جا ہلوں کو کلکے پڑھوادو۔ سرفت و کرامت کے چند افسوس نہ سنا دو۔ جو غنی ہیں لو۔ باشیں بہنا لو۔ اس میں کیا خطرہ اور کیا پامردی ہے۔ سیفیر اور اس کے صحابت نے کامنہ زندگی گذاری ہے۔ شعلوں سے عسل کیا ہے۔ خون کے رشتہ کاٹے ہیں۔ ہوشے مخدھو یا ہے۔ کفر و شر کے پھاڑوں سے بیٹھا اور سر تکڑا کے ہیں۔ یہ علماء جھیسیں تم علمائے حق کو نہیں پہنچانا تو انہوں نے اسوہ رسولؐ کے اس پیارے کو کیاں تک نظر میں رکھا۔ دھکاوتو کون کو نسا عالم ہے جو طاخوٹی توتوں سے ٹکر لینے کا کوئی منہجی پیش نظر رکھتا ہو۔ جماعتِ اسلامی کا تصور تو یہی ہے کہ وہ مل دین پر عامل ہونے کی دعوت رکھتی ہے۔ اسلام کی طرف مت رکنا چاہتی ہے۔ گونڈ عافیت کو جھوڑ کر کڑے امتحانوں کی راہ کھاتی ہے۔ وہ کہتی ہے کہ سیفیر اور صحابہؓ کی طرح رات کے زار ہاد دن کے جا ہو۔ یہ دعوت بڑی جرأت آزمائے۔ عافیت کو ش علماء اسے کیسے مانیں۔ صاف صفات تو کہ نہیں سکتے کہ ہم اپنے بستر امن و عافیت کو جھوڑنا نہیں چاہتے۔ ایسی مکروہی چیزیں اور داعیان حق کی دعوت کو دیانتے کی خاطر غیر متعلق بھیں جھیڑتے ہیں۔ اغتراف مکھڑتے ہیں اور حوم و خراص میں مگرایی پھیلاتے ہیں۔

رہا کسی درستگاہ کی سند کا معاملہ تو اول تو آپ یہیں لیں کہ جماعتِ اسلامی ہنہ کے امیر نولانا ابواللیث صاحب باقاعدہ ندوے کے سند یا انتہیں اور پھر بھی وہ بیچارے تو آپ کو فتحی مسئلے نہیں بتاتے۔ یہ جو اعراض آپ کے پیدا کیا ہے یہ وہی فسر سودہ اعراض ہے جو مولانا مودودی کے لئے کھڑا گیا تھا۔ وہ تو پاکستانی

کوئی حوالہ تو دو کہ جماعتِ اسلامی نے مجھی کمی مسلمان جماعت کو کبھی مگرہ بے درین کیا ہے، کسی کی قدر تیر کو ایسی ہو۔ کسی طرح کی تقدیر پردازی کی ہو۔ افتراق تو پھر اسیں مخالفین، جھگڑا اور اٹھائیں معاذین مگر ذمہ داری ڈال دی تھیں موسوی پر۔ یہ خوب انصاف ہے پر شاید آئینے اُن برادران وطن کا سبق سکھا ہے جو مسلمانوں پر عصمتی جمادات تنگ کر کے کہتے ہیں کہ مسلمان فرقہ پرست ہیں مسلمان مجرم ہیں۔

شاید آپ کو معلوم نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالسے میں بھی ایتھر اکفار نے یہی کہا تھا کہ لوصحاً بحیثیم سب کو ہمارے ہمراوی محبودوں سے پھر کر ایک خدا کی دعوت دیتا ہے اور قوم میں افتراق و انتشار کا تجھ بلتا ہے۔

پھر جب بھی کوئی مجدد آیا ہے۔ غزالی ہوں یا ابن تیمیہ۔ مجید الف ثانی ہوں یا شاہ ولی اللہ۔ اور اسما علیل شہیج سب کے بالسے میں یہی شور چاہیا گیا ہے کہ بعض افتراق و انتشار کا بانی ہے۔ یہ بددیں ہیں، مگر اسے وغیرہ ذکر۔

وہیرے بھائی آپ اپنے علم کو وسیع بصیرت کو روشن اور دفع کو حق پسند بنا یہی بھی آپ کی تحریک اسے گاہ فتنے کی بانی جاتی اسلامی نہیں بلکہ وہ لوگ ہیں جو علمی اخلاقیات کو نصانی جدل اور پست قسم کی ہنگامہ آرائی کا رنگ دیتے ہوئے ہیں۔

(۳۵) یہ آپ سے کہ نے کہدیا کہ جماعتِ اسلامی کے ساتھ مختلف علماء علماء حق ہی ہیں۔ کیا اس دعوے کی کوئی دلیل ہے؟ حق و باطل کا پیمانہ قرآن و سنت ہیں نہ کہیں اپنے فدائی دعوے۔ قرآن و سنت کی روست تو وہ علماء علمائے حق ناہت ہیں ہوتے جو محبت اور فرط میں جائز ہو دے لگد جاتیں۔ جھوٹے پر دیگریوے کرنا، نہیں رکھنا، بازار یوں کی سی زبان استعمال کرنا، اسلامی اخلاق کو بالائے طاق رکھدیا یہ کیا علمائے حق کی شان ہوتی ہے؟ اور کیا آپ کو معلوم ہے ایکیہ امام احمد بن حنبل نے کوئے کھائے تھے۔ باقی مارے علماء نے عافیت ہی کی راہ اختیار کی تھی۔ تو کیا آپ یہیں سمجھ کر احمد بن حنبل نے کھراہ تھے؟

اور کیا آپ نہ کتاب دیکھی ہے جسیں ہیں بریلویوں نے دکھایا ہے کہ حبیب شریفین کے نام علماء دین بندی علماء کو کافر کر دیتے ہیں۔ تو کیا آپ کو بھی اس سے اتفاق ہے؟

ہر دلکش آپ ہندوستان میں بیٹھ کر ان کی رہنمائی سے کیوں خوف
خالتے ہیں بشر ارت ہی پیش نظر نہ ہو جماعت اسلامی ہندو کی
بیانات کے لئے اس طرح کی لائیجی بائیں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔
ویسے یہ ہم آپ کو بناوں کریں اب تو الکلام آزاد کے پاس
بھی کسی مدرسے کی سند نہیں تھی۔ کیا آپ ان کے بھی عالم
ہونے سے انکار کریں گے۔ اور سر ادرام! آپ کو بہکانے
واسطے بھی نہیں تابت کر سکتے کہ آم غزالی یا الجید الف
شانی "بایان الرعنیف" کے پاس بھی کسی مدرسے کی سند نہیں۔
کاش اُنے مولانا مودودی کی تحریروں کو تعریب سے باک ہو کر
پڑھا ہو تو قادرے انتہا ہوتا کہ وہ کس پاکے کے عالم
معتکر ہیں۔

پھر جماعت اسلامی کسی مدرسے کا نام تو نہیں ہے جہاں
مولانا مودودی اپنی خاص نظر کا درن لوگوں کو دیتے ہیں۔
مولانا مودودی ایک عالم اور مفکر ہیں۔ لوگ مختلف مسائل میں
ان سے سوال کرتے ہیں۔ بتر آن وحدت میں تاکہ اُنی ہے کہ
اپنی علم و درسون نہ ک علم بینجاں اور سوال کرنے والوں کیسا تھا
جخل نہ ہریں۔ جو عالم علم دین چھیڑے کا دنگاہ ہو گا۔ اسی
لئے مولانا مودودی سائنسین کو اپنے علم و فہم کے درطابیں جوابات
دیا کرتے ہیں، لیکن یہ انہوں نے کب کہا کہ ہر شخص ضرور ہی
ان کی راستے کو مانتے۔ جماعت اسلامی میں ایل حدیث بھی ہیں
شافعی بھی صنبلی اور حنفی بھی۔ کسی کو محروم نہیں کیا جائے کہ آپ جنت
میں آئے ہیں تو مولانا مودودی کو امام فضح بھی سبم کیجئے۔ جماعت اسلامی
تو اس مقصد سے ہی ہے کہ مسلمانوں کے مختلف گروہ اپنے اپنے فقی
سلک پر قائم رہتے ہوئے مل جمل کروں۔ عظیم مقصد و منزل کی
طریق پر قدحی کریں جو اسلام کے شایان شان ہے۔ یعنی بالہ
وقوں پر اسلام کو فالیب کرنا۔ معاشرے کو اسلامی زندگی میں رکنا
اخلاق، تجارت، سیاست ہر خاذ بر اسلام ہی کا بول بالا کرنا
اور طاقت سے ٹکرانا۔ یہی وہ دعوت ہے جو عاقبت کوش،
استراحت پسند اور تماگ نظر علاوہ سے حلن سے چھپنے ہیں اُتری
اور اسے گول کرنے کے لئے دھڑک طرح کی کچھ بخشان ہر سروغ کریتے
ہیں۔ ہنگلے اٹھلتے ہیں۔ اعتراضات مکھڑتے ہیں۔

(۷۴) یہ کوئی بکواس ہے کہ جماعت کی کتابوں میں پیغمبر اور
ان کے صحابہ اور نبی کا دن کے ساختہ گستاخانہ جاہ کی گئی ہے۔
بہت ڈھونڈ دھانڈنے کے فتنہ طرازوں نے بعض عبارتیں نکالی ہیں
جن میں فی الحیثیت کوئی گستاخی نہیں مگر زیر دسی ان میں سے
گستاخانہ معنی نکالے جائے جائے ہیں اور یہ تھیک ایسا ہی سے جسے
بدعنی لوگ ملائی دیوبندی کتابوں سے عبارتیں نکال نکال کر
انھیں گستاخ بدل دیں، مگر اسے جانے کیا کیا قرار دیتے ہیں۔
یہ تو ہو سکتا ہے کہ مولانا مودودی یا جماعت اسلامی کے کسی
وکن کے قلم سے بعض ایسے الفاظ انکل گئے ہوں جو غیر معتدل ہوں
جن میں بھوٹوی سی ترمیم درکار ہے۔ لیکن اس جرم میں یہ لوگ
نہ ہائیں۔ دنیا کا ہر وہ مصنف جس نے بہت کچھ لکھا ہو ضرور
کہیں نہ کہیں بغرض کاشکار ہو گا۔ امام غزالی، امام ابن تیمیہ
شاہ اسماعیل شہری، مولانا محمد قاسم، مولانا حمید الحسن، مولانا
اشرف علی وغیرہ کمی کتابوں میں بھی کمی ہی عبارتیں ایسی ہیں جنہیں
لوگ شد و مدد سے ہی الرزام لگاتے ہیں جو مولانا مودودی پر کا یا
خار ہائے اور دلخیں ان رب سے بھی ازدواج بشریت کہیں نہ کہیں
خوب ہو گئی ہے۔ مگر ہر بھول خوب ایسی توہینیں ہوئی کہ اسکی
آڑ لیکر اُول قول بھی جائے گراہی کے نتے گاہے جائیں دینداروں
کو ہدیں کہا جائے۔ یقین کیجئے جماعت اسلامی اور مولانا مودودی
پر رسول اور اصحاب اور ادیلیاء اللہ کی توہین کا اہم تراث نہ
داشت خدا کا خسب مولیٰ یتھے ہیں۔

(۷۵) زبان سے اگر آپ یا ملکی جماعت والے بھی دعویٰ
کر دیں کہ ہم نے ساتوں آسمان میں تھکلی لگائی ہے یا افریقیہ و
امریکی میں پیاس لاکھ کا فروں کو سلطان کیلئے تو کون ہے جو کسی کی
زبان پر تلاذ ادا نہ کے۔ مگر یہ دلیل دعویٰ کے ذریعہ سچا یا سار
ظهوریں نہیں آئیں۔ تسلیعی جماعت کے کچھ افراد نے مختلف مالک
کے سفر جو کر لئے تھے ایسی کوئی معنی دیتے جا رہے ہیں کہ پوری دنیا میں
اس کے مال کچھ لگے ہیں حالانکہ اعداد و شمار کو دیکھا جائے تو
معلوم ہو گا کہ جتنا بڑا اور متوجہ جاں قادیاں ہوں نہیں بڑوں جاں
میں بچپا رکھا ہے اس کے مقابلے میں تسلیعی جماعت کا جمال کچھ
بھی نہیں ہے۔

کاظموان بڑھا لیا اور شیطان کو مبتلا بننا لفظان کا اندر پڑھ رہا تھا اتنا اس نے لوگوں کو خداوند سے بُشیر اُبھارا۔ تمام تائیخ اسے بھری پڑی ہے اور آج بھی یہی صورت حال ہے کہ مخالفت اپنے افراد اور جماعتوں کی زیادہ ہوتی ہے جو اہم ہوں۔ جن کے کام سے دور س نتائج نکل سکتے ہوں جن سے مخالف و قبیل خطرہ محسوس کریں بھاری جاعت تبلیغی کی مخالفت میں ہم جلا کر کوئی یکوں وقت خلاف کرنے کا جگہ معلوم ہے کہ اس سے کسی کوئی قسم کا حظرہ نہیں۔ نہ کفر و شرک کو ردِ دعوت و محضیت کو۔ نہ شیطانی اقتدار کو۔ جنت تبلیغی کی مخالفت میں کوئی ہم نہیں جل رہی ہے۔ یہی ایک بات سمجھداروں کو اس توجیہ پر پہنچاتے کے لئے کافی ہے کہ اس کا کوئی اثر باطل فتوؤں پر نہیں پڑ رہا ہے۔ اگر پڑتا تو شیطان اسی طرح مخالفتوں کے ہنگامے پر اپنا جس طرح انبیاء ائمہ اصلح اور مجددوں کے خلاف برپا کرایا جائیا ہے۔ کیا آپ کو اراضی قریب کی تائیخ بھی یاد نہیں کہ حضرت مسیح احمد شہزادی اور شاہ سلطین شہزادی کی تحریر بھو جوں زور پکڑتی تھی اور دیدعوت و محضیت کے تھریں جتنا حقنا نزل رہا تھا اتنا ہی اتنا ہی اتنا ان حضرات کی مخالفتوں کا پہنچاہر پڑھتا گیا۔ ان کے قتل تک کی سازشیں کی گئیں، انھیں مگرہ میریں قفسن پر دار اور زمانے کی کیا کہا گیا۔ ممکن ہی نہیں۔ ہے کہ کوئی تحریک شیطان کے منصوبوں میں رخصب اندرا پڑھ اور شیطان جیکا پڑھ۔ جائے۔ جماعت تبلیغی کے معاشرے میں شیطان کی خوشی اور لاپرواٹی اُنثی ثبوت ہے اس بات کا کہ اس کے مقامد کی راہ میں اس جماعت کی سرگرمیاں کوئی روکہ نہیں الگاتیں۔ وہ تو خوش ہے کہ جو نہزروں افراد انگریز گفتگوں میں یعنی کی صورت میں اس کی نیزدِ حرث کر سکتے تھے وہی اپنی جن کر ایک لائیٹ سے مشتعل ہیں مگر ہو گئے ہیں۔ اسے کیا دیکھی ہو سکتی ہے کہ تمہرے اور جھوٹے درجے کے صلاحیت افراد ہو جوں، چوکیداری کریں یا کاؤں درکاؤں پھر کو مسلمانوں کو کئے پڑھوں۔ اس کی توجہات تو بہترہ ایسے ہی افراد اور گروپوں کی طرف گئی رہتیں ہیں جن کی صلاحیتوں اور سرگرمیوں سے اندر پڑھتا ہے کہ کیسی نکسی خواہ پرسرے چیزوں کو شکست دے کر نکلی اور اخلاقی کاربھر جھاڑدیں گے۔ مولا علیخ اور اللہ تعالیٰ ہر ٹھکر غیبین ایکتا رہا تسب تکیا اور قریب برقرار ہے کہ پڑھو تو اسراہ تسب کیا۔

اور یہ دعویٰ کہ چلوں کے ذریعے گروہوں انسانوں کی زندگیاں بدی ہیں ذرا اور پھیل کر پوں جو کردیجے گہ چلوں کے ذریعے یورپی دنیا ہی کو بد ڈالا ہے۔ اسی کو سمجھتے ہیں احفقوں کی جنت۔ حضرت مسیح اور عویشی خبوت چاہتا ہے۔ میں کہنے لگوں کہ میرے تھلی نے اربوں انسانوں کی زندگیاں بد کر دیں تو آپ اسی ہی ہوں گے اگر بلا دلیل اس دعویٰ کو مان لیں۔ ملک سے باہر کی بات چھوڑ دیئے۔ ملک کے اندر تبلیغی جماعت نے کہاں کہاں کس قسم کا اسلامی انقلاب برپا کیا ہے۔ کوئے ذکری افراد ہیں جنہیں جز عورت تسلیمیوں کے ثبوت میں مانع نہ لایا جاسکتا ہے۔ زیادہ ہیں صرف ایک بھی دو مثالیں اس طرح کی دیدتیجھے کہ فلاں مزار کا عرس جماعت تبلیغی کی تبلیغ نے بن کر ادا دی۔ فلاں ناپاک سرم معاشرے سے ناپاک ہے گئی۔ فلاں جگہ کفر و باطل کو شکست دے کر اسلام کو سنبھالا اور عطا کی گئی۔ ہمیں تو بالکل پشا نہیں کہ جماعت تبلیغی نے کوئی انقلابی کارنامہ انجام دیا ہے۔ رہا کچھ جملہ اور نیم جملہ کو چلوں پر کھالیتا دیقاںیوں سے کلے پڑھوایتا ہے کہ لوگوں کے ہاتھ میں تسلیمی دین دیتا ذکر کراینا وغیرہ ذلک تو یہ کام تو اور بھی مرشدین دشمنوں کے دشمنوں کے قلمبندی کے لئے ہے۔ یہ کام جلدی مدد چھوڑ دیتے ہیں۔ یہیں جسے امامت دین کی جدوجہد کہتے ہیں۔ جماعت اسلامی کے طریقہ سے سیکڑوں مغرب زدہ انسانوں کو اسلام کی طرف بروڑا ہے۔ کیونکہ کی گودیں جانے والوں کو میں سرحد پر رکا ہے۔ باطل افکار کا رکا ہے مصلحتیں و نجد دین کا ہمیشہ ہی مش رہا ہے کہ وقت کے باطل نظریات کی کاٹ کریں۔ طائفی ملکوں کو شکست دین، اسلامی نظریات کو علمی پیلسے پر ادغت و اعلیٰ ثابت کو دھکائیں یہی کام مولانا مودودی نے کیا ہے یہی جماعت اسلامی کو رہی ہے اور جماعت تبلیغی کی مثال تو اُن کمزور و نحیف اور ناؤں لوگوں کی سی ہے جس سے مجاہد پر جانتے ہوئے عورتوں اور پکلوں کی دیکھ جمال سکتے ہوں پرچھپڑ جاتے ہیں۔

جماعت تبلیغی کے خلاف کوئی ہم کوں جلائے شیطان جسہ اسی کا لکھاڑیا وہ کرتا ہے جس سے اس کے کارکوئی بادھ خطرہ ہو جائے دیکھ لے جائے۔ ایسا شے، معاشرہ، ائمہ اور محب دین کی مخالفین کس قدر شدید کی گئیں۔ جب بھی کسی مصالح کی تحریک تبلیغ نے زور پکڑا اس مخالفتوں

جو۔ وہ ایسے ہی لوگوں کو مہر بنا دیتی ہے جو اللہ کے دین کو پڑھ سری
شے پر وقت صحت کا چھوڑ کر دیں۔ جو باطل سے مفہوم است کو جرم
مجھیں۔ جو حرم۔ یہ تھیں جو تنہ من دھن سے حق اور صرف حق
کی مذمت برآمدہ ہیں۔ اب ہم تو علیوں اور لا القھوں
کی بھی جمع کر کے وہ اپنی قبولیت عام کی نمائش کرنا ہے اسیں
چاہتی ہیں۔

حروف آخر

اس سے قبل ہم نے کبھی اس منتدى وحدت کے ساتھ ملکی
جماعت پرے دے نہیں کی۔ الگ جماعت اسلامی اور ہولمنا
مودودی کے خلاف شرائیگزی کی متعدد اطلاعیں ہمارے پاس
تھیں جیسے ہم تو اب بھی ہم زبان نہ کھولتے ہیں بلکہ جماعت
کے متن سے کوئی تعارض نہیں ہے۔ سہارنپور میں ہمارا ایک
عمر زد دست ہیں جو ملکی جماعت میں کام کر رہے ہیں انھوں
نے مشرکت کے وقت بھی ہم سے مشورہ کیا تھا اور اب بھی کافی ہے کہ ہے
اس سو صنوع پر قلعہ بوجا جاتی ہے۔ ہم نے اب ادا بھی ان کی عمل
افزاں کی تھی اور یہ مشورہ دیا تھا کہ ضرور مشرکت کیجئے اور اب
بھی ان کے آئے کبھی کوئی ایسی بات نہیں کہتے ہیں۔ جو اکابر
ٹکنی ہو۔ یہ طریقہ عمل مخفی ظاہرداری نہیں۔ ملکہ حقیقتاً ہم تبلیغی
جماعت کے کام کو کار خیری سمجھتے ہیں اور جو لوگ دینی جذبے
اور خلوص نیت کے ساتھ اس میں شامل ہو کر اپنے اوقات عبادت
یدیا خست اور دعطاً تبلیغ میں ادا رکھتے ہیں کیونکہ ہمارے قلبیں
محبت بھی ہے اور خوبی تھیں بھی۔ ہمارا الفاظ لفظیوں پر ہے کہ
جو بھی افراد اور گروہ اپنے اپنے انداز میں دین و اخلاق کی محبت
گذاری کر رہے ہیں وہ چاہیے طریقہ کار کے اعتبار سے باہم در
کتنے ہی مختلف ہوں یہیں اصل مقصد کہ ان سبکے ذریعہ
یقیناً کچھ لکھ پڑھ رہی ہے۔ ایسیں ایک درس سے اُنھے
تفیر اپنے اپنے کاموں میں ہنچا کر دیا جا ہے۔ جماعت تبلیغی
از ادا شخاص کو اسلامی رنگ میں رنگنا چاہتی ہے یہ بہت
احمقی بات ہے لیکن اسلام کو غالب و نافذ کرنے کیلئے بھال
ایک اجتماعی جدوجہد ایک تبلیغ ایک شیرازہ بندی ناگزیر ہے

رہی کتابوں کی بات قوانین کی کسی بھی کیا ہے۔ جماعت تبلیغی
کی مدد و دعے چند کتابیں ہیں ایسیں پر امری سطح پر کم استعداد لوگوں
کے لئے تحریف کیا گیا ہے۔ ان میں غلطیاں ہیں یا نہیں۔ اس تحریف
کوئی پڑے بھی کیوں۔ لفتہ جو حکم کے ہنگامے انہم کتابوں پر اٹھا
کر تھے ہیں جو افکار و نظریات پر قوی ضرب الگانے کی استعداد
و بحثی ہوں۔ دیکھ بھیجئے شاہ اسماعیل تہیت کی تقویۃ الایمان
اور مولانا اشرف علیؒ کی اکثر تحریفیات پر اپنے بجعت نہ کہتے
ہنگامے اٹھاتے۔ لیکن آپ نہیں شناہ ہر حکما کو مل بابا چالیس چوڑا
اور طوطا میں اکی کہانی پر بھی کوئی ہنگامہ اٹھا ہے۔ پس شمارہ مصل
گھٹیا کتابیں بازار میں موجود ہیں اور ہمیشہ رہی ہیں مگر ان کی طرف
کوئی توجہ نہیں کی جاتی۔ جو نہ کہانی اکی کوئی اہمیت نہیں۔ اسی طرح
جماعت تبلیغی کی کتابوں میں غلطیاں تلاش کرنے کی رسمت کوئی کیوں
اٹھاتے۔ بیکارہ باطل کے نامے پر صرف ہیں جبکہ ان کا ملی و نکری مقام
کوئی نہیں۔

وہی سے ایک بار بھی ہم شیخ الحدیث مولانا ذکریارشد ظل العالی
کی ایک کتاب پر جزوی تبصرہ کر بھی چکے ہیں۔ کوئی اچک ہمارے
اعتزامات کا جواب نہیں دے سکا۔ جاہلیوں کو کیا معلوم کر جو خدا
یا حکایت ان کے آئے بیان کی جا رہی ہے وہ کس حد تک لا آتی
اعداد ہے۔ مکروہ و ضعیف روایتیں بیان کرنا ہے من وحکایتیں
سننا۔ انہیں کو جہاد نہیں اور حقائق سے دور لیجانا جوست
تبلیغی کے بیان غایب ہے۔ آپ جیسے حصوم لوگ ان بالوں
پر جھوٹتے ہیں، خوش ہمیوں میں جملہ ہوتے ہیں اور تمیں بھی روز
قدح کی کوئی ضرورت نہیں۔ لیکن اس جماعت کے آنحضرت
ازاد نے اگر جماعت اسلامی کی مخالفت کا ایسا ہی سلسلہ
جاری رکھا جیسا کہ آج کل سنت میں آرہا ہے تو ہم جھوٹ ہو سکے
کہ ان کتابوں کا جائزہ لیں جھیس دیتا تی اور بے علم لوگ سماں
صحیفہ سمجھتے ہیں۔

(۲۹) جماعت اسلامی کی کتابیں پڑھنا وقت کا اچھا صرف
ہے۔ اس کے اجتماعات میں مشرک کہہنا کچھ بھی نہیں اور اسکی
ہر لمحہ اپنے مذکورہ ایک کارروائی ہے لیکن اس کا مہربانا اتنا
امان نہیں ہے کہ بوریا بہتراباڑھو اور گھر سے نکل گھرے

شیعیانہ کے سوانح فہرست آن کی مزدورت ہے ز حدیث کی پیکن بینزی اور جاماعت شیعی داسے اور شاہ عبدالشہید کے ماضی و اسے بھی نیز اپنی اور دوسرے کاری میں الگ جائیں تو دین ق آخر کے پکارے۔ کون اس شیعی کے آنسو لے پھے۔

کیا جاتا ہے مکتب شیعی جماعت کے اکابرین طرفے صلح کل عربیا مرضی اور طیم الطبع میں وہ بحث و مدل کو پسند نہیں کرتے۔ ہم سمجھتے ہیں اس تادیشی شاگرد سے بچانا چاہتا ہے اگر خداود شرارت کے خورد بھی جرائم اس جماعت کے ارباب حل و عقد میں موجود نہیں ہیں تو آخری مریدوں اور مقلدوں پر جماعت اسلامی کی خالقیت کا دورہ و تھٹا فوتا گیوں پڑتا رہتا ہے۔ جیسا کہ زیرِ بحث خط سے ظاہر ہے جہاں کہیں جماعت شیعی کو کچھ وقت دستورت حاصل ہوتی ہے وہیں وہ جماعت اسلامی پر نزد خود گرفتی ہے۔ اور پھر یہی کھلقوں سے اگر شرستے تو وہ لوگ بخارے جماعت اسلامی یا مولانا مودودی کے پاسے ہیں گوئکرا ہلماں بخال کر سکتے ہیں جنہیں یہ بھی نہیں ہلوم کہ اقسامت دین احکومت اہمیاً و غلبہ اسلام کس چور باتا ہے۔ اگر واقعی اس جماعت کے احسان و اکابری تفرقہ نیز کو حاری رکھنا چاہتے ہیں تو انہیں اس سے بازا رجانا چاہئے۔ اور اگر ان کی مرضی اور ایجاد کے خلاف ایسا ہمہ رہا ہے تو انہیں پس طرزِ اصلاح پر تاقد انظیریں ڈال کر غور کرنا چاہئے کہ اس میں کہاں وہ خامی ہے جس کے سوراخوں سے نفس پروری خود پسندی اور فتنہ طرزی کے جرائم داخل ہو رہے ہیں۔ ہر راغبی اپنی رعایا کے لئے مستول ہے تو اکابرین جماعت کیسے ان شرائیزیوں کی جوابی سے نج سکتے ہیں جوان کی تحریکیں شاہ ہونے والے جماعی پیلانے پر برپا کر رہے ہیں۔

اسی خلا کو جماعت اسلامی پیر کرنا چاہتی ہے۔ اس ربطِ تعلق کو لوں کچھنا چاہئے جیسے عمارتیں تعمیر کرنے کے سلسلے میں کچھ لوگ اپنیں تواریکرتے ہیں کچھ مصالح بناتے ہیں۔ کچھ جانی کرتے ہیں۔ کچھ نقشے بناتے ہیں۔ یہ سمجھی اپنی اپنی جگہ مزدوری ہیں اور ان کے ادباط و تعاون ہی سے سرفیکٹ عمارتوں کا نہ ہو ہوتا ہے۔

اب تین دن میں اُگ نسلگے تو کیا ہو جب ہم یہ رکھیں کہ جماعت شیعی یا جماعت دیوبندیہ آکے دن بیٹھے بھلے جھٹتے جھٹتے اسلامی کے خلاف طوفان اٹھا۔ اس تفریغ کو درستی ہے اور جو تو ایسا باطل کے خلاف حق کے مقادیر استعمال ہوئی چاہئیں وہ یوں صاف ہو جاتی ہیں۔ اندھے کو بھی نظر آ رہا ہے کہ اسلام اور مسلمانوں پر ہر طرفے کیسی بیفار ہے۔ باطل ان دونوں کا نام و نشان تک مٹا دیا چاہتا ہے۔ جان و مال اور دین و تہذیب سب تو پکے دہائی پر ہیں، لیکن شیطان کی چالوں اور نقشیں امارہ کی مکاریوں میں آتے واسے آپس ہی میں لڑ رہا چاہتے ہیں۔ ذرا نہیں سوچتے کہ یہ خود کشی ہے۔ یہ اپنے ہی ہاتھوں اپنے لگلے میں بھائی کا چھنڈا دلمنا ہے۔

واعفات گواہ ہیں کہ جماعت اسلامی نے سمجھی جماعت شیعی یا اگر وہ دیوبند کے خلاف ہنگامہ نہیں اٹھایا۔ وہ ہمیشہ صلح و مقاہمت کی سی کرتی رہی ہے۔ آج بھی وہ دل و جان سے تعاون کے لئے تیار ہے۔ اسے تو اسیں بھی عاری نہیں کہ جماعت شیعی یا اگر وہ دیوبندیہ کے معلم افراد آئے بڑھ کر اس کے کام کو سنبھالیں اور اس کے موجودہ امراء ان کے فرمانبردار خادم بنکر کام کریں، لیکن ادھر تو خود پستی و خدرانی کا کاموس سلطھے ہے، ہم چو مادریگے نیت کا سودا اسروں میں سایا ہے۔ خطرات و ابتلاء کی راہ سے جان نکلتی ہے۔ دین کے اصول دلیلات سے زیادہ فردی بخشوں سے دھیپی ہے۔ اللہ، رسول اور صاحب اپنے زیادہ اپنے پیروں اس تادیون اور ایل قبور سے شیفگی ہے۔ "حضرت حاجی" اور "حضرت شیخ" اور "پیر و مرشد" کے آستانے ہیں کوئی ہو کر اور ہزار دینوں کا دینیر بننے ہوئے ہیں۔ بریلوی قدمت ہوئی مروع افلم ہوئے۔ انہیں عرس و فاتحہ یا غوث المظم

غذیم الطالبین مع فتوح الغیب

شیخ المشائخ حضرت شاہ عبدالطاووس جاہانیؒ کے مشہور زبانہ چاہر پارک اور دو ترجیح کے ساتھ عویٰ عن مجھی شاہی ہے۔ دفعہ نیم جلدیوں میں جو بیسیں روپے مکتبہ تجلی دیوبند (لیپی)

شش نویں عشقانی

مستقل عنوان

کیا ہم مسلمان ہیں؟

تمتا پچھتے۔ جیسوں پر گھری ام تشریف تکنیں ابھرائی تھیں اور
زطف خیرت و خصب سے خوف خرا کا پتھے ہوتے تھے ماں اچا ایک
ایک نولادی گرفت کے ساتھ شغل تلواروں کے مستون پر
ایٹھے گئے تھے۔ نام خدا پر مٹ جانا ہی جن لوگوں کی اکیلی آنند
کا درجہ رکھتا ہوا ان سے یہ کہا جا رہا تھا کہ وہ اپنے ماں سے
اپنے خدا کے رحلن و رحم کا نام صلحناامہ سے کھڑکی پھینکیں
محض اس لئے کہ کفر کے جذبات اپنی دوستی کی پاسداری
چاہتے ہیں؟

کون کہہ سکتا تھا کہ اس غاذ پر مسلمان اپنے جذبات کے
رسیلے پر قابو پاسکیں گے؟ کون سوچ سکتا تھا کہ یہ طوفان
جو ایک بار چھپے کی تھا ہے، انہوں کی خوبی اور تلواروں
کے مستون پر آہنی گرفت کے بیتاب لشیع تک آپنچا ہے
ایک بار پھر سینوں کی نامعلوم دور اقتادہ گھبرا ہیوں میں
پلت ہی سکتا ہے۔

لیکن جب دل کے سقرا جو صلی نکلنے کے لئے چڑ کے
پروانوں نے نظروں ہی نظروں میں بعد النجا اس کی اجازت
طلب کی تھی اس گستاخانہ مطابیہ کا جواب زبان کے لئے
پیاس کی تلواروں کو دینے دیکھتے تو ان کے اور اسی مالم نظر آیا
وہاں انسان کے نام انسانی چندیے ایک سب سے عظیم
جذبہ میں گم ہو چکے تھے۔ خدا کا آخری پیغام ایک بیرونی بشر
کی حیثیت سے اپنے ذاتی جذبات و محسوسات کی پوری
کائنات سے بیرون کو صرف یہ سوچ رہا تھا کہ اس کا حنبد
اس سے کیا چاہتا ہے؟۔ آپ کی ظلمت ووزارہ سزا فراز بیانگا

جذبات کے لھسان رہ میں! [غزوہ اسلام کے
در میان] فیصلہ کن منزل میں داخل ہوا جو اپنی تھی جہاں ترا نہیں اور
تلواروں کی خوبیں چھاؤں میں بھی نہیں تھیں اور دینے والا اسلام
صلح کے غاذ پر قلم و قرطاس کے سلسلے میں ہر لفاظ سے دبتا
ہوا دھماقی دے رہا تھا۔ اس نازک صبر از ما صورت حال
کو ایک ڈرامی موڑ دینے کے لئے کفر کے ترجمان کی بھی خوبی
دینے والی لگا رہی ہوئی۔

"اللہ رحمن و رحیم کے نام سے ہیں بلکہ" اے الشتری
نام سے" کے الفاظ اس دستاویز ملک کی پیشانی پر جملیں ہے
بسم اللہ الرحمن الرحيم کا فقرہ خالص اسلامی فقرہ ہے جب کہ
دوسرانہ فقط لکڑی قدیم روایت ہے۔ اسلامی روایت قرآن
کو کفر کی روایت کو زندہ رکھا جائے؟"

اسلام کے دینتے ہوئے موقف کو دیکھ کر تو حیر د
رسالت کے سرخکن جاہد دل کے سینوں میں جذبات کا بو
چنگا نہ اندراہی اندراہی ایک زبردست بیچل پر پا کئے ہوئے
تھا ملکیں جس کو محمدؐ کے پاس خاطر ہیں سینوں کے اندر ہی گھوٹ
ڈالا گیا تھا وہ اس خیرت آزمائجڑ پر اتنے فشاں کی طرح
بیتاب ہی تو ہو گیا۔ لیکن یہ کیسے ملکن تھا کہ الشداد اس کے
رسویں کی حیثیت و ابروں کے اشاروں کو سکنے والے بے ما پھٹ
پڑتے۔ بے شک حال یہ خود رہ چکا تھا کہ رُگ فی پے میں
خون کی جگہ الگ بہر تکلی تھی۔ چہرے اگاروں کی طرح

پھر بھی تھی کہ "محمد رسول اللہ کی طرف سے" کہ اچانک
کفر نے ایک اس سے بھی پڑے دھماکے ساتھ اعلان کیا:—
"رسول اللہ! ہرگز نہیں! یہ الفاظ تو فنا
مٹائے جائیں"

"کیا؟!" بیکا یہ غیرت خن کی آگ
میں پئتے ہوئے سینہ پھٹک لے جوش و خودش کی ایک پیٹنہ
آئی۔ مگر ان کے پورے دھمک دھمک کو ہلاٹے ڈالتی تھی۔ دل و جگر کا تام
خون آنکھوں میں سوت آیا تھا۔ زندگی کی صاری تو انہیں اس
خہبناک لالکاریں دھملتی تھیں کیا کہا؟ کیا
ہم ان الفاظ کو اپنے باختہ سے لکھ کر حرف غلط کی طرح مٹا دیں ہم کو
بلد کرنے کے لئے ہم نے اپنی پوری دنیا اتنا ریٹنے کی قسم کیا ہے جو
کیا خود کشی کی اور شنے کا نام ہے؟ ہرگز نہیں!
اس گستاخی کو کبھی معاف نہیں کیا جائے گا کبھی نہیں!
..... ہرگز نہیں! جان دیدیں گے ان الفاظ
پر مگر ان کو مٹنے والیں مجھے!

مگر حبیب آندھی طوفان کی طرح گرجی ہوئی یہ ایمانی طاقتِ جعل
کے اذن دیا ہام کے لئے سراپا احتراپ بن کر ایتھی تو روپاں ایک
علمیں مکون کے سوا کچھہ نہیں ہیا! ایک مکون جس میں
لرزہ چرخا موش جلال کی شان جلوہ گر تھی ایک
مکون جس کی طاقت کے آگے احطراب و ہجڑے کے ہزاروں
طوفان ہیں تھے۔ ایک شان سکوت جو اس وقت اس
کا عمل ترین انسان کے سوا کسی کو نصیب ہو تو حال تھی جس کا
لماںی عرفانِ حقیقت طاقتور سے طاقتور جذبات کے
طوفانیوں کو اپنے قدموں کے نیچے دیا رکھتا تھا۔ انتہائی
ضیر و محنت کی ختنہ تک اور گہرائی کے ساتھ اپنے نی رقصیل کریا
تھا کہ کفر کا یہ مطالیہ بھی مانا جا سکتا ہے جو اسی خدا کے
رسویں کو ایجاد کی تسلیم ہی نہیں کیا ایک مکونِ رسالت کے
محض سے تکلہ ہوئے یہ لیفاظ اس کے جذبات کی سمجھ پکارہیں۔
اگرچہ حق و صداقت کی روشنی میں سراپا غلط ہی سہی
"اچھا" خدا کے رسول کی آواریں خود اعتمادی کا
وقار تھا تر بردار فراست کے تبور تھے۔ مگر ساتھ ہی

بادیِ النظر کی تدبیں اتری ہوئی تھی اور ایک
پر سکون بصیرت اور بختی سے دل کے ساتھ آپ اس صلح کی
ظاہری شانِ مخلوبیت میں سے اسلامی فلسفیہ و سلطان کا
وہ مناسوں اس طبوع ہوتا ہوا مکھ رہے تھے جو کئی ماہ و سال
کے بعد تاریخ کی قبولی کے سامنے ایک مخصوص واقعہ کی شکل
میں آیا۔ اس لئے کفر کے اس طبی مطابق کا تجزیہ کر شکی پوری
اہمیت و قوت آپ کے پاس تھی جس سے کام لے کر آپ نے
نصیل کیا کہ یہ زراعِ حض ایک لفظی زراع سے زیادہ کچھہ نہیں
دستاویزِ صلح کا آغاز اسی الشک کے نام سے ہر حال ہو رہا تھا
جس کے نام سے ہر شنے کا آغا از ہونا چاہئے۔

اس لئے تھیک اس وقت جب آپ کے جاں نثار
صحابہ انتہائی بیتا بیوں کے مالم میں اس مطالیہ کو مطالیہ کرنے
والوں کے ناپاک خون سے دھوکر صاف کر دیا چلیتے تھے
آپ نے بلا خوف و تردید اعلان کیا۔
"منظور ہے!"

یہاں کسی صحابہ کے جذبات کے امناء نہ ہوئے دھارو
کو ایک جھنکا لگا اور طوفان دبے پاؤں انہیں
اندر پر نظر میں گم ہو گیا۔ محو سرپریز کے بیوں سے جو الفاظ
نکل لئے طاقتور، لئے نصیل کن اور کس قدر فاتحانہ
تھے وہ الفاظ! تلواروں کے دستے پر آہنی گرفتِ جل جما ہی
دل کی بیقرار دھرانہ کنیں مہمول پر آگئیں خون
جیگر سے حلقی ہوئی سُرخ آنکھیں اٹھیں اور فرش خاک پر
جھکتی چل گئیں۔ پیغمبر کی جاذبیتِ بھولا کیسے فیل ہو سکتی تھی
جب کہ احمد کے مامنے والے دل کی گہراتی سے یہ لقین رکھتے
تھے کہ آپ کے ہوتوں سے سوائے صدائے خود کے ادیکھے
سنائی نہیں جا سکتا۔ چند لمحات پہلے جو لوگ اگ بولو گے
کفر کے اس مطالیہ کے پرچے اڑادینے کے متھی تھے پاں ہی
سبکے سب زبان حال سے وہی بات کہہ رہے تھے جو حصہ
نہ کبھی تھا۔

"ہمیں منظور ہے!"
لیکن ابھی یہ دستاویزِ حقدرم جعل کر ان الفاظ تک

کفر کے ماروں کی پیدائشی پر خود چکاں درد کی فسوس جوڑتے ہی
”اچھا یہ تو ہی ہے؟“

آپ نے یہ فرمایا اور مستاد نے توں میں بندہ تقدیس
کہا کہ وہ ان الفاظ کو کاغذ کی سطح پر سے چوکر دیں۔

اپنے چڑپے ایمان و ادب کی سبب پہنچا ہیوں کے تپڑیتے
کھانے والے مسلمانوں نے پیغمبر کا یہ ارشاد — یہ فیصلہ

— یہ فرمایا سننا۔ تھوڑی سی دیر کے لئے جیسے دھب

سلکتے ہیں آگئے — وہ سب سکوت و درد کی المناک
قصویر ہے ہٹھے تھے جن کی خاموشی سے ان کے دل کا

تازہ تازہ ہمہ صاف پیکر رہتا — شکر رہتا اور
اس صلک کی پوری فضائیوں سے ترکہ دی رہتا — یہ سب

کچھ تھا مگر جوں نہ تھی کہ جذبات اور ارشاد بیوی کے دیوان
ترپتے ہوئے دل و دماغ احتیاج کی بلکہ رسکنی تک

لکاں سکیں! — پیغمبر کے ہوتوں کی جمیش نے ایک بار
پھر دلوں کی رہنمائیوں کا ربع پیغمبر را تھا — یاں

یہ ضرور تھا کہ اس پاراس فیصلے سے وہ دل اندر کا دی
زخم لکائے تھے جن میں محمد رسول اللہ کے لئے پیار اور

سپردی نے ایک حسین جتوں کی خلک اختیار کر لی تھی جذبات
کے آتش خدا کے دلوں پر ایک پار پھر اس رسالت

کے جذبہ پر شارمنے ہمہ سکوت ثابت کر دی تھی۔ ایسکن
خاموشی ایک درد بھری کسکے ساتھ اب بھی یہ فرماد

کر دیتی تھی کہ ”بلدہ! ہمیں اس پر مجھوں دریں نے کہا ہم خود پیٹے
ہاتھوں سے اپنی زندگی کی اس انبوں سچائی پر قائم پھر دیں
— نہیں! — اے خدا کے رسول!“ آپ تو

بے فک خدا کے رسول ہیں — چار سے پانچ اس تھری
کو مٹانے کے لئے بھیں گے تو اٹھتے ہی مقلوچ ہو جائے گی
— ہمارا دل پاش پاش ہو جائے گا — ہمارا

دماغ ماذف ہو جائے گا!“

اور خدا کے سچے فرستادہ نے رسالت کے جانشنازی کو
اطاعت اور چارگی کے اس دو اکتشہ عالم میں دیکھا تو

خود ہی اس کام کو سراخاں دینے کا فیصلہ فرمایا۔

”بچھے بتاؤ وہ الفاظ کہاں لکھتے ہیں۔“ آپ نے
لپیٹے جاں ستاروں کو محبت و سپردگی کی نازک ٹھانی تھر
کرنے کے لئے اپنا سہارا دیتے ہوئے کہا — اور
جب ان جاں فواز الفاظ کی طرف تھوڑھوارے ہوئے ہاتھوں
نے اشارہ کر دیا تو رسول نے خود اپنے ہاتھوں سے یہ تحریر
مشادی اور اب اس کی جگہ یہ نے الفاظ ایک دسری
حقیقت کا اعلان کرتے ہوئے ابھر کے :-

”تیرے نام سے اے خدا! — یہ ہے جھٹے
پاگیا۔ عبد الشریعیتی محمد اور عروج کیلئے سہیل کے دیوان“
جاہدوں کا دہ جوش و خروش جس سے تکرانے اور جس کو
روک دیتے کا یار اچھا نہیں اور پہاڑوں میں بھی نہ تھا وہ
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد الفاظ سے قایومیں
آچکا تھا۔ اور وہ مستاد بزر صلح جس کی راہ میں بظاہر انسانی
جذبات کی مستدرستند روی حائل ہو چکی تھی۔ ایک بالہ پر
تھریکی و شہزادگانہ مترزوں سے جوئے روں کی طرح گھنٹے
لگی۔ اس معاملہ میں اس ہوش بریاد خر کی ٹھانی تھی آئی
جس میں اپنی آگیا تھا کہ میں سے ہو سلطان بھاگ کر سلطانوں کے
پاس آئے گا اس کو کفار کے حوالے کر دیا جائے گا۔ لیکن
مدینے سے الگ کوئی کھلکھال کو کسکے پاس چلا جائے گا تو اس کو مکمل
کے کافروں پر کرنے کے لئے مجبور نہ ہوں گے۔

کس قدر کڑا ہی تھی ایسا اماعت کی طباقی جس کو سلطان
عنق رسالت کے بغیر ایک قدم بھی سر نہ کر سکتے تھے۔ ان کی
سینوں میں جذبات کی کمی اور ذہ بخیز بخیز تھی! — ایسی
بخل کو عمر بن خطاب جس پر مستار تھی بھی اسے اختیار
پکارا تھا تھا:-

”اے خدا کے رسول! ... سکھا... ہم تھی پڑھیں!
یہ آخری اطمینان اس آخری انتظار کا جو جذبات
کی طوفانی ہے تکامد بخیز یاں سکم اور امتنال حکم کی راہ میں پیدا
کر سکتی ہیں۔“

لیکن جیسے ہی دیکھا گیا کہ تھیسری پر مستدر صلح کے
موقف پر تھے ہوئے ہیں جذبات کے یہ سارے ہنگلے

عمر فاروق رضا جسیں انسان بنتا ہاند آگے بُرھا اور والٹ کے رسول سے پھوں کی طرح گلگڑا کراچی کی
”ابو جنرل“ کو بچائیے اے خدا کے رسول
البوجنڈل کو! ...“

لیکن اللہ کار رسول ہر جذبہ دا احصاں پیش کی کمزیری سے ماوراء ہو کر اپنے خدا کی پکار پر گوش بر آواز تھا۔ اپنی آنکھوں میں بھی دل و جھک کا ہم سٹ آیا تھا مگر پھر بھی وہ نظر ابو جنرل پر نہیں صلح حدیبیہ کی اس آتشیں دفعہ پر جمی ہوئی تھی جس میں الوجنڈل کی تربیتی دینے کے لئے ایسا کہہ کر
کی گلظیم پکار سناتی دے رہی تھی۔

ٹھیک اس فضائے در دلدار میں حب ابو جنرل سلاسل کی خونوں آبودھنکار کے ساتھ آنسو بہا کر پناہ طلب کر دیتھے۔ جب ایک بندہ مومن کی اپنیہ پناہ مظلوم بیت سے دلفگار ہو کر مغربین خطاب کی گلگڑا اجت سناتی دے رہی تھی۔ حب پورا اسلامی لشکر عمر مرنگی آواز سے آواز ملکر رحم بے اور اہمان کی پھیک ابو جنرل کے لئے مانگ رہا تھا۔ خود بیٹے آخری فیصلہ کرو یا کہ دھمہر کی توہین کر کے اپنے خدا کو خفاذ ہوئے دیں گے۔ خواہ ساری دنیا کیوں نہ گلپڑا کئے آپ نے جذبہ دست سے لبسریز آواز میں ابو جنرل کو تلقین صبر کی اور کہا کہ انھیں خود کو اپنے صیاد کے جوابے کر دینا چاہئے۔

”کیا“ ابو جنرل کے ہونٹوں سے پوری قوت سے پنج حلگی؟ کیا مجھے ان مشترکوں کی طرف لوٹا دیا جائے؟ تاکہ وہ مجھے بالجھر پرے دین سے بھر دیں؟!“ پیغمبر نے کہا۔

”اے ابو جنرل! صبر! صبر!“ خود پر قابو پاؤ۔ ہم نے ان سے ملک کر لی ہے اور دلخواہ ممکن ایسا کرتے ہوئے خدا کا نام لیا ہے۔ ہونہیں سکتا کہ ان کے ساتھ اس عہد کی خلاف درزی کی جائے۔“ اور کھپر کیا ہوا۔

اس یقین اور اس پیار بھرے ایمان کے نیچے دینے چل گئے کہ ایسا انسان کبھی باطل پر ایک پل کے لئے بھی نہیں ٹھیر سکتا۔

جم جانا تو دور کی بات ہے۔

لیکن ابھی قدرت کو ان ملوٹوں، ان خدا اور رسول کے جہاں شمار، چاہئے والوں سے ایک ابو جنرل کی تربیتی طلب کرنی تھی۔ ایک عظیم ترین قصر بانی حس کو یہ لوگ پار گا و محمدی میں اپنے تمام ذاتی خوبیات و خیالات۔ آرزوؤں اور حسرتوں کو یکسر فنا کے بغیر ہرگز ہرگز پلیش رکھ سکتے تھے۔

اور یہ آزمائش خون آلدوز تھیوں میں بھڑے ہوئے ابو جنرل کی شکل میں پوری قوت سے سامنے آکر کھڑی ہو گئی۔ ابو جنرل معاشرے کے فتحی خان سہل بن عمرو کے میلے ہوں کو ان کا باپ ایمان لالنے کے ”حروم“ میں بدترین شکنخوں میں بھٹک رہا تھا۔ جن کو ان کے گھر میں پڑاں پہنچا کر ان کے اپنے گھر کو زوال کی کالی کوٹھری بنا دیا تھا۔ اس وہی ابو جنرل نے جائے کیسے زخمیں سڑا کر اپنے ایمانی بھائیوں کی اغوث سے دادچاہیے کے لئے سراپا غافل بننے اور صلح حدیبیہ کی فہماں آپ ہوئے تھے۔

ابو جنرل کی یہ حالت زار دیکھ کر

ابو جنرل کی یہ دل دوز پکار سن کر

اخوت کی حمیں ترین رفت میں بھڑے ہوئے مسلمان نیم سبل کی طرح تڑپ لٹھے کہ ان کو بڑھ کر اپنے دھرم کے ٹوکے سینے لگائیں۔ اور پھر کبھی اس ناریک دنیا میں والپس نہ جانے دیں جہاں کفر کے بھڑے ان کی ترہ لا اش چاہئے ڈالتے تھے۔

لیکن یہاں تو خدا کا بندہ اور اس کا رسول ٹھہر کر چکا تھا کہ کسے ہر آنے والا مگر کو لوٹا دیا جائے؟۔ کس قدر صبر آزا۔ تھی ہوشی۔ لکن رو روح فرماتھی یہ ایفلے عہد کی لگھاتی۔۔۔ بڑے بڑے موتونوں کے پاؤں دلگھار ہے تھے۔۔۔ بڑے بڑے عابدوں کے پاؤں نئے سے زمین کھسک رہی تھی۔۔۔ خطاب کا بیٹا

کوئی آواز فعال ہی پھرستائی نہ دی! — کوئی
اچھا جگہ ملنا نہ ہوا — الجندل جس جذبہ میتاب
کے ساتھ پناہ کے لئے آئے تھے اس سے بھی اڑیا رہ گھبری
سمیدگی اور خوشی کے ساتھ پلٹ پڑے تھے
پلٹ پڑے تھا کہ خود کو چھوڑنی کے زمان پر خوشی سے
بھینٹ چڑھانے میں کوتا ہی نہ کریں۔
مسلاں لوں کا کہا عالم تھا؛ — اس کا اندازہ

مسلا لوں کا کہیا عالم تھا ہے اس کا اندازہ
کوئی کیسے کر سا؟ ان کے اندر جذبات کی ایک
قیامت برسا قھی۔ لیکن با تحسیل بھگم اور پاس محبت کی
پر سکون فضا تھی اور پس ہاں ان کی جذباتی
بیقراریوں کی ایک جھلک اس دقت نظر آئی جب دل پس
حالت ہوئے اور جنہیں کچھی بھی ٹھیک بُریں خطاب نے
حست کی اور حلاؤ کر کیا۔

سُورَةُ نُونٍ

سورہ نور میں آنکھ کی خاصیت سو توں
میں ہے۔ جس میں بروقت کام آنے والے احتلافی
اصول نازل کئے گئے ہیں۔ اس کی تفسیر مولانا ابوالاعلیٰ
مودودی نے مفسرین، محدثین، ائمہ اور فقہاء کے ارشادات
کی روشنی میں جس بالغ ظریحی کے ساتھ کہا ہے وہ اپنی تفہیم
آپ ہے۔ مولانا محمد حارث دیلیے:-

اپ ہے۔ ملیہ مجلہ چار روزی ہے۔ اضافہ شارع ایڈیشن پر محنت کیا ہے؟ میر جعلی اور دیگر اہل خظر کے چند بیش بہامقاالت یو ٹو سی، نیاز، تیجہ، پھیم اور دیگر بدعتات کا زبردست رد کرنے کے ہوئے سنت رسول اور اسلام کی اہم ترین بنیادی تعلیمات کی نو تصحیح کرنے ہیں۔ قیمت تین روپیے۔

وَجْدِ رَسَاعٍ ارشح الاسلام امام ابن تیمیہ بحق الشذلیہ
گانا، بجا نا، قوتی، عروس وغیرہ کے
بارے میں ہے تنظر گفتگو۔ پیش لفظ مدیر جعلی کا ہے۔
تمتیت ایک روپیہ

مکتبہ تجلی دبوبینڈ

«صیر کرو! — اس لئے کہ وہ محض مشرک ہیں جن کا خون ایک کچے کھون کی طرح ارزال ہے۔ یہ کہا اور ابو جن رُنگ کی طرف ہے اختیار اپنی تلوار کو پڑھانے لگے۔ بعد میں خود انھوں نے بتایا کہ ان کا منشار تھا کہ خود ایوبیند جنھوں کوئی سماں نہ کیا تھا اس تلوار کو لے کر اپنے کافر اپ کی گردی اڑادیں۔

لیکن تاریخ گواہ ہے کہ الوجہ مددگار تلو انہیں قبول کی۔ دو جان لینے کے مقابلہ میں اس طرح جان دینے میں نوجوان کیسا لطف پا رہے تھے۔ آہ کون سمجھ سکتا ہے اس راز ایسا تھا کہ۔ انھوں نے بر قیمت پر محمد عربی کے الفاظ کو سیستے ہے لگالیا تھا۔ اسلام کی تاریخ میں مسلمانوں کے لئے یہ ابتدی قسم کا پہلا حادثہ تھا ان کے سفر طافم سے بیرون پر ڈھالک لگئے۔ دونوں پرتوں پوچھ لگا تھا۔ سینے ضبط علم سے شق ہوئے جاتے تھے مگر کسی بھی ہوشٹ سے ایک سکی ہمی تو نہ تکلی۔ ایک گرم نظر بھی تو نہ اٹھ سکی۔ وہ جذبات کے اس گھسان رن میں فریمان رسول کے آگے فرش را ہو گئے تھے۔

کیا ہم مسلمان ہیں؟

رددیر تخلیٰ کے فکر انگریز پر مشتمل نظر کے ساتھ)

خدا، رسول، صاحبزادا اور صلحاء رحمت کی محبت میں ڈوبے ہوئے ایسے ایمان
افروز و جد اگریز اور عربت آموز شریارے جن کے لفظ اقتضیں پیغام ہیں، الکارہ ہے،
ترپ اور دسویز ہے۔ ہونہیں ملتا کہ آپ انھیں بڑھیں اور آنکھوں سے
آنسوں پیکھیں، دل میں میں نہ اٹھے۔

مطیوعہ اور غیر مطیوعہ شہر پاروں کا پیر خوبصورت جو عمد چھپ کر تیار ہے۔

حمدہ سعید کاغذ اور حسین ڈرست گور۔ مجلہ دُور و پے ۲۵ نسخے ہیں۔

شس نویس کے بے شال مصنایں کا یہ مجموعہ اس لائن ہے کہ آپ خود پڑھیں، اپنے دستیوں

اپنی ماں بہنوں اور بھوپیلوں کو پڑھوائیے۔

مقالات شیخ الہند

مولانا محمود الحسن شیخ الہند۔ جو بہت طے شیخ الحدیث بھی تھے پہلے وحی
کی حقیقت پر گفتگو کرتے ہوئے نازک و غامض گوشوں کی توضیح فرماتے ہیں۔ پھر
اس علم و معروف حدیث "لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا حَدِيْثَ لَهُ" جس میں دیانت
ہنسیں اس میں ایمان نہیں کی تفہیم و تشریح فرماتے ہیں۔ فکر انگریز و پیغمبر اور عالمان
قیمت ایک روپیہ

لطائف علمیہ

حدیث شہر علامہ ابن حوزیؒ کی کتاب الازکیہ کا ملیس ترجمہ۔ اس کتاب میں
ذہانت درست، مراجح، بذک، سجی اور حکمت پر مشتمل ٹھیک لطائف بیان کئے
گئے ہیں۔ اس کے لطف لام ابن حوزیؒ ایک ایسی علمی تصنیف کے لامک تھے،
جن کے ہاتھ پر میں ہزار یہودیوں اور نصرانیوں نے اسلام قبول کیا تھا۔

مجلہ پانچ روپے

مولانا عبدالحق حقانی حدیث دہلوی کی تیموری تفسیر اب پانچ جلدیوں کیلیں ملکتی ہے۔ مع مقدمہ
غیر مجلد کا ہدیہ ۲۷ روپے ہے لیکن ہم سبب تجویش صرف ساٹھ روپے کا علاوہ کرتے ہیں۔
پانچ جلدیوں میں مجلہ طلب فرمائیں گے تو ہر یہ شتر روپے ہو گا۔ آرڈر کے ماتحت اپنارہنمے
اشیش ضرور لکھیے۔ ڈاکتے خرچ بہت آتی ہے۔

مکتبہ تخلیٰ، دیوبند روپی

تفسیر حقانی کامل

الفتنۃ الکبریٰ

کا کوئی ستمہ درستہ پیش کر کے دیکھئے۔ کیا جمال ہے اس کے کافروں
پر جوں پور ریگنے۔ وہ ملؤں اسے ایک حیرت شکن طرزِ انکار کے
ہی علم کلام کا دفتر کھول دیگا۔ جس کا ہر صورتی کبریٰ سلطیان اور نفسِ امارہ
کے نیا ایک عقل کا افریدہ ہے۔

بدعت کا سب سے بڑا گڑھ بربلی ہے اس لسلکا سے جو کمی نکلا
دالہماش الدشرا بادن گز کا نکلا۔ تجویہ علم، نیاز فاتحہ، عرس قوال، سیلان
تیام، یہ ساری ہمروات اسی سرچشمہ نظمت سے نکلی ہیں جو رسول اللہ
کو ہا صرفہ ناظرا در عالم الغریب کیتھے کامریخ شرک اسی مدد و نظم و
زندگی کا سپیلا یا ہوا ہے۔ حضور کا سایہ نہیں فقاوے یہ بے بنیاد
خیال پر ہے تو بعض اسلام کے داعوؤں میں جو اگر اسے عام کیا رہی ہے
کتب نکر لئے۔ ہو سکتا ہے اپنے عین دو بندیوں کو کمی کچھ سائیں
بریلیوں کا نام تو پائیں تو یہ ایسا ہی ہے جسے بے شمار غریب دہ مسلمان
طربی طرز تکر کے ہوتا ہے۔ وہنی با کافر، بدھی یا غیر بدھی کے مریض
ستگ ہیں ہوتے۔ جو شخص دو بندیوں پسندیدا ہوا یا وہاں کے مدوس
ہیں قیم حاصل کی وہ ہمی خیالات کے پیلو سے بریوی ہی کہا نہ گا۔
اگر بدعت کے عقلى سے اس کی نوت شاد نے معاہمت کر لی ہے
بدعت بدعت ہی ہے جا ہے۔ وہ سکھا درد میں ہیں کیوں نہ ہو۔

اپنے دو بندیوں میں بھی بدعت عنقا نہیں ہے۔ عنقا کیا معنی اب تو
رفتہ رفتہ بیان کے فلم اور نرم عالم سلفین وہ اعلیٰ بہت سی بندیوں کا
خود ہی شکاریں اور بہت سی بندیوں کو صلح و رہاداری کے نام پر کھلی
ہوئی چوٹ دے رہے ہیں۔ یہ نیا اس نئی کی صلح و رہاداری بھی
سلطان ہی کے جیلوں میں سے ایک چیز ہے۔ بدعت کو معاہمت
بدعت سے عرب نظر بدعت سے صلح و رہاداری فی الاصل توحید

اپ شراب کا ایک جام ہے عاجائیں مکن نہیں کرنا۔ پیدا ہو۔ اپ
بھرے ہوئے پیستول کی تال کپٹی پر کہ کر گھوڑا بدیں مکن نہیں کر
داماغ کے پر پیچے ناہر جائیں۔ اسی طرح بدعت وہ زیر بارہیں
ہے کہ اس کا پیالہ نوش کرنے کے بعد مکن ہی نہیں ہے کہ اپ کے
اندرا صل دین ہے بیزاری اور خود ساختہ دین سے ششیگی پیدا ہو۔
بدعت میں اپنی نظرت اور خیر کے اعتبار سے قلعی طور پر ایک ایسی
خدا نے نامہ ہے جو بعل اور نفس دو نسل کو سونا کرتی ہے۔ بدعت
چاہے وہ ظاہر ہے کتنی یہ خوبصورت اور مخصوص ہو گردد بھیرت کے
زاد بیوی میں کمی ضرور پیدا کرے گی تلبہ داہم سے اصل دین کی
اہمیت ضرور گھنائے گی، خلو اور صفائی مراجی کو ضرور جنم دے گی۔
ہم شروع سے آج تک ہو بدعت کے تعابیں میں سرگرم اور دل
بدعت کے روپ میں پیش ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ اس جو مہم انت
سے بیکھرنا پاپ جو نصر دین کے دارے میں کوئی نہیں۔ یہ ایسا
ملوں کیڑا ہے جو دیکھنے پیش ہوتا ہے جو اسی نظر اتائے اسیکن
اس کا داحشناک یہ ہے کہ انشاء رسول کی الماعنیت خالص کے
جنہ ہے کو گھن کیجیا جو چھٹے ذوق و وجہان کو سبز استے۔ ایم فرین
اہکام اصول پر پردہ ڈوال کر فرمی اندھے دین اعمال و عقائد
کا جھنڈا ادا نچا کرے۔ یہ اندر ہی اندر ڈستا ہے اور اس کے بیٹھے
ذہب کا خاص یہ ہے کہ کھوپڑی ایٹ جاتی ہے جاپا نہ شدت اور
عقل ناقانہ غلو کے، ایسے خود و گھاٹس کی طرح اگل آتے ہیں۔ عقل
مر سے ہوتے چو ہے کی طرح بچوں جاتی ہے اور نفاذیت کا بڑھتا
ہو احمد قلب و دعویٰ کو اپنی پیٹ میں لے لاتا ہے۔ باختہ مکن کو اوری
کیا ہے کسی بھی بھتی کے تکے اپ قرآن کی صریح آیت یاد سول مشتری

تھے جھگڑے کھڑے کر نایاب ہوں ہی کافر اُمیاں ہے اور نایابی سے ہماری ہر ارادت و رفتادہ لوگ پہنچ جو بولی میں پیدا ہوتے بلکہ پروپر شفہ اور گردہ ہے جس تے غلو، ابتداء، نفوذ بازی، مترادہ پرستی اور قدر عالیٰ ہیں گرما گئی کی رواہ ختندار کر لی ہے اس کا دل من جا ہے دیوبندی چوہ۔ اس نے سند فراہم تھا ہے دارالعلوم دیوبند یا اہل حدیث کے کسی مدارسے سے حاصل کی ہو تکن اگر وہ ذہنی احتیاط سے بر بولی آئندہ یا وہ جو کا پہنچا ہو گیا ہے تو اسے ہم بالدار عالمیت دشمن دین و ملت پھانز رکھ لیں گے۔

آخر تباہی اُس صورت حال کے بعد۔ جو بولی طائفہ لے پاکستان میں پیدا کر دی ہے وہاں کے مغرب زدہ حکام سارے ہی مولودوں کو پھر سے میں بذرک کے کسی پڑا گھر میں رکھنے کی جو ہر سوچیں تو کس تھیں ہے ہم ان کا شکوہ کر سکیں گے۔ شورش صاحب دیوبندی نہیں ہیں دلخیز فرقہ والادہ عصیتوں سے کوئی تقاضہ ہے وہ تو ایک سید ہے پہنچ سلطان ہیں جن کی دلی آنزویہ ہے کہ ملت سلطان کو عروج سطے برائیاں ملت جائیں اور بھلائیوں کا دود و وہ ہو۔ نکار نظر کی جزوی علیلیات ہم سے بھی ہوتی ہیں اُن سے بھی پہنچ کتیں مگر حق و صفات سے ان کے قلب سیم کو گھر کو رکھا ہے اور اس کا تیج ہے کہ بولی حضرات کی سسلیں فتنہ سالانہوں، شورش پشتیوں، وسیعہ کاروں پر وہ چلا آٹھے ہیں پھر انہیں صد شکر ہے پہنچنے والے گردی کے اندازگی کافر سازی کے خلاف انجام کر کے ہوئے اس بجا در مائب نوچ کی تکفیر کی پیشی ہیں پہنچا ہے جا بھی کچھ بیدن ہوئے جانب قلام الحمد پر دین کو دائرہ اسلام سے خارج کر جائی ہے ایں میں آپ دیکھیں گے کہ شورش صاحب نے لکھا ہے۔

”یہ بات ہر جنم ترددی ہی جا ہے کی کہ آئندہ جو شفہ خواہ وہ کسی در جم کا ہو کسی سلطان کو اس طرح کافر کیے گا جس طرح کہ اس گردہ کا سیوہ لگفادہ ہے۔ تو وہ قریروں قی سزا کا سحق پوچھا گا“

یہ بھدت صاف طور پر ان پہنچی حضرات کو ماہیوں کرنے والی ہے جو شورش صاحب کے سچے قریون مطابق ہے کو کفر پر دیزی کے دماغ میں استھان کر لے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ پہنچ کے کافر پر ہے کا اعلان بولیوں جیسی ٹنڈہ گردی کے اندازیں پہنچ ہو۔ دو پوری ملت کے ساتھ ایسے اندازیں ہو جاؤ ہے جو علم و مغل اُمیں و النصفات، شرفت

و ملت سے ذہنی اقطاع اور جذبہ حق پرستی کے نہاد، اسکا مکمل کا ایک صہر ہے جسے خوشحالانہ دیدے ہے جاتے ہیں۔ اخداد اتفاق بڑی نعمت ہے اس دفعے کے کیا کہنے یکن جب دین کے نام پر ہے دینی، خوش عیندیگی کے نام پر شرک، بدعت، نکرم اور دیا، سکھ نام پر الیکیت اور عشق رسولؐ کے نام پر سخاہت، پہنچت پیاسی جانی پوتو صبر و سکوت، حرف نظر و اداری اور عطاہت سوت کرنا ایسیں لطف ہے کہ اگر یہ صبر ہی کریں تو بولی مود ماں کو چین پہنچیں نہیں ہے ایسی ہی مضمون ہوئی جب تک کسی مسلمان کو کافر نہ بنالیں جب تک گالیوں اور صلوتوں سے سہ سیخاڑ کریں۔ ہم اول سے آجک ان کا دریکار ہی چیز ہے کہ دو اور اس کی بھیں اٹھائیں گے۔ نئے شوٹے نہ کاہیں گے اور سیر کسی دیوبندی یا کسی اہل حدیث کو کافر بنانے پیران کی آن پہنچ ٹوٹے گی۔

”اس پیشہ کے بعد ہم آپ کی خدمت ہر عاصمیت کا ایک اداریہ پیش کرتے ہیں جس کا عوان ناصل بدر نے رکھا ہے“

”سلطانوں کو کافر سر کہنا جنم تردد یا جاتے“

پاکستان کے جو بیویوں میں ایک مندرجہ ہے اور اس کے مدیر جاپ شورش کشمیری سے اگرچہ ہم ایک آدم مرتبہ اختلاف رائے کر چکے ہیں بلکن جموں جیشیت سے وہ ہماری نگاہ میں بہت محض ہی کیوں نکل پاکستان کے سسلیں مطالعے سے ہم ایماندہ دی کے ساتھ اس پیشے پر پہنچے ہیں کہ اس کا مدیر حق پسند ہے۔ دین و ملت کے لئے اس کے دل میں درد ہے وہ بہت دھرم اور صدی نہیں مخلص اور بخوبی الخیج ہے۔

”اس کا قلم سبحان اللہ نشر و نظم دتوں میں طاقت نہ جانا“ دلنشیں، رداں اور چیخت، نظم مرمع، مجھی ہوئی اپنے زندہ اور مکار لگیز پاکستان میں بولیوں سے اور ہم پایا ہے اس نے اندیشہ پیدا کر رہا ہے کہ کہیں بیان ہی طلاق کا اسٹریڈ ہی نہ ہو جو رُکنیں ہوں افلا۔ ہم نے ہمیشہ کہا اور آج بھی کہنے ہیں کہ مغرب زدہ سلطانوں کو طام قریوں دینے کے ساتھ ساتھ ہیں اپنے بھی کفر پر دیاں میں چانک کر دیکھنا ہا نہیں کہ ٹوپہ چاری خرستیں اور قنڈ پسند یاں طلاق کی ساتھ بچاؤ نے اور ان کو فساد کا مصدر و منبع باد کرانے میں کہاں تک کہہ رہا ہیں۔ کافر گردی کا مستخلص بولی احتیاط کرنے ہیں۔ تھے میں

اس قبیلے ہمکل غنم پاشیوں کا نتیجہ ہے کہ ایک طرف تو لوگ اسلام کے نام پر بزرگ اسلامی مسئلکے میو اکد ہے ہیں درسری طرف ان کی ناؤک اگلگی کا یہ عالم ہے، کہ اگر صلح اورت میں ان لوگوں نے شادا تھیں شہید، مولانا نام سے نام تو ہی، مولانا شیدا محمد نگوچی، مولانا حسین احمد مدالی، مولانا اشرف علی حقانوی، مولانا احمد علی، مولانا محمد الحسن رحیم اللہ تعالیٰ، یہے ذیشان اکابر کے خلاف کفر کے فتوے پر انتظام لگا ہے ہیں تو درسری طرف ان کی زبان کفر تر جائے سے سرستید، علامہ اقبال، مولانا اشرف علی خان اور فائدہ اعلیٰ ہیں ہیچے ہیں۔ حیرت یہ ہے کہ ان کا یہ لڑپر کھلم کھا چکا ہے اور بکریا ہے۔ ان کے جلوسوں میں جھیں یہ میلاد کے نام سے مشروب کرتے ہیں، زاد مرفت تراویخ کی کامنہ پر ہوتا ہے بلکہ عالم اسلام کو دین سے محروم کر کے اکابر اورت اور صلح اورت کے خلاف ایک جملے کئے جاتے اور ان کی کتابوں میں تحریکت کی جاتی ہے حتیٰ کہ ان کے اذکار کو سیاق و سیاق کی قلع، یہ مرد سے اپنی منشا کے معنی پہنچانی ہے جاتے ہیں۔

ہماری گھبیں نہیں آتا کہ انہیں یہ اجازت کیوں دی گئی ہو اسلام کو عین ادنی سرکاری ملازم ضیافت، القیود ہوتے ہیں اور انہیں اصل دین کے بجائے بدعتی دین زیادہ سہل نظر آتا ہے، وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اعمال کوئی چیز نہیں، اقوال ہی سب جھیں اور قیامت کے ورز ان کو ارادت بستم کی گھر اپیساں حضور سرور کائنات علی اللہ علیہ وسلم کے پیلوں میں جذریں گی۔ ان لوگوں کی کتابیں پڑھیں یہ ان کے واعظ سخشنے ان کے فتوے ملا جائے فرمائیں، مخطوطات پر نقد دوڑائیں، آپ عجیب و غریب بمحظ خرامات پائیں گے۔ یہ لوگ اللہ کا صرف نام لیتے اور لکھتے ہیں، حضور نہ لاد آئی (والی) کی ذات اندھیں کے ساتھ ایک اور حصہ سطر کا الفاظ ہوتا ہے، لیکن اپنے پا اپنے مرشدوں کے نام کے ساتھ کئی کئی معمون کے لفاظ تو زیاد کرنے ہیں گو یا امشد سوٹ جوہیں ہو ہیں، اصل تو پیر رحمیں یا شیخ جی یا امیر جن کے سجادے اور حصار تھیں کے لات و منات۔

اسی کا نتیجہ ہے کہ ناخانہ مسلمانوں کا دین ان کے عقیدت خانوں کی جنس عام بن گیا۔ چہے در جو لوگ غرب کی علم

و تھا جہت اور بیان و دیانت پر اعتبار سے ناتقابل اعتراض ہے پر کوئی بھی ہوشند نہیں کہہ سکتا کہ جو شخص مسلمان گھرانے میں پیدا ہوا ہو، کبھی کافر ہو یہی نہیں سکتا جا ہے اسلام کے پر ہر بنیادی حقیقت و اصول سے اعلانیہ اخراجت کرنا چلا جائے۔ پر در عاصب کا اندر گزینہ ہے جبکہ بر بیوی اکابر گروں کی کفر سازی لٹکتے ہیں اور غلط گروں سے تباہہ کوئی منزہ نہیں رکھتی۔ (فارغ عثمانی)

اداریہ حیثیات (دیابت، راکتو بڑھانہ)

ہم نے تین سچھتے پہلے چنان میں کافر ساز ملا کے عنوان سے ایک سداریہ تھا، جس میں یہ مومن کیا تھا کہ وہ لوگ جو بڑے عوام پر کھڑے ہو کر فقیہ مسلمانوں کو کافر بنانے ہیں اور پر مزدور مسلمانوں کا ایجاد پیدا کر کے مسلمانوں کی تکفیر پر نکل جوہر میں اپنی اپنی اس وکت سے بازاں ناچاہیے، ملک ملک کی سالمیت کیلئے حضرت اکابر کے علاوہ ایک ایسا ملنا، اخراج ہا ہے، جس کا تیغہ مسلمانوں کی رہبادی اور پاکستان کی تباہی ہے۔ ہم نے اس گرفتہ کی نشان دیجی کردی تھی، کیونکہ اشادر میں بات کرنے یا کہنے کا مطلقاً فائدہ نہ تھا۔ یہ بر بیوی (علام) کا گروہ ہے جن میں ہماری تقدیحات کے مطابق علیہ تھوڑے سے بلکہ گنتی کے چند ہیں، اور نہ ہمیں کہنام پر رہ نہیں تو زلتے والے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پھیلے ہوئے ہیں۔ خانہ ساز مسائل کے ساتھ ان کے پاس علم دین بالکل نہیں، ان کا مدار معنی مسلمانوں کی جماعت اور ہم کی بیضا عتیق پر ہے، یہی وجہ ہے کہ ان کی تکفی کی طرح چلکیوں زیادیں عامة المسلمين کے داماغ پر اس مضم کے نقش پیدا کر جیں جس میں سے اصل دین دفتر فاسد ہو گیا ہے بلکہ مسلمانوں میں، تمام گراسیاں، مسلمانوں اور بیغانہ بیدا بھکر اصل دین بن گئی پیدا ہوئیں کی تدبیہ تفہیط قرآن پاک کے اور اسیں جا بجا موجود ہر جو لوگ ان گراسیوں اور تاریخیں پر اصرار کرتے ہیں، هشر قابل نہیں ان کے بیان سے میں غلب الانوار کی چیز ہے۔

۴۔ اپنے موالہ ہر مکتب مکر کے مسلمانوں کو کافر کہتا، کافر عدنا، اہمان کے خلاف یادہ مکمل کرنا ان کے نہ بہبک رسم ہے۔
۵۔ ان کی بعض کتابیں جو ذمہ داروں کے خلاف شائخ خانی سے پڑھوتی ہیں، اتحی گندہ اور شرمناک ہیں کہ ان سے کوک شامزہ کی عبارت زیادہ متین نظرتی ہے۔

ہم نہایت عاجزی کے ساتھ صدر ملکت کی فوجی مسونیت سے عرض پر دہنیں کہ اسی ملکی صورت حال سے جوہر برآئیجے کے لئے دہان کی تقریبیوں اور تقریبیوں کا جائزہ لینے پر کسی صحیح اقبال افسوس کو مفرور کریں، خود ان لوگوں کے اعمال و افعال سے بھی حقیقت آجھ کر سائنس آجا میگی کہ ان کا یہ ذمہ ملک و قوم کی اجتماعیت، دین و دینہ بیسی مصلحتات اور علم، دیانت کی ابدیت کے۔ مجہہاں تک خطرناک ہے؟ یہ لوگ واقعہ دینی مقدس ہیں، ان کا خاتمه بہ صرف ایک اسلامی ریاست کا فرض ہے، بلکہ یہ بات حرم قرار دینی چاہیے کہ آزادہ جو شخص خواہ، کسی درجے کا چہوڑا، کسی مسلمان کو اس طرح کافر کہے گا، جس طرح کہ اس گرد کا شیوه گفتہ ہے: تو وہ قرار اتفاقی سزا کا مستحق ہو گا اور ملکی تالوں کی رو سے: اس کو ایسی سزا دی جائے گی جس سے ذمہ داروں کو بہتر ہو، اسی میں پاکستان کی بھلائی ہے، اسلام کا وفادا ہے اور دن کا نافع ہے، ہم اپنے بھروسے کی بنی کوہنکے پیش کریں کہ دن تے میں دھمٹے ہے، دن بے گناہ پیدا کی آہ سے ان کی زبانوں کو ایک ہی پیغمبر نگاہی سے اور وہ حکایت کا غالباً کے مطابق احتساب ہے۔

اسی شمارے کا ایک اور نکڑا

ہمیں برا جائی سے موالی کریں ہے ادب کے ساتھ سما آئی ذی
حکام سے پہنچیں ہے اُن لوگوں سے دریافت کریں ہو اس کے دعاویں ہیں۔ یعنی جن کے پسروں اس عذوان کے تحت احتساب ویرسش کی ذمہ دادیاں ہیں، کہ ان کی تفہیم کا وہ نظر پر گراشتہ راست کتابیں، پیغامت اور رسائلے گزار ہے ہیں جن کی اشاعت دینیات کا سہرا بریلوی مکتب خالی کے اس طائفہ مقدسے کے سر زندہ چکا ہے جس کا وہ دو مشغل مسلمانوں کی تکفیر صلحاء انتہی کے

کے سا پہلوں میں ڈھلنے ہوئے ہیں، وہ ان کے خلاف خال، چربے ہے، اور عطا و یان، تقریب و تحریک، شرف و مجد، میر دصورت، جمال و فلم، قہر و غصہ، طہام و کلام اور پیام و شام سے دل برداشتہ ہو کر اسلام ہی سے آزدہ، ہور ہے میں اس طائفہ مقدسے کو اس امر کا مطلق احسان نہیں کہ نئی پیدا اگر اسلام کے معاملے میں یہ اوب ہوتی جا رہی ہے تو اس کا سب سے بڑا سبب انہی حضرات کا وجود ہے، جن کی بات ایک عابر ربانی کا شیر فرش تو شن دیتا ہے، کہ وہ تقدیر پر راضی کر دیا گیا ہوں لیکن یہ بورسٹی کا ایک تعلم یا علم جس کے پڑھنے اب ساخت و سازی کی تہذیب و ترتیب ہے انہا توں کو بے معنی بھٹکا اور خارج و خشن سے زیادہ اہمیت نہیں دیتا۔ — اب سوال ہے کہ اس کا انعام کس کو ہے، اسلام کو اور عرب اسلام کو، ان لوگوں کا تو کچھ نہیں گزرا، ایسیں جیز کی حضورت ہے، میں خانہ بیویوں نے اگ نکار کی ہے، اندیشہ ہے کہ جسیں ذمہ میں اپنے بھروسے کی بھیرتی کر دیتے ہے، اندیشہ ہے کہ جسیں ذمہ کا امکان ہے، اور وہ جعل بیٹھے وہ کیا باتیں رہ جاتی ہے آخر کیا، جس سے کہان کی بے رکام تقریبیوں پر کوئی احتساب نہیں؟ کیا احتساب ان کے لئے ہے جو سیاسی طور پر حکومت کے نکتہ چیزیں ہوتے ہیں یا جن کے ہمہ شری شیط انگریز حکومتی، آئی بڑی کے دنیوں میں چڑھ گئی ہے۔ —

ان لوگوں سے اگر کوئی ضمیر پوچھتا ہے تو افراد کے حاکمان و دو دو بدل کا خطوط پوچھا، اور یہ چھوڑی ملکوں کی حصہ صیحت ہے، کہ حرب افغان سے حرب اختلاف چلیں اور جن پیش کیا کریں ہے ان سے باخبر ہائی حکومت کافر ہے ہے مگر کافر گری کا جو مخالف ان پر بلوی طاؤں سے احتیاط کیا ہے، اس سے صرف مسلمانوں کی وحدت کے نیا ہو جائے کا خطرہ پڑھنا جلد ہا بے بلکہ ان لوگوں نے۔

- ۱۔ عقائد کے صحیح تعریف اگ نکار کی ہے۔
- ۲۔ لوگوں کو اپنی تن پر دنی کے لئے گراہ کر دے ہیں۔
- ۳۔ عالمہ المسلمین کی تاخوندگی کے باعث ان میں ایسے مسئلے پیدا کر دے ہیں، جو حقیقت کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔

یہ سوال کیا جا سکتا ہے کہ حکام کہاں ہیں؟

عملکے پر عدالت کی زبان

اس وقت ہمارے سامنے وہ قائم استہنادات، کھانا بچے، رسائے اور کنہاں ہیں جن میں طلاق سے بعثت نے حلما امت کو شنگی چایاں دی ہیں جو وہی فلام علی کی کتاب کا حوالہ ہم پہلے شادے میں دیے چکے ہیں۔ اس وقت ہمارے سامنے ایک حادثہ اپنی سنت مصری شاہ احمد کا ایک پیغام ہے۔ جس پر کوئی پرشدد نہیں۔ پر یہیں کہاں ہم پے اور زکیٰ رہب و ناشر کا یہ جو عدالت یہوں اور بہت توں کی پوچھتے ہے۔ ایک استہناد میں ایک حادثہ ہے کہ انہوں نے جو اشتہناد پیغام کے طبق اعلانیہ مدنظر کیا ہے۔ اس پر کوئی پرشدد نہیں۔ اسی حادثہ کا تاریخ موقوفیت مولانا حسین الحمدانی، مولانا ماجد محمد الائل پوری، مولانا محمد علی جاونہروی، احمد مولانا غلام اللہ شرفان کو مادرزاد برهنہ چایاں دی گئی ہیں۔

تفصیلات میں تحریفیں، خود ساختہ ہوں گی تبلیغ، اکابر علماء کی توہین اور مکالی مکالی کی فوخت رہ گیا ہے واقعہ نے سارے شریح اس طبق ترقیاتی ہی سے غلیرہا ہے۔ اور اسے ایک طوفان کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ ہم اس سوال کو فی الحال زیر بحث نہیں لانا چاہئے کہ اس شریح کے مذر رہا توان کی زد بیڑا تے ہیں تو ان کے خلاف کارروائی کیوں نہیں کی جاتی؟ یہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ سارے شریح یا اس کا قابض حصہ پہلے شمار و غفات کی زد میں آتا ہے۔ مگر حکام تحریک ہیں۔ لیکن انسو ناک تماشیا ہے کہ انہوں نوں جو اشتہناد پیغام کے محل رہے ہیں جس میں پوچھتے فردوں نے خدا کے خوف سے یا تھے اعلیٰ کار ایسے مخالفوں کے تقلیل کا علاوہ سردمان کیا ہے۔ ذریف یہ کہ فرضی ناموں سے شائع کئے جاتے ہیں بلکہ ان کے ساتھ تعلیم و تفاسین کے مطابق کوئی پرشدد نہیں۔ نہیں ہے اور اب تک اس کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیدیا گیا۔ ————— ایک کیا تجھیں؟ ایک

حسن لفظین ایک جاہزی عالم کے ایمان انزوں فرمودات کی تفسیر سدیں، مشکلہ آردو جیسا مسلمانی اقتداء و عقد کو اپنے لیے یہ کیا دلیل، تفہیم و تشریح۔ قیمت محتسب و پیغمبر مبلغ المبین حضرت شاہ ولی اللہ زاد پلوی کی ایک مشہور کتاب کا درود ترجیح جو بعثت کے رو، سنت کے اثبات اور عطا مدد صیحہ کی تو سچی جس نہایت اعلیٰ ہے۔ لا خدر و بخل جا رہا ہے۔

فارابی تالیف۔ جیساں خود دیوبی ترجمہ ہے:-
رسیں احمد حنفی یعنی شاہ حکیم ابو الفرج فارابی کے فعل و کلام، تخصیت حالات و سوابخ۔ علمی مقام اور تجدید فلسفہ و منطق کے مفہوم اور مستند حالات۔ قیمت ایک درجہ بندہ تھی۔
عہد نبوی کے میلان جنگ ایک درجہ بندہ احمد اور دلو جنگوں کے نہیں۔ اس کے ناطق مسیحیوں کا ستاد توانوں کا اکثر محدود تھا۔

اس کے ناطق مسیحیوں کا ستاد توانوں کا اکثر محدود تھا۔

مساز اس کے متعلقات یعنی وہ، جماعت اور صحیح طریقہ مذاکہ کی تفصیل۔ ضروری مسائل۔ پذیراً بات پچھوں اور پڑوں سب کے لئے مفید چیز آتے۔

بزم پیغمبر انتخاب احادیث رسول کا مجموع۔

مناسک حج حج کے مختلف امام ابن قیمیہ کے معتقدات اناہاست۔ مجلد شیعہ و سبیلے کے

عمرو بن العاص اس صحابی رسول، تاریخ مصر، تواریخ رومی اور بلند پایام بدیگر کی راستان

جیات جسے خدا شریکے رسول نے مد بر اسلام کے خلاب سے نواز اسے حد پیغمبر اسلام کی مدد پایام بدیگر اور منصور بخلد زادہ پیغمبر اسلام غزالی کی مدد پایام عربی تاریخ ایضاً تاریخ اسلام کا اردو ترجمہ۔ اسلام کے پیغمبر موزہ اخلاقی آداب و اخوار کی ایمان انزوں تفصیل۔ پائی جو رہے۔

مکتبہ تخلی دیوبنی

چھوٹا صلوات این المعرفت میں

چکر لخت لخت

پاری میں کی ایک شاخ نے کہ شیخہ نام جس کا اسم اجدادی
بیوک سبھلے ہے۔ بات اعدہ دن کے آجائے میں مطالیہ کیا ہے
”پردے اور بر قعہ کو قابل تعریز و حرم قرار دینے
کے لئے توانوں بنایا جائے“

یہ تو کم ہے چھاشجی! مطالیہ ہونا چاہیئے کہ کم سے
کم گرمی گرمی بس پھٹھے ہی کو حرم دست اور دیا جائے اور فرہنگیا ناری
دلوی پڑھیا دیتا۔ لیکن اپنے مقدس دشیں بھارت کی خور میں
ہوں یا مرد کوسم گرمائیں ان سب کو المف نہیں چھرا چائے۔
نائلے اس میں گو ناگوں ہیں اور نقصان کچھ نہیں۔ گروہوں
گز کڑا بچے کا جسے ملکے باہر ہبکر ہماری سر کا درہ میادلہ کا
سلکی۔ روحانیت میں دن روئی رات چو گئی ترقی ہو گئی کیونکہ
منہے لٹک پوچا بھی ایک مقدس عبارت ہے۔ اس عبادت
کی ریل سیل الگی کوچے کوچے ہو جائے تو روہانیت کے خزانے
لیالی ہوتے بغیر کیوں رہیں گے۔ بے شمار سماج دور دور
سے آگر ہمارا تیرہ خزانے کو یونڈوں، ڈالروں اور روہلوں سے بھر
دیں گے۔ کیونکہ ہماری مزاریوں کو تمدید کوئی کی بلنت ترین
چیل پر دیکھتے کا رہیں موقوف من چلے لوگ چھوڑنیوالے نہیں۔
لے زمگین مراجع خراود! تم نے شاید پردے اور بر قعہ

کو جھی جائے کا گوشت اور آنند بان سمجھ دکھا ہے کہ پانچت سلاں
رسانہ رخ کوئی گے۔ مگر کافی اور دماغوں کے سوراخ ھوکلہ
سن تو کہے طرح پر پٹ جانے کے باوجود امت انجی اتنی بے غیر
برذل اور مژده نہیں ہوتی ہے کہ جو تو شدد اس سے اس کا دین د
اخلاق اور عفت و عصمت بھی چھین سکیں۔ تھا کہ افلاطونی
مطالیے پر اول تو حکومت کا ان نہیں دھرے گی؛ لیکن ہاگر دھر

قلم اور قانون

تعلیمی کیشون روپ پر طلباء کے احتجاج کے سلسلہ میں ملک
خدا دادا پاکستان کے ایک بڑے لڑکی نیشن نے تصویب کے ساتھ
آسانی سے فرمایا:-

”اس قوم کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہے تو انکا جائز
ذکر سکے۔“

بجا افسوس یا۔۔۔ لیکن یہ بھی تو ارشاد فرمایا ہے تاکہ:-
اس قانون ہی کو زندہ رہنے کا حق کبھی ہے انسان
بنائیں اور ہر سے چلا جائیں۔

قلم کی جائیز تواہشات، بنیادی ضروریات اور معاشی
سامیحی حالات کو قظر انداز کر کے من مانے تو انہیں بناؤ۔ قلم جیسے
جلاتے تو کافی ہوں گے اسی طبقے میں بھی رہو۔ فرمادی دروازہ
خطہ شائیں تو پوکیداروں سے کہداں کی زبانیں گذھی ہی سے
کھینچ لیں۔

پھر صور و صنعت کے بندوٹ جائیں تو قلابازی کھا کر
صونی بن جاؤ اور بھیڑتے کی طرح غزال کو کہ اس قوم کو زندہ
رہنے کا حق نہیں ہے تو انکا جائز نہ کو سکے۔

قریبے، یاروں یونیورسٹی جسے کا انسٹیو کا خون کینکر
جو چپ ہے گی زبان تھجھو پیکار یا آتیں کا

تن کی عربی سے بہتر تھیں دنیا میں لباس

جناب داکٹر لومہا علیہ ما علیر کی قیضی یافتہ سو شلسٹ

تم تھد کر جن کا دعویٰ ہے:-

داں نخوڑ دوں تو فرشتے دھو کریں

جعیت العلامہ کے صدر کچھ رونپلے حضرت مولانا جی بن احمد

مدفن رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ اب دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث مولانا فخر الدین دام طالعہ العالی ہیں۔ جیزی سکریٹری، ناظم اور ایکین شوریہ، میران جنی کو خود بھی مشارک اللہ علاتے حق قائم چھبار ھڑھیں۔

ایں خانہ ہر آفت اب است

تصویریں تو پہلے بھی تھیں اب بھی تھیں ہیں۔ عروں

کے نام پر شرک و زندگی سے تعاون پہلے بھی ہوتا تھا اب بھی ہوتا ہے۔ لیکن اُس کا خیر کے ساتھ تعاون جس کے باعث میں انسد کے پچھے عروں نے فرمایا تھا کہ سود میں ستر برا یا جسیں اور انہیں کہ سبکے کتر برا یا جسی ہے جیسے اس سے زنا کیا۔ نیز سے اپنے قدر ہوا ہے فالحمد للہ علی ذلیک۔ دیر آپ درست آید۔

قدیمی کو تو ٹھیک ٹھیک اُن علاقوں کا حال ہیں مطلقاً جہاں

ابھی تک طوال عوں کا کاروبار اور خلافت تاقوں قرار نہیں پایا ہے ورنہ یہ کوئی کتوں میں ڈال کے طور پر اس جاگہ پھردار طوال عوں سے عرض کرنا کریں کتوں اُسی اچھے فوٹو گرافر سے اپنے دھرپ پوچھواؤ۔ اور باکافایت رویہ کے اعلان کے ساتھ روزانہ الجمیع میں پھر دو۔

بکھرائیے مقدس سرم کے گاہ کے تھامے پاٹھ ضرور آجائیں گے جو ہیسے بھی سیوط بھر کے دس گے اور آخرت میں بخوشانے کی ذمہ داری بھی سزا تھیں پڑیں گے۔ اس کا انذیرہ مت گردگر علمائے حقدش

حقدش کا یہ طاہری طھا جخار تھا راشتہ اشتہار شائع نہیں کرے گا۔ پسیے کھرے دادا شہزادروں چھپے گا۔ تم اور وہ ہم پیش ہی ہو۔ تم اپنی خدا تھی ہو وہ اپنی خدمات پیچا ہے۔ حلول حرم کا فکر نہیں بھی ہیں، حلول حرم کا فکر اسے بھی نہیں۔ ہاں اتنا فرق ضرور ہے کہ اپنی

تن فرشی کے جواز پر کوئی خوبصورت سی دلیل نہیں گھر سکتی ہو۔ مگر

وہ اپنے علم دریافت سے سوچ کو کافی روشنائی کی گلکر ثابت کرنے پر

قادر ہے۔ تم کسی پڑھنے نہیں کر سکتی ہو۔ وہ بڑت پڑتے فتوے داعی

سلکا رہے۔ تم بھی کھاوا پنچی حالت پر انجمن امداد انسور دی ہو گی مگر وہ

رہتا نہیں غرائب ہے۔

زیادہ عرصہ نہیں ہوا اور میں ایک ولائی کیپنی آئی تھی سیئر

بھی سے تو اپنی تمام قہر مسلمانوں کے باوجود اس کے خجھ جس کو بے قیوں تک پہنچنے کے لئے آگ اور خون کے دریا سے گزرنا پڑیا۔ حکومت کی تاک اگر فرقہ پرستی کی بوسنگھنے میں نہیں ملے مٹا نہ رہ ہوتی تو صورت اسے ان مطابق کرنے والے سور ماوسے پوچھا جائیتے تھا کہ کون ہوتے ہوئے بر قیس اور پر دے کے متعلق مطالبوں کی طائف اثرانے والے۔ تھیں اگر پر دے سے چڑھے تو شوؤں سے اپنی عورتوں کو باہر نکالو۔ ان کے مخداوں سریر پر یو بھی پڑا اور ہے دو۔ تہذیب و ترقی کی رہا میں جہاں تک لجا سکتے ہوئے جاؤ۔ جو چاہئے کرو مگر یہ بر قیس۔ جو مسلمانوں کا طرہ امتیاز ہے یہ تمہاری آنکھوں میں کیوں کھٹک رہا ہے۔ ۹۔

مگر وہ اسے حکومت افراد پرستی کی تلاش نطب شمالی کے برفاوں اور کوہ فرازیم کی گھاٹیوں میں تو کرتی ہے الگ مگزہر کے بھرے رہ جائے اُن کچوں کوہنیں دیکھیں دیکھیں جو بالکل اس کے ساتھ پڑتے ہیں۔

قصہ، حکم سودا اور آسان قسطوں پر حال کریں

اپ تو چونکہ پڑے!

حرب و کجھ بھی دھماکہ اگر فردی اور ایڈیٹریٹریل کر سودا ی کاروبار مشرع گردیتے۔ مگر یہم غریبوں کے پاس کیا دھرا ہے۔ یہ تو دراصل علمائے کرام و مفتیان عظام کی جماعت حضر جمعۃ العالیہ ہند کے سرکاری ارگن سوز نامہ الجمیعہ (دہلی) کی ہ را کوئی کی اشاعت سے نقل کیا ہوا ایک ہزار ہے جو اس ایک شاہکے بعد بھی چھپا رہا ہے اور جسے اس مقدس انجمن مشرفی کے قلم سے لکھا گیا ہے۔

خواں کے بعد میلہ اپنی فقرہ اتنا شاندار ہے کہ اپ کی وہی من میں اسے نقل نہ کرنا مکران بھت ہو گا۔ فرمایا گیا۔

لے پہنچ باروں کے میں سے پہنچ دستان کی شان کو بلند کریں۔

جاستہ ہیں آپ سوز نامہ الجمیعہ کے راجعی مسوں کوں ہیں۔ وہ اپنی کلئی سچے چوغے اور طبعی یا بخوبی والے علمائے حقد

کس قدر بلخچ چھری ہے۔“

حضرت نے جواب دیا تھا:-

”علوم ہوتا ہے لٹکیوں نے محض اور زیر جاہے پر صفر ملی
تمہاری کا عطر شماتہ العبر رکار کھا ہے۔ بالکل اسی نوع کی
بیک تھی۔“

”ایں حضرت“ پہلے صاحب نے بات کا سکراہ ادا راز اہمیت
سے کہا ”شاگرد ہے کہ ان مغربی خواتین کے احجام ہی قادر مطلق نے
خوب شدید ارتباۓ ہیں فتاویٰ رحم اللہ احسن الخلقین۔“
”واللہ اعلم بالصواب۔“ حضرت نے طول اور طھدا
سائز لیکر رہا یا۔“ شنیدہ کے بودانہ دیدہ سے حقیقی نتیجہ برتو
تجربے ہوئے پہنچا جا سکتا ہے۔“

دوسرا ہے مولا نما چند نئی خاموش رہے۔ نظریں لیڈیوں
کے اس زیرشکن جھمرٹ پر تھیں جو یکے بعد دیگرے پڑنے والی
رنگ برلنگی روشنیوں میں کوہ قاف کی پریوں کو جھپٹی کا دددہ
پیدا کر رہا تھا۔ دفعاً وہ پھر پادکر کے بوٹے:-

”مولانا قطب الدین صاحب کے گھر پر مرسم امریکیں
سفارت خانے کے ایک بڑے افسر ہیں۔ غالباً ان کے تو سط
ست تجربے کا بھی موقع فراہم ہو سکتا ہے۔“

”واللہ اعلم بالصواب۔“ کوئی کہیں گے۔

اپ یہ تو خدا ہی جانے کہ انھوں نے کوئی خش کی تھی یعنی
کی تھی اور کی تھی تو بدن اور خوشبو کے رلیکی سائنس ایمیکشافت
ہو سکی تھی یا نہیں۔ کہنا افقط اتنا ہے کہ اشتہار طے ہے تاج چکنے
کا ہو، سینا کاما ہو، اُس بانار کا ہو، سود کا ہو، خوار کا ہو، نکیں کا
بھی ہو، لیں قانون ملکی کے خلاف نہ ہونا چاہیئے پھر تو آپ پھرے
پیسے دیکھ گلائے سقد درحق کے سر کاری آرگن کا تعاون بسر و

چشم حلال کر سکتے ہیں۔ مانگ کہ سور اسلام میں چوری، غصب،
رشوت ازما بھی سے بڑھ کر جرم ہو اور بلاست اللہ اور رسول
نے ہر خواری کے خلاف اعلان جنگ کر رکھا ہو گئے تھیں
تمہارے داؤں، روشنیت داؤں، ایمان ازور پر یعنی مسیحان اللہ اکیتے ہوئے
اور چار چڑھائی داؤں، تذوہ نیاز دیئے داؤں اور الاعمالی
مودودی کو ضرار، دصل، کینہ داؤں کا اسلام چار کارکیا بیگناہ مسلکا ہے۔“

درجنوں لیڈیوں نے برف کے مصنوعی فرش پر سکنگ و خروج کے طرزے
دکھائے تھے۔ اُس نے اپنے اشتہاروں میں ان ہنڈب خواتین کی
تصویریں بھی دی تھیں جن کے جسموں پر دھاٹکل کی چڑی رانڈ روپیں
اور بالشت بھر کے سینہ بند کے سوا کوئی کپڑا نہیں تھا۔ یہ اشتہار
چشم بدو در عالم اکی مقدس ترین جماعت کے مقدس تریں اور اُن
الجمعیہ میں بھی جیسا تھا کیونکہ یہ سے کھرے لے اور یورپیں لیڈیز
کے چشم برہنہ جسموں سے روحانیت کشید کرنے کا نزدیکی موقع بھی علی
وہ ملکہ الشہزادی کے سر بازاری کی دوپہر کی روشنی میں ہے اور آیا
تھا۔ اب ظاہر ہے الجمیع کے ہزاروں قارئین میں بھی تو اتنے گردہ
دل نہیں ہو سکتے کہ درجنوں مہر و شان سیم تن کے احجام عمیم عربیان
سے اتریجی اور دنماںی خرچ کرنے کا لئے چالی سان مسروق شہزادہ اور وہ
دارالصیون میں لکھ کر رہے رہ جائیں۔ خود عاجز ہی اسی اشتہار کے
ظفیل اسٹیڈیم پر ہے اور اپنے کفن دفن کے لئے جمع کئے ہوئے پریوں
میں سے دس روپیے ملکٹ کی نذر کر دیئے تھے۔ ملکٹ وہ یہ دوپہر
بھی تھا۔ پانچ بھی۔ مگر ایسا مسلک یہ ہے کہ گوکھاتے تو ہاتھی کا گھٹانے
کو پیٹ بھر کر بھی ناشتے کے لئے بچ جاتے۔ یہ کیا کہ چڑلوں پر بکھرہ
کی بھیٹ چاہتا ہے۔

ملکٹ بھر کی تھی دیوار کی آٹیں کئی دیواریاں بھی صاف
ہر انی نظر آتی تھیں۔ دو صاحب توجہ فرمیت ائے تھے جس کے
ملٹیپل پر کار جوب اور کامد ای دیکھ رہی تھی۔ دو علما جن نے
افسانوی شہزادوں کا لیا سریب تن کر رکھا تھا۔ انھوں نے کہیں
یہ پڑھلیا تھا کہ مغربی لیڈیاں رواجی شہزادوں اور اسرار
بن سوں کی طریقہ گردیدہ ہوتی ہیں۔ انھوں نے سوچا کہ الگانی بہت
اسی لیڈیوں میں سے کسی ایک کی بھی نظر و پر جوڑھ گئے تو وہ اسے
کے نیارے ہو جائیں گے۔

کھیل کے دوران اسکنگ کیتے ہوئے ایک ہر تر ہلکیاں
ہائے قریبے گزریں تو سینٹ کی جان نواز خوشی سے طبیعت
باغ باخ پوچھی۔ اسی وقت پاس والے چڑھاں میلیوں میں سے
ایک بڑے ایمان ازور پر یعنی مسیحان اللہ اکیتے ہوئے تھے
پھر چڑھا اتے تھے پھر دوسرے موتوی صاحبے فرمایا تھا۔

”حضرت سماں ہے۔ ان مغربی خواتین کے احجام سے جنت رکھی۔“

ستقل عروان

بڑا ملائیں العرب مکی

مسیح مسیح پناہ مکھ

ایک گردش دیدی۔ پھر اس افطراری حرکت کو جلا دینے کے
کوشش میں ہندوؤں سے سراہ می رہا۔

"دعا در د چار..... پار اور تین آٹھ..... آٹھ..... آٹھ..... آٹھ
چار اور تین سات..... سات میں سنتھا بخ گئے دو پچھے.....
دوں پھر پانچ جوڑے یئے وہی سات کے سات..... سات اور
چال دس... نو وہ حادثہ تین دس... دس.... بس پارے
لہ میں.... بارہ میں دس منٹ رہ گئے چلواب مرغ ستم کی ان
اٹھیزیں گے....."

رسیسٹر کو بند کر کے جس قبیلہ کے کدم می پہنچا۔ جیساں آئڈر
بھاٹاکہ جو بھی دفتر سے جائے سلام کر کے جائے۔ لاث صاحب
کے پیچے..... سالے پوکہ ہنولی سے ڈنڈت کرتے ہیں۔
خدا یا تو کہاں ہے کیا ہو گئی تیری خفتا کی

"سلام ایکم" میں نے روز کا ہلہ پڑھ رہا۔
بجا نے جواب کے انھوں نے تھرا کو دنکروں سے گھوڑتے ہے
کہا۔ کیا بات ہے؟"

بادھنگ رہے ہیں اور کیا بات ہے؟ میں نے بھی دید جواب دیا
انھوں نے پیٹے اپنارہستہ۔ پھر پھر یو ار کے کلاک پر نظر ڈال کر
پشہر میا۔

"پہ کلاک، دس منٹ تیری ہے اور ابھی اس میں گیا رہ بھکر پا جم منٹ
بود نے میں۔"

" اسے کہاڑی کے بیان بھجواد بیکھنے" میں جھلایا۔ اپ کی
رہست واقع میں تو بارہ ہی بیکھر ہے ہول، گئے۔
" اس میں یو۔ لئے گیا رہ ہیں یہ دس منٹ سوت ہے۔"

جیل میں تخلی آنس کی طرف آتے ہوئے صحیح ملائیں نے فرمایا۔

"آج دفتر سے فدا حملہ آئیے گا۔ مرغ ستم بکر رہا ہے۔"

" تم باقی ستم بھی پھکا تو میرے اوقات اسری میں کوئی فرق نہیں۔ ملکا۔

" سے۔ گر..... خروہ ہے مرغ ستم..... بھی کر....."

" ملک جیتا نے مرغ بھجواد تھا کہ پکا کر اپ کو کھلادیں۔"

" بہت اپھے..... یہ طرز بخ سے یا..... یا..... گر کھکھیں۔"

" تم مرغ، اپس بھجواد اور کھلادیں کا ملابد نصیب کو تو

وہ نگ کی دال غیر ستم ہی کافی ہے میں اتنا کرم منہماں کی

یہ آنس کی تقدیمے سعاد ختم کر دیں۔ مودے سے میکر کھوپڑی

کے کڑی کندے سے نکل گھاٹس آگ آئی ہے۔"

" اپ تو نفعوں کو ملتے ہیں تو کوئی چاکری تو سمجھی کرتے ہیں۔"

" میں میں نام معشق بخشی کو شمش منٹ کر دیں۔ نہیں اور

ہندو سے جھیتا کوہ سب کھھنا ہوں یا

میں جھلایا بھواد فڑھ پھیگا خدا۔ گراپی میز بر سیٹے کے بعد

اچانک خالی آیا کہ بھلا اس میں جھلانے کی کیا بات تھی۔ مرغ ستم

کے لئے ڈشنا ہے کہ چوری کا مرغ بھی جائز ہے درت پوئی

خواجہ امام الدین کے یہاں یہ نعمت نصیب ہوئی تھی۔ کیا کہنے

میں آزاد نکل احتجاج چاٹ رہا ہوں۔"

کام کے دومن ناک میں ہر ایں بھینی بھینی خوشبوتا تری

پار پاگ گھری پر نظر جاتی کہ کب بارہ بھیں اور کب سر پر پیر گھر

چاگوں۔ گر گز بیان، میں مت پر حسین رنگ حرام ہو جاتی میں اس کا

اذراہ ہر رہ شخص کو سلنا ہے میں نے ذرا کی بیزاری میں گھر بیان

کامل ہوں۔ میں نے نگ کر گھری کا قیۃ کھولا اور تیری سوئی کو

سید کہا۔ ”مظہر اسلام حرج کرنے پڑے گا۔“
” خود کوں گا۔ تباہ یئے کتنا ہے ؟
” آپ کی آمدی کیا ہے ؟
” یہی کوئی بارہ صورہ پے مہینے ۔“

” ماشاء اللہ بھر تو پانچ سو میں کام پڑھا جانے گا۔“
” گلڈک - پانچ سو منیوں بلوں نذر اد پیش کر دیں گا۔ میں اسی کی
فتویٰ دکا یئے کہ جیسا جان تا چے نا چے پھریں۔ اسکی دہابت
سے بڑے بڑے ادا: لیا: الشذرا نقش ہیں ۔“

” عکون ہے پکا۔ اس کا گلہ تو سورج کی طرح دیش ہے۔ آپ پے نظر
رئیے ہم پوستہ چھو، کر جھی گلی گو دیں گے۔“
” جو اک اللہ مگر نکاح کو بجا سے جانے کی کیا ترکیب اپ نے
سوچی ہے ؟“

” ابھی سوچی کیا بھربے میں آئی ہوئی ہے۔ جب ہم بریلی میں تھے
تو ہمارے ایک معزز کارکن کو جاعتِ اسلامی دے دیا۔ میں مذاقے
تھے تھے ہم نے کفر کا فتویٰ صادر کیا تو اس کا سالا: مذاوہ آئیا کہ
حضرت ہی رہ آپ نے کیا کردیا۔ میری ہم تو ہمیں کی تدریجی۔ خدا کے
لئے کوئی حدودت کا نہ کہتا کہ نکاح دوئے۔ ہم نے کیا کردیا تو کافر
ہوتے ہی اٹھ گیا مگر خیر ہم پروردہ مرشد سے پوچھیں گے وہ شاید
کوئی راستہ نکالیں۔ ہر قسم نے پروردہ مرشد سے پوچھا تھا تو اٹھ
نے ایک ترکیب بتادی تھی۔ چاپک فرگ کا فتویٰ تو ہمیں ٹاگر نکاح
بھجو کا جواہر ہے۔“

” کمال ہے۔ مگر...“

” مگر وہ کچھ نہیں۔ آپ دیوبندی لوگ نذر و نیاز کی ترکت سے آگاہ
ہیں۔ پوری تر کیب تو ہم کسی کو جو نہ بتاسکوں گاگل مختصر اتنا
بتانا پڑے کہ اپنے اشک کے بھیتے ہیں سب کچھ ہے۔ نذر و نیاز کے
ضیفہ کیجئے وہ جیسا آپ چاہیں گے کر دیں گے۔ نکاح کا توڑنا
اور جو فتنہ تو کیا چیز ہے ادا: لیا: الشذرا جائیں تو سورج کو توڑ کر شاخی میں
وابسیں اور ساری دنیا انہوں نے ہرے میں نکرانی پھرے۔“

” سچ فرمایا۔ بجا فرمایا۔ میں تو آپ کی دعا سے ادا: لیا: الشذرا پر جان
دیتا ہوں۔ خدا کے معنی سے کافر ہم یہی اپنے ترکیب ہی کو بتا سکتا تھا
مگر یہی نکاح کی دخواری تھی۔ آپ پر الشذرا کی صورت بڑھی مشکل حل کر دیئے۔“

” والدنا حب نے ہمارا نام تجویز ستر رہا تھا۔“

” یہ دیندار کی ملامت ہے۔ آپ بھی اپنی اولاد کا نام اسی انداد
کا کھیں تو برکت نسل ابد نسل حل چلی۔“

” خجال تو ہمارا بھی یہی خاگم کوئی مناسب تافیہ سمجھیں ہیں آیا۔“
” تافیہ تو جاندیا ہے۔ خلافت معاویہ و ہبہ پسر مونی محل من مریہ
پھر آپ نے اس مرود کتاب کا نام لیا۔ تھا سے اسی میں
امام حسین علیہ السلام کو مخدوم بھر بھر کے کامیاب دی گئی ہیں آپ کا کیا
خیال ہے ؟“

” مددی لے تو اسی وقت مودہ ہیاں کے کافروں میں ہے کافروں
دیدیا تھا۔ جب تک کتاب چھپی گئی ہیں تھی۔“

” الحمد للہ آپ پے دیندار معلوم ہوتے ہیں۔“

” تھیا بال آپ کی دعائے اپنے تک دکور ہم کا فرشا چکا ہے۔
مگر صوفی صاحب ایک شخص اتنا کفردار ہائی ہے کہ کسی
فرج کا فریہ ہیں ہو پاتا۔“

” کیوں ہو وہ بہجش لیجئے میں لو لے۔“ ہم بتائیں کہون ہو ہو ملنو۔“

” اپنیش تھی۔ آپ نے نام تو مسنا پوچھا عامر عثمانی۔“

” استغفار اللہ آس دیا کا نام کس نے ہیں سنا۔ شیخان کی
فرج مشہور ہے۔ مگر وہ تو کافر ہے ہی پھر کیا دشودی پیش
کر دیں ہے۔“

” دشود کی یہ پیش آرہی ہے کہ اس کی بیوی میری خالو زاد ہیں ہر
کفر کا فتویٰ دیتا ہوں تو نکاح ثوث جاتا ہے نکاح ثوث گیا تو
وہ میرے ہی سر اپنی گی کر فتویٰ نے نکاح توڑا ہے مگر ہر اچھے اخلاقی
یہ تو وہ فتویٰ دقت ہے مگر آپ اس سے غصہ کر لیجئے گا۔“

” باپدے ”سکھ چل پڑا۔“ یہ کیسے ممکن ہے صوفی صاحب
مشعر بیعت ہائی مجبوک کی اجازت نہیں دیتی۔“

” از سے تو کیا آپ کے چار بیویاں ہیں ؟“

” جی ہاں چار۔ مطلب یہ ہے کہ کہنے کو تو ایک ہی ہے مگر
چار ملک جو درگفت نہ سکتی ہیں وہ اکٹھا بنایتی ہے۔ کیا کوئی ایسی
ترکیب ہے کہ اپنے ترکیب کا فریج ہم جانے اور اسکا نکاح ہمیں نہ
لٹلتے۔“

” ہے۔ ایسی بھی ہے۔“ صوفی صاحب نے فخر سے بیالہب آزاد

اس سے کافروں جیسا معاملہ کیا جائے اور جب یہ مر جائے تو اس کی نعش کو بغیر عرض دئے کسی نا لے تالاب دھریں میں منتقل کیا جائے یا اگر کوئی اہل سنت و اجراحت دین کی حادثت کے خال سے سبق کرے تو کسی مسلمان کے لئے پسیں میں روپرٹ کرنے جائز نہیں ہے پسیں ہی کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنے ہونے شفیں کے تعلق کی حقیقت کرے اور قاتل کو سترادوائے۔ جو شخص عامر عثمانی کے فرمیں شک کرے گا وہ بھی کافر اور اس کے فرمیں جو شک کرے وہ بھی کافر، اسی طرح قاتل نکد دہ قام الشخاصل کا رخ بوتے چلے جائیں گے جو عامر عثمانی کے فرمیں با اس کے کفر میں شک کرنے والوں کے کفر میں زور پر اپنے شک کریں گے یا اس کے حق میں کوئی لکڑیں کریں گے۔

والشرعاً ملتصقاً فوتوح العاقبت صوفی مولیٰ من زید

عنی عرضہ

اس نتوی کو کتابت کرائے ہوئے مجھے خیال ہوا تھا کہ ہم طور پر تصادمی میں ایک دوسرے عالموں کی بھی تضاد یعنی کرانی جائی ہے۔ اس سے نتوی مضمون ہو جاتا ہے وہ ماغ پر دردا ہے نے سے یاد آیا کہ دیگری پرروں نے درگاہ کے سجادے سے صاحب بھی مفتی میں اور اپنے پیر محلی کے جانی دشیں۔ سید عطا اپنی کی خدمت جزا پہنچا۔ نتوی دیکھ کر وہ بہت خوش ہوئے اور زبانی کی تقدیر لکھی۔

” نتوی بالکل درست ہے البته نتوی لکھتے والا خود بھی کافر جو اس سے نہ ہو سکے کے خاتمے پر والشرعاً ملتمباً معمول کیا گیا ہے اسی کا مطلب یہ نکلتا ہے کہ عامر عثمانی کے کفر میں اسے بھی کچھ دفعہ شک باقی ہے اسے حواسات دو۔ کہ قیادت دیکھ کر تجدید ایمان اور تجدید بکاح کرنی چاہیے۔

حق فرقہ صوفی نزaktion میان سبزداری۔

اس کے بعد صوفی انقلاب میں سے تعداد یعنی کھلوالی انہوں رقم کیا۔ جواب بالکل صحیح ہے الشرعاً نے فرمایا ہے تین انعقاد کھلنے والی تکذیب ہے اللہ من و ناراً حُصْنَهُ حَيْثُ كُنْ هُوَ قُرْآنُ^۲

جعیڈاً فِي تَوْجِيْحِ مُحَمَّدٍ ظا۔

یہ تعدد تے ذرتے دیافت کہ اس تیت کا میاں کیا جوڑ ہوا۔ خفناک ہو کر بولے ”تم عادی اتفاق کے معاملہ میں کیا دھل دیجہ

” کب کا حسن ملن ہے“ انہوں نے شاوروں کے انداز میں کہا۔ ”زندگی پاچھوڑ دے پے کب دوار ہے ہیں“

”میں اسکے ہے۔“ گر تو کا نتوی الحکر آپ آج ہی کتابت کرادیجئے کل چھپ جائے گا۔“

”جی پسیں نتوی تکلیف گیا تو نکاح نوٹ جائیگا۔ پہنچنے والے نہ رہے میں“

”مگر ابھی تو آپ زندہ ہے تھے کہ بریلی دا لے کے لئے آپ نے نتوی صادر کر دیا تھا اور اس کا نکاح نوٹ میں گیا تھا یعنی پسیں جوڑا گیا۔“

”اوہ..... ارے ہاں..... شیک ہے جو دیں بھی خڑا جاتا ہے فرطہ نتوی اسی ہم کلہے لیتے ہیں۔ کتاب کا اسلام آپ کر لائیے۔“

چھار سو گلہے ہی روز ایک چہارہ بیس ستر شہر عجمیں چک گیا

ملحق اس کا یہ تھا کہ اندر پڑھیں تھیں اول درجے کا کافر ہے مرتد یا پر زندگی اور مدد بھی ہے یہ بیدی اور نامی بھی ہے ثبوت میں اس کی تحریک میں کے بعض قرائے میں دیکھنے گئے تھے۔ ان سے اپنے شر صاحب کے یہ عقائد نہ ملتے ہوتے تھے۔

(۱) اللہ کے رسول معاذ الشرعاً کی بشرت ہے تو پسیں نہیں۔

اللہ کے رسول کو معاذ الشرعاً غریب پسیں تھا نہ دہ طاڑہ ناظر تھے (۲) ادیہ الشرعاً اللہ ملک الموت کے آگے بیس پیسے ہیں دیہ مزاد میں کی طرح مر جائے ہیں (۳) مزاد میں شریعت پہنچو ہاں غریب گانے والی صورتیں معاذ الشرعاً نہ یاں ہیں ان سے دیکھی کرتے والے معاذ الشرعاً نہ ہوں گا میں (۴) ادیہ کے روپ میں پہنچو ہاں اور پھل جانے والی صورتیں معاذ الشرعاً نہ ہوں گا میں (۵) ادیہ کے روپ میں پہنچو ہاں اور پھل جانے والی صورتیں معاذ الشرعاً نہ ہوں گا میں (۶) ادیہ کے روپ میں پہنچو ہاں اور پھل جانے والی صورتیں معاذ الشرعاً نہ ہوں گا میں (۷) حضرت امام حسین اور حضرت علی علیہما السلام معاذ الشرعاً سکتے تھے اور سیدزادے میں بھی معاذ الشرعاً نہ ہوں گا میں جا سکتے ہیں۔

ادیہ عقائد کو ثابت قریاس کر کے یہ نتوی دریا گیا تھا۔

” ۱ یہ نیا پاک عقائد رکھتے والا ۲ اجماع امت کا اذکر ہے اور تمام ملکے خلف و سلف اس کے کفر پر مجمع ہیں اسکا نکاح اگرچہ یہ اسیاب خصوصی قائم کا نام رہا باقی تمام حملات میں

آپ ضرور یعنی ہوں گے مگر یہ تو اخیر من شکر و حمد و حان
و جنتی ما لایا اور ہی بیں۔
”کچھ وحی نہیں، زر اطہریت، دشمن کو پھر مر جھرے کے بیچے
مولانا جلوہ نظر نے کام۔“

۱ تینیں ایک صاحب خواجہ پرہدرا خل پر گئے۔
آپ سے بھی صوفی صاحبی آپ کا شرف پر ابدیتیز سے ہم نے
کہا تھا انوار کی دلے ریکارڈ بجا ہے کہتا ہے ہم تو میں چاہتے؟
”بہم اس کے کام ایشیں ٹے آپ ذرا اشیع سے نو قدر سے
لاروں کو شاد بیجئے۔“

عشاء کے بعد مولود شروع ہوا۔ اشیع بڑا نیں تھا۔ دو
چوپ میں تخت جوڑ کر ان پر نایں پچھادی گئی تھی۔ میلاد کرائے
والوں کے اپل و عیال تھے؟ سبھی کو کہا گیا تھا۔ شیخ پیشہ آگے
چھاتے گئے تھے۔

نکادہت قرآن سے محفل شروع ہوئی۔ شیخ پیشہ سے
لئے تھے زبانی سدا یات بیان کرنی شروع کیں۔ قصص انبیاء
اسیں فرقہ باد تھی۔ میری معلومات میں خاصاً تھا کہ ہوائی کوئی
لیکارہ ایسیں سخنے میں آیں۔ جو نکیوں بڑھی دشمنی تھیں۔ مشا
ایک روایت تھی.....

شیخ پیشہ کے بیکی زبان میں سخنے۔

”تو جیا یو حب آگاہ کیا رب البروت نے فرشتوں کو کافی سیدا
ہونے والا ہے آمہتے بی بی کا لال تو اگر کچھے چیزیں ہزوں چھوڑ
نکادے فرشتنے سجدے میں اور میاں بد لے جو ران بہشتی
نے کہ بھائی گئی بیج جنت کے محفل شریعت میلاد شریعت کی اور
گھایاحدوں نے نعمت کا نزد کیجئے جلے سکھے زین سے آسمان
نک کلاب اور گھنیدے اور موئی اور جو یہ کے پھول۔ اور جس وقت
لشڑیت لائے دیاں آہن کے لال سجدے میں گر مجھے غلام ہام
کے کلیسا اور تھانے۔ اور چھائی رہی تمام عالم پر ساتھ کیکشی
کہ زکر ہوئی کہی باوجود ذوب جانے سورج کے اور اولیٰ نے
بیان کیا ہے کہ تھی ایسی بھیب دشمنی کہ انہی مدد توں نہ تصور ہے
ذو لے سوئیوں میں اور انہوں نے جد اکیا کالے اور سعید تلہو کو
بے دھڑک۔ بھر جب انگوٹھا بچوں سا آہن کے لال نے تو جھوٹنے

اس ذاتت کا یہ مطلب ہوا کہ جن لوگوں نے کفر کیا اسیں چاروں طرف
سے گھیر دیے دیکھی لوگ ہیں جن کے متلق خواہ گیو دراز حضرت
شاہ مخدوم علی رضی، اللہ عنہ لے تقدیر کی وحی پر کھدیا اتفاق ہے جن
کو جھٹلا نے واسے میں۔ جاؤ یہم جیسوں کے سمجھنے کل باقی نہیں تھیں۔

تیرہ سیم تھوڑی چھپ تو گیا لیکن ایڈیٹر تھکی پر اس کا نوری
ردہ علی دیکھنے کا موقع مجھے نہیں مل سکا۔ صوفی صاحب کہنے لگے
کہ چہار سے ساتھ مروان آباد چلتے وہاں میلاد ہے بیمار۔ سچم
شیخ پیشہ کو شے جاد ہے میں۔

شیخ پیشہ ایک نابینا میلاد خوان سے آواز اچھی تھی
میں نے سوچا چلو ایک دو دن تفریخ پوچھا گئے۔

سو بور خاص اس انبار نیابت ہوا۔ بہت بڑے ہال کا خوب
سجا یا گیا تھا۔ اشیع پر سر مجلس شیخ پیشہ سے بھی بنے۔ مغرب
سے عشاہ نکل ہوا۔ پسپکر پر بکارڈ بیکھرے ہے۔ ایک دو گھنٹا
تھے شک میلاد خدا شفاظ نام بانکا مجاہد کا ہے کاتنا۔

”دشمن کا خون پلیں لول کا ترے بیمار کی قسم ہر حال میں
میں ہوں گا۔ آج امر سے دل کے ہمارے آجائے۔
یا فلم میرا سلام لے جا۔“ کہا گانا۔

”میں جاؤں گا مدد ہے۔ مجھے آئندہ لگے پیشے۔ اب تو
مدد کر غورت الاعظم۔ غورت الاعظم کیا کہنے۔“

لیکن اس کے بعد وہ شروع ہوا
”تری پیاری بیماری صورت کو کسی کی نظر نہ لگے۔“

۱۶۸
۱ تھے تو زر، سخ پھر سے او چنان ہم چھپ کے پیار کریں
لکھوںے پڑا کر کیں گے؟

میں نے صوفی صاحب سے کہا کہ یہ مرب کیا ہے کہنے لگے۔

”میں نے دیا مجھ اچھا لگ جائیگا۔“
”وہہ ہے گر مولود شریعت کے دن لا خالص رہ حالی چیزیں پہنچ
چاہیں سمجھیں۔“

ار سے تم پہنچے ہو۔ رو حانست تو ادی کے دل میں ہوتی ہے
ہم دیکھو ان گاؤں سے بھی طریقت کا سبق لیتے میں۔

لیا۔

" اے آتا نے دو جیاں کالی کلی، اے آنے آنے کے لال کے
مزاوا۔ پردہ انو۔ جاں خداوے اے۔ درود پڑھو پڑھے تین میں مرتبہ
سب درود پڑھو۔ اللهم صلی علی....."

بینتھا بیش بندھوئیں — جوش پلکا پڑا۔ بیکا کپسے د
پڑھتا۔ شہور یہ کرد پاگلیا ہے کہ نندہ نیاز و میلاد غیرہ کو بودت کہلے
دا لے وہ بیڑے درود پڑھتے ہی نہیں۔ رسول اللہ کی شناسے ان
کی جان تکنی ہے اب عاجز کی طرف سے ہو وہ کی یہ تبلیغہ تکریم
دیکھڑا نہیں کچھ کچھ اٹھیاں پوڑا تھا کہ یہ شخص دہڑا نہیں ہے بلکہ
جسیج کوئی گھر اداز منکف کرنے والا ہے۔
جب درود سے فرازت ہوئی تو عاجز وہن گذا ہوا۔

" اے جو ب سمجھا۔ صلی اللہ علیہ وسلم کے شیدائیوں پوچھو
آج کیا ہجا۔ جس وقت شیخ چیند سے نے سلام مشروع کیا
ہے تو سرکار و سامنے کا یہ غلام ہمی فروغی علمیں میں کھڑا ہوئے
وہ اتنا کوئی شم ہو کر رہ گیا۔ کیا دیکھتا ہوں وہاں سامنے رہیں
تے آمد و رفت داسے دروازے کے باہر کی سمت اشارہ کیا
حضور پر نور سید الابرار رسول اللہ علی اشرف طیب سلم کھڑے ہیں
اور ان کی نظریں جائزہ لے رہی ہیں کہ اس محفل میں کس جگہ اُنہوں
مشترما ہوں۔ آپ کے آگے گئے شیر خدا علی مرتعے تھے
جن کے دست مبارک میں برہہ شمشیر تھی۔ وہ بھی یہے تا باد
نفریں ڈال رہے تھے کہ اس محفل میلاد میں کوئی جگہ ہے جہاں
دو جیاں کے شہنشاہ کو بٹھایں۔ جیب کوئی مناسب جگہ نظر
ذرا فی تو غصباں کہو کر آگے ڈھے اور ہرے سینے پر شمشیر
بُر آں کی نوک رکھ کر زانے لے گئے کہ " اے بد بخت نا بکار ایک
مولی افسر اور ذی رہاد بادشاہ کے لئے یہی خاص سند پکھائی
جائی ہے گی اس محفل میں دو جیاں کے سردار افضل ابشار خاقان اشیعیں
محمد علی اشرف علیہ وسلم کے لئے کوئی انتہام اس کا نہیں ہے کہ وہ تشریف
لائیں گے تو کچاں بیشیں گے۔ کیا اُنہیں اس لھیا سند پر بٹھایا
جاتیکا جہاں شیخ چیند ایٹھا ہے یا لفڑا بالشروع لوگوں کے پرتوں
میں لشیریں رکھیں گے؟

محض لرزہ طاری ہو گئی۔ شیر خدا کی گرج اور نگی تولد کی درہشت

تلے خوشی سے وش عالم کے فرشتے اور اجازت دی دربِ العرش
نے اس بڑی خوشی کے دن فرشتوں کو اسٹلے قیم کرنے شیرینی
کے آپس میں بھی اور دنیادالوں میں بھی....."

اس کو البھی کی کمی روایتی سننے کے بعدیں لے چکے ہے
عوفی صاحب کے بوجھے
" کیا یہ سمجھا دعا میں ہیں ہیں ۔"

وہ حکم کر دیے۔ کماں کر تھے ہو۔ سیاں دو قوچے لے
سے بیان کر رہا ہے سننا ہیں اس نے گہا تھا کہداوی نہ کہا۔

جیسا ہے۔ م مگر ادا دی تو اس کا چھا بھی ہو سکتا ہے۔
چپ چپ تے اخنوں نے جگہ کر کیا۔ کسی نے سیاں بیان فیکر
بندھ جائے گا۔ رادی کے لئے بڑے الفاظ اٹھنے سے نہیں
نکلا کر رہے۔"

کچھ درجہ سلام کا فخر یا اب رب کھڑے ہو چکے جائیں
کی سلامتی تو اسی جس بھی نعمت کے کھڑا ہو جاؤں مگر دفعہ کوئی
کے سوراخوں سے ایک نکتہ نظریت ناشی میں داخل ہوا اس میں
بہت کر کے جوں کا توں بیٹھا رہا۔ سیکڑوں کھا جاتے، اُن نظریں
میری سمت میں۔ صدقی محل من مزید بھی ہوتے تو سے مخفہ بنا
رہے تھے مگر شیخ چیند سے ٹیک کو کیا معلوم۔ دہڑا سے
گیاد وہ سلام کے اختتام تک بخطہ لکھ رہے تھے۔

پھر سلام ختم ہو گیا تو چاروں طرف سے بھپرہ دھا دھا اھا
جتنی مٹھے اُتنی بھی باقی۔

وہاں ہے۔ کافر ہے۔ گمراہ ہے۔ یہ عقیدہ ہے۔
آنکھ ناک بچاتا ہوا میں اچھل کر اسی شیخ پر آیا۔ دیکھ دیکھ دیکھ
میں چھپا۔

" بھائیوں تو لو۔ ارے سے سلو تو ہو اکیا۔ شکر اکر احقر کی
وجہ سے تم سب بھی گئے وہ دن..... درست مضم ہے داد سے
پیر طرش دستگیر رحمۃ اللہ علیہ کی بہاں خون کی ندی ہتھی نظری تھے
وہ گچھ نکھ۔ پھر چاروں طرف سے استحکام آؤزیں
بلد ہوئیں۔ کیا ہوا صاحب..... جائیے لو کیا ہوا۔"

بیٹھ جائی۔ آپ سب حضرات اپنی گلگلہ بیٹھ جائی۔
جب شمع پر سکون پوچھا تو میں نے کہا صاف کر کے اشارہ

پا کر خیال ہوتا ہے کہ اکھیں ایک مرتو دیا جائے۔ تو اپنی بھانا کو جد بخواہش و مجن کے سردار کو بھان بنانے کا شوق ہے تو شایان شان میر بانی کا سلیمانی سیکھو۔
میری جان میں جان آئی عرض کیا۔

۱۔ مخالفی نظر میں اکیا ہے طریقہ موزون ہو گا کہ ہر عرض سیلاہ میں بڑھا ساختت فالین وغیرہ نے سما کر خالی جھوڑ دیا جایا کہ کہ افسوس کے رسول اپر تشریف دھکن گے ؟
حضرت علی ہے۔

۲۔ سے بھو لے جائے جوان، کیا تو نہیں، دیکھتا کہ سحوں کلکڑو زیب صور کی میر بانی کس پیمانہ پر کل جاتی ہے۔ پھر کیا دنیا کے سب سے بڑے انسان کی میر بانی کا حق ایسی ہی چھوڑنے سے ادا ہو جائے گا ؟

میں چکاریا۔—“بات تو سچ ہے، اے شیرخدا مگر تم غریب لوگ شایان شان ساز و سامان کہاں سے لائیں گے ؟
ارشاد ہوا۔

۳۔ اب تو تے عقل کی بات کی۔ یہ شک افسوس کے رسول کو سامان دنیا کی پردازیں ہے۔ مگر ان کی میر بانی کی جبارت کرنے والوں کو صلاح و نفع کا وارث سر را یہ تو خود ہی متعارف کھانا جائیے کیا تو نہیں، دیکھتا کہ ان کے احوال و حال کس تدریج نافری ہیں، یہ ایسا جا کر سوئیں گے تو ان میں سے کتنے ہی دن چڑھے امیں گے ؟
میں نے کہا۔

۴۔ سچ ستر میا اے دا مادر رسول اے۔ مگر شیخ چیندا تو پکا نمازی ہے ؟

اٹھوں سے تیوری پہلی دال کر جواب دیا۔

۵۔ تو کیا جانے اس مرد نما چیز کا حوال۔ اس نے بیلاڈ پڑھنے ہوئے میں مرتبہ نہایت مستفن گو نہادا ہے جس کی بڑی سے رحمت کے فرستے کئی کئی میل دور بھاگ گئے ہیں ؟

۶۔ غفران مجھ میں بھوچاں سا، گیا۔ سب بڑی دلچسپی سے عاجز کی داستان سن رہے تھے اطلاع ان پر بھلی بن کر گری کہ شیخ چیندا کی خیریہ کا دروازی سے روت کے فرستے بھاگ گئے۔ بھوڑے نقائی نے تو فوراً ہی شیخ چیندا کے گریبان

میں نے باقاعدہ جو کہ عرض کیا کہ اے دا مادر رسول اے سوال تو اپ ان سب کھڑے ہوئے والوں سے کچھیں پہلے سے حکوم مقاکہ اپ تشریف لائیں گے اور سلام پڑھنے ہوئے یہ کھڑے بھی اسی نئے ہو گئے ہیں کہ تشریف اے دا لے موزن بھان کی نظر کریں۔ یہ غلام کھلانہیں ہوا کیوں نکل خود کو میر بانی میں شامل کر کے موزن بھان کی ہے حرمتی کرنے کا گناہ ہنگار بننا نہیں چاہتا تھا۔

حضرت علی نے ایک قہر آؤ دنگاہ مجھ پر دالی اور فرا نے لے گئے خاص طور پر بھی سے ہم نے اسلئے ہمکلامی کی ہے کہ تیر کو کم پڑیں گو دا معلوم ہوتا ہے تو ہی وہ شخص ہے جس نے یہ احساس کیا کہ ایک نہایت درجہ موزن و مکرم بھان کے شایان شان ہمارے پاس کوئی ساز و سامان نہیں ہے تو ہم میر بانی بننے کی جمادات کیسے کریں۔ یہ مردو دشہنشاہ دعا ملک کو اپنی مغلیں ہیں بلکہ میں نا در نظر کے نئے کھڑے بھی ہو جاتے ہیں مگر اتنی قیمتیں ہے کہ آنے موزن بھان یعنی ہم کس جگہ

میں نے لرزتی کا پنچ آزاد ہم بوجا اپ دیا۔

۷۔ اے خلیفہ نا مشد، اپ فرمائیں تو اسنج سے میں شیخ چیندا ادد دسرے لوگوں کو پہنچا دوں اور جھنور پر نور اس پر تشریف رکھیں و
مُرچ کر بولے۔

۸۔ ناکار، یہ اسنج حسن دنخون سے لا کرو جایا گیا ہے مجھے حکوم ہے اس پر کیا کیا کوئی نکب ہوئے ہیں۔ شرم شرم اے بیڑے انسان سردم۔

میں نے درخ کیا۔

۹۔ اے شیرخدا شرم مجھے تو بہت آگئی ہے مگر چاں اور کوئی شرم دار نہیں ہے میں تو خدا اپ کی طرح ان کا بھان ہوں۔ یہ مجھے دیہ اتراد دیکھنے پر خادیں گے۔

۱۰۔ دھدہڑے کے کھنڈ کرو قیمت پہنچے کہ عرض نادوق آتے تو وہ گئے دو دھن سب کو چاہ جو ولی کی طرح کاٹ کر کھدیتے۔ غرض تو میرا بھی یہی ملتا کہ تم سب کی گردیں قلم کر دوں میکن تھوڑا داداحد کو بیان

تألیف: - قابِ حسن الملک
سید محمد مہدی علی خان صادقی۔

ایں شیعہ کے بلال عقائد میں وہ حرکت الاراء اور مشہور کتاب جس کا صحیح جواب تجھ تک شیو حضرات نہ سے کے میں میں خود شیخ ذہب کی کتب اور ان علماء کے حوالوں سے صحابہ کے نقائیں اور خلافت راشدہ کو ثابت کیا گیا ہے اور شیعہ ذہب کی حقیقت ظاہر گئی ہے۔ سائل کے پاس کوئی مذکور نہیں ہے کون یہاں لکھا تھا ہی ہے
بہشتی زیورہ نسل مکمل [جس نے مولانا اشرن علیہ]
کی اس بیش بہادر متعقول ترین کتاب کا نام نہ سُنسنا ہو گا، بلال
محمر کے نئے ایک مفتی، عورتوں کا مشیر، مردوں کے نئے مستقل رہتا، اس کا عہدہ اور صاف ستراء الیشیں ہم سے طلب فرمائیے۔ در جلد ہیں مکمل بارہ روپیے (جلد
پسندیدہ رہے ہے)

تفسیر سورہ یقر

سرت کی مستند تفسیر مولانا شرفی

کے خامہ خاص سے — واضح ہے کہ یوں تو پورے تراث کی تفسیر، "بيان القرآن" کے نام سے شائع ہو چکی ہے لیکن یہ سورہ یقر کی تفسیر پر مشتمل میلان اول اس نام پر ایڈیشن کی دستیاب ہوئی ہے جو مبنیاً پر میں نے تصویح اور طباعت دکانیت کے اعلیٰ استظام کے ساتھ چھاپا ہے۔

ہدیہ مجذوب چورہ ہے۔ اس کے علاوہ کچھ سختے جلد چارم کے بھی دستیاب ہوئے ہیں جو سودہ تاہر اور سورہ اعراف کی تفسیر کے جامیں ہیں۔ یہ جلد بھی مجذوب چورہ ہو چکے کی ہے۔

شائیقی فوری توجہ فراہیں۔

خطبہات مدراس [سیدمان ندوی کے شہروزین خطبات جواہر جواب آپ ہیں۔ جلد ساز ہے تین روپے

مکتبہ شنجی (لیوینسٹن (رولی)

پر ہاتھ ڈال دیا۔ اور غرما کر پڑھا۔

" اے خبیث میلاد پڑھتے ہوئے گزارتا ہے۔"

مولو بخش حوالی بھی تڑاخ کر بولا۔ ہاں ہاں بھی بھی بد یوتا فی قی

بچارے شیخ پسندے گھنگھیا کے ورض گزار ہوئے
اور کی دال اور گو بھی کی بھیجا تھی۔"

سماجی حاجج بھی قوتاں کھا بھی کبوں یا لھا۔"

کھاہی یا اخوات پیلے استھا ہوتے۔"

اسی طرح کی چیزیں حناب سے فائدہ اٹھا کر ہا جزو دہاں سے

سرکہا یا اور سر پسپر رکھ کر بھیں اسٹینڈ کی طرف بھاگا۔ سرکہا اسی نئے صورتی تھا کہ کیا خبر کس ان کے جوش غصب کا رخ میری طرف ہو جائے اور کب میں وصیت کے بغیر بھرپور بیان دیا جائے۔ (طلاق نہ دھبت باقی)

فتاویٰ دارالعلوم

مولانا منقی مزین الرحل اور مولانا منقی محمد شفیع کے فتاویٰ کا مجموعہ "فتاویٰ دارالعلوم" کے نام سے بارہا چھا ہے لیکن اس کی ترتیب، تبویب اور کتابیت و طباعت ناقص ہی رہی۔ اب ایک نیا ایڈیشن مدد ترتیب و تبویب اور کتابیت و طباعت کے معیاری انتظام کے ساتھ چاہا گیا ہے۔ یہ عوام، خواص سب کے لئے خامی کی چیز ہے آنھوں کا یہ خصیم مجموعہ پڑا دوں فتاویٰ پر مشتمل ہے۔ جو ہماری روزمرہ کی زندگی میں خدمت دہم پر کام آنے والے ہیں مکمل ترتیب اور ہے۔ اگر مخفوق چاہیں گے تو ہر دو حصہ کی ایک جلد۔ یعنی ۲۷۰ حصوں کی چار جلدیں پائی جو رہ پے میں تیار ہوں گی دیا جسکی قیمت ۲۶۶ روپے ہو جائے گی۔ مجذوب یہ ریل طلب کیا جائے تو آخر جات میں لفاف میت رہے گی۔

تذکرہ علمائے پہنچ اعلامہ بند کے ذکر میں بیان پر مشتمل ہے جس کا نام سے فاہر ہے یہ کتاب اجنبی، نکار انگریز، جلد پڑرہ روپے

انگریزی اخبار کی ضرورت

مسلمانوں کے لئے ایک حیادی نشان کے انگریزی اخبار کی اس وقت جتنی ستدید مزروعت ہے اس کا حساس کم سمجھا اور بے من ہوں کے سوا ہر مسلمان کو ہے۔ ایک اخبار اگرچہ اُس لشکر صفات سے ہبہ برآ ہونے کے لئے کافی نہیں ہے جس لئے تہبیہ کر لکھا ہے کہ اس وسیع سے مسلمانوں کے تہذیب و تقدیر، استیاز است اور دین و اخلاق کا جاذہ نکال کر رہا۔ لیکن جیسا ایک ہی کے ۵ لے ہوں والی ایک سے زائد کی بات کیا کی جائے۔ فی الحال تو ہم میں سے ہر شخص کو اپنے مقدر بھراں لوگوں سے تعاون کرنا ضروری ہے جو انگریزی اخبار کے لئے بڑے ہیں۔

ذیل میں کچھ باہم ملک حضرات کا مرتب کردہ، علاوہ پدیدہ تأثیرین کیا جاتا ہے۔ رقم الحروف اس سلسلہ میں اتنا ہی کہہ سکتا ہے کہ اسلام نے صفات جاذیہ اور اجتماعی تیکی کو جو بلند پرستی میں دیا ہے اس کا مرشد یہ تفاہا ہے کہ اس نازک وقت میں ہم اپنے بارہی اختلافات سے باہر ہو کر اس انگریزی اخبار کے اجراء اور لفاظ اور قوی میں قن من دھن سے مدد میں جس کی جیشیت فی الحقيقة ایک دنماق تھی کی ہے۔ چیزیں اسلام اور ملت مسلم پر مسلم کے جانے والے جوں کے نامیں ہمیں تین کیا جاتا ہے۔ سادہ، مصوص و مکمل شاید کچھ میکن کہ ایک انگریزی اخبار کی اشاعت و فی اعتبار سے کوئی کتاب کا کام ہو سکتی ہے لیکن ہم ان دوستوں کو یادوں میں لے کر اپنے سازش میں ترہ سوال پہلے جب ایک بار باطل کے عمل سے مخدوٰ نہ ہنے کے لئے خدق کھوئے کی ضرورت پڑی تھی تو اللہ کے پیغمبر رسول اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے ساتھی کر خود بھی خدق کھوئے تھے میں حصہ لیا تھا اور اس کام کو اتنی اہمیت دی تھی کہ اللہ کے اس سب سے بڑے پرستار کی چند نمازیں بھی فھا بھوکی تھیں۔ اس کا مطلب اس کے سوا کہا ہے کہ جب اسلام اور ملت مسلم شدید طریقے میں ہو تو اس کی حفاظت پر یقین کی تدبیریں سب سے پڑی جاتی ہیں اپنے دھن میں بغاہر ہم مسلم اور مسیحیوں جیسے کوئی ملکی طبقہ ہے پسخواہیا گیا ہے اس کا علم و احسان کے نہیں۔ سطح اعلیٰ اور سچی ہو سکتی ہے ہمیں اور زیادہ پیسا، کچلا اور دبایا جاسکتا ہے اس المذاک مورث حال سے ہبہ برآ ہونے کے لئے جہاں دوسری نوع کی چیزوں سے مخدوٰ نہ ہوں یہ بھی ضروری ہے کہ ہمارا کام سکر ایک انگریزی اخبار تو ہو جو غالموں کے قلم اور مفاکوں کی سفارکی سے خواہ کو برداشت آگاہ کر سکے۔

عاجز بڑی سی بیانی، الشاد اور حساب آجوت کو ملعون نامہ لکھتے ہوئے، دیافت اہم ایمانداری کے ساتھ عرض کرتے ہے کہ جس شخص نے اسلام اور ملت مسلم کے درد، حق کی حریت اور اجتماعی تلازع کے نقطہ نظر سے اس اہم درین کام میں تعاون دیا ہے، ویسا ہی اواب ٹے گا۔ جس ساکنی مسجد کی تعمیر میں تعاون دئے ہے سے اپنے سکتا ہے یہ مسجد کی تعمیر اور وقت اتنا ڈرالا ہے تین کھلاں سکتی جتنا ہے کام ہے مسجد ہو تو کھلی رہیں پر بھی غاز پڑھی جاسکتی ہے لیکن ملت مسلمی اور مسجد ہی کو دینیں بخالاں گیا تو کس کی مسجد لد لکھاں کی غاز، علی بھٹ و نواع کا نہیں درستہ و مظہری کا ہے ہم ذیلی مقام اور فضیح جریئت میں باہم کتنا ہی اختلف سکھتے ہوں لیکن مشترک لکھاں میں جلا کر ہم سے اسستیصال و نفاع کی کوشش نہیں کیں تو امنہ نے ہوئے طوفان اور بھرپوری ہوئی آنحضریاں ہم سب کو ہم ایجاد دلی کی

درجہ مصن وہیں گی۔ یہ اخبار— جس کی تجویز مانئے ہے کسی ایک کتب مکر کا قائم نہ اگر کسی خام گروہ کے خاص سلک کا نقیب نہ ہو گا بلکہ: یہ حق کی صرف ان علمات کو حاصل کرنے گا جس سے کسی بھی مسلمان کو اختلاف نہ ہو، یہ اسلام کا بنیادی تعارف کرائے گا اور ان برادران و ملن و صحیح معلومات بہم پہنچائے گا جیسی غلط معلومات پر مطمئن کر کے اسلام اور مسلمانوں سے نفرت کرنا سکھایا جانا ہے پرانی دہی مرتا ہے جو اخلاقی تشویش ہے اور اکثریت کے تلویب میں اسلام اور مسلمانوں کی نفرت پہنچانے ہے جو علیل الشیعیانی دریافت کی کارروائی ہے وہاں ہماری کوتاہبیوں اور عقولتوں کو بھی خاص دخل سے ہے ہم اگر تلاشی میں نہ کیا تو مقدار ہمارا شاعت حق اور بائبل غیر طیوریں لگ جائیں تو اللہ شریف کا، تعالیٰ عز و جل کے کام برکت دیگا وہ کہتا ہے مبذہ ہماری طرف ایک قدم پڑھے تو ہم اسکی طرف دو قدم پڑھتے ہیں۔ ایک اگر بزری اخراج اگرچہ آس سنت کا ازالہ کرنے کے لئے بہت کم ہے جو درجنوں اخبار اور سالے ہمارے خلاف پھیلائے ہیں۔ لیکن جو ہو مرست کو میدان بدر کی طرف پڑھنے والے ہیں تو ہم سو نیزو سو خدا سامان مجید بھی حریف کے لیٹر اتفاقاً اور مسلم اشکر سے بہت کم ہی ملے جھوپوں نے اللہ کے نوک پر قدم آگئے پڑھایا تھا۔ اللہ یہ دیکھتا ہے کہ ہم بندے کو جتنی بھی استغاثت اور خیر کی طرف پڑھنے کی دیگئی ہے اس لئے کام میں لگایا ہے تو اللہ اس کی حد کرنا ہے اور اللہ جل جلالہ کی حد کرے اسے زین و آسمان کے سارے لشکر بھی مل کر فنا ہیں کر سکتے۔ ہماری استغاثت ہی یہ تو ہیں کہ برادران و ملن کے دلوں میں اتر کر ان کی غلط تھیاں دوڑ کر سکیں۔ نہ ہم کسی فتنہ پسندی سرشت پتولی کر سکتے ہیں لیکن یہ ہمارے بیان میں خود ہے کہ باہمی تعاون سے اگر بزری اخراج نکالیں اور جید اور غیری سے کام لے کر بر وفت ان مفسدات افواہ ہوں، جھوٹے پرد پیگنڈوں اور قانون و دین سرگرمیوں کی تعلیم کوہیں جن کی آڑ میں بھولے جھائے عوام کو نفرت، خفیظ اور اسقام کا سبق دیا جاتا ہے۔ ہم لئے اس کام کو اللہ کے ہمراہ سے ہے ہمارے تندی و محنت کے ساتھ انجام دینا شروع کر دیا تو انشاء اللہ فرم انشاء اللہ ملک و ملت دوں کے لئے اس کے نتائج بہتر تھیں گے۔ چنان تک اس بورڈ کا تعلق ہے جو اس کام کی سربراہی کے لئے مرتب کیا گیا ہے وہ ہر لحاظے سے قابلِ اعتماد ہے اس کے متعارف اگلیں کو تو ہم ذمی طور پر بھی جانتے ہیں اور پوری طرح ملٹیمن ہیں کہ دیانت، باائع نظری، جفا کوشی اور سداست روی ہمراہ میں اس ہم کام کے اہل ہیں۔ تمام برادران ملت سے خواہ وہ اہمیت یا غریب ہماری پر زرد المقاوم ہے کہ اسی تعاون میں پیش تھی فرمائیں جتنا زیادہ سے زیادہ سے سکتے ہوں دیں۔ اللہ کا نیک بندہ ابو بکر صدیق پھر اسے پی اسلام میں تو تھا جس نے دین و ملت کی حد کے موقع پر اپنے گھر کا سارا اٹا شد۔ چنان، چکنی تک امیر قوم کی حد میں لا کر رکھ دیا تھا۔ اور جب، ہیر نے پوچھا تھا کہ ابو بکر! بال پوک کے لئے کیا بھروسہ تو اس سخندر جیسے دل والے نے گردن جھکا کر کہا تھا کہ آپ پر میرے باپ فربان میں دیوال کے لئے تو میں اللہ اور اللہ کا رسول کا تھی ہے۔

اللہ کا نیک بندہ علیہ این الخطاب بھی ہمارے ہی اسلام میں تھا جو اپنے قام اٹاٹے کا منصف اٹھا لایا تھا۔ اللہ کا نیک بندہ عثمان این عقاب بھی ہمارے ہی اسلام میں تھا جس نے اس شریتوں کی بھیتیاں اور اہنؤں کی قطائیں نزد خود میں کر دیں۔ ہم سیاہ کارہ خطا کو شاخ اخلاق اور رفع ایشان اجداد کی پیری تو کیا کر سکتے ہیں جو کہ کہا ہم اتنا ہیں کہ سکتے کہ اپنی فاعلیت دوں ہی دین و ملت کی کلائی پر چھاؤ دکر دیں۔ پیدا کر دیں کیا اس کا دوسرا بیسوں ایک راوی حق میں صرف کر لئے کی جہت ہم میں ہیں اور تو چھوڑ لیئے اگر ہم اتنا ہی سے آگئے بڑھا سکیں جتنے حق، سگریٹ، پانچاۓ، قبیلی بلوہسات، فر شپ اور ملٹن ملڈ اور ملٹ نہیں۔ غیر خود کی طور پر چھاؤتے ہیں تو بہت بڑا کام انجام پا جائے۔ ایک نیس وہ اگر بزری اور دنما سے غلبہ میں آ سکتے ہیں، اگر افراد ملت اسلامی اخوت و مددت اور ایامی بعیرت، باائع نظری سے متصرف ہو جائیں۔ اس ملک میں ہمیں جیتا ہے عزت کے ساتھ جیتا ہے مسلمان وہ کہ جیتا ہے۔ یہ عزم خالی بیچ دناتا، داستان سرائی، جوش و غوش اور بیچ پکار سے کامراں پیش ہو سکتا۔ اس کے لئے سخینہ، انٹھک، دودس اور شووس سمجھی جوہ کی خروجت ہے۔

اَللّٰهُ اَكْرَمُ حَسْنَتِنِينَ بَوْ كَاهْ كَهْ كَعِي

دُوڑُو زَمَانَهْ چَالَ قِيَامَتَ کَی مَلَ گِلَا

ابَّ آپَ دَهْ اَعْلَانِيْ " مَلا خَلَقَ شَرْمَائِشْ بَوْ بُورَذَآفَ اَسَلَّمَکَ پَلِيَكِيشَنَزَکَ مَرْفَ سَے شَائِعَ کِيَا گِيَا ہے۔ (عَامَ عَمَانِيْ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پندہستان میں اسلام کی خدمت اور مسلمانوں کے معاوی کی حفاظت کے لئے ایک انگریزی اخبار کی ضرورت و اہمیت سب کے نزدیک مسلم ہے۔ لہت کا پر فدا اس ضرورت کو شدت سے موس کر رہا ہے اور اس کی بروڈی تباہی کے ہمارے ملک کی اکثریت کے سامنے ہر صالیح میں اسلامی نقطہ نظر آتا ہے اور ان غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جو اسلام اور مسلمانوں کے متعلق بے شمار باولوں کی وجہ سے چیلیوں رکھی ہیں۔

علاوہ اذین مسلمانوں کا پناہ انگریزی اخبار سے ہوتے کی وجہ سے ان کے جذبات و احساسات کی صحیح ترجیحی پہلوی میں ایک اضافی جاسکتی اور اس بہت سے واقفات کے سلسلے میں ملک کے سامنے صحیح صورت حال پاتا ہے جو آئے دن رومنا ہوئے رہتے ہیں خصوصاً ماجن کا تعقیل مسلمانوں کی ذات اور ان کے معاویات سے ہوتا ہے یہاں کے بر عکس واقعہت غونما غلط انتہا نگہ میں پیش کئے جاتے ہیں اور معاملات کی غلط تصویر سامنے لائی جاتی ہے جس سے بہت سے خرپیدار اور شہزاد افراد بھی کسی دل کسی درجہ میں متاثر ہو جاتے ہیں اگر مسلمانوں کا پناہ انگریزی اخبار پاٹھندہ گاہن ملک کے سامنے صحیح صورت حال پاتا ہے تو نقیض ہے کہ بہت سی ان غلط بیانوں کی بروقت تردید کی جاسکتی ہے جو بسا اوقات ملک و ملت دلوں کے لئے انتہائی خطرناک صورت اختیار کر لیتی ہیں یا کام باجمی اختیار خبر سکالی اور ہدایتی کے جذبات کو پروان جلا جاتے ہیں مانع اور یا ہمی منافر کا موجب بنتی ہیں۔

غیر بیداری انسانی نظرت ہے صحیح صورت حال سامنے ہوتی رہے عاصم کو گراہ کرنا آسان د ہو گا۔ بعض بروڈ اخبارات اس ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں مگر اول نوان کا حلقوں بہت محدود ہے دوسرا ملک کا پیشہ پڑھا لکھا طبق اور اخبارات کو یا تو پڑھنا نہیں یا پڑھدی ہی نہیں ملتا، اسیلے انگریزی اخبار کے سوا ان حلقوں تک رسائی کی اور کوئی صورت ہی نہیں ہے۔

یہ وہ اسیاب ہیں جن کی بنا پر مسلمانوں کے مختلف حلقوں کی طرف سے اس ضرورت کا بار بار انہیں ہوتا رہا ہے اور اس کے لئے مختلف تجویز اور اسکیں شائع ہوتی رہی ہیں لیکن اس سلسلے میں اب تک کوئی علی قدم اعتماد ہیا تھیں جو اسکا اور حالات کا تقاضا ہے یہ کہ ایک دریافت انتہا رکھیا جائے اس لئے ہم لوگوں نے اپنی کامگی اور یہ بعثتی کے باوجود حقیقی کے بھروسہ سپر اس ضرورت کو پورا کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔ اللہ ہماری مدد کرے۔

ہمیں خوش ہے کہ اس سلسلے میں جماعت اسلامی پتہ ہے مگر اس پر سے تعداد کا اعلان کیا ہے جیسا کہ مولانا ابوالحسن علی امیر حجاج است اسلامیہ کی اپیل سے جو دعوت موڑھ ۱۹ اگست ۱۹۴۲ء میں شائع ہو چکی ہے واضح ہوتا ہے۔

اس کام کے لئے ہم ہے "بُورَذَآفَ اَسَلَّمَکَ پَلِيَكِيشَنَزَکَ" کے نام سے ایک بورڈ ڈائیسیسے، یہاں بورڈ میگر ضروری اور مفید لڑپکڑی نشر و اشتاعت کے ساتھ اپنی نگرانی میں انگریزی اخبار بھی نکالے گا۔

ضرورت کا تقاضا تو یہ ہے کہ انگریزی اخبار و زمانہ پویکن ہمارے وسائل و زرائی ایسے نہیں ہیں کہ فی الحال ہم اس کا ارادہ کر سکیں اس لئے ضرورت ایک معیاری ہفت روزہ نکالنے کا فیصلہ کیا گیا ہے، آئندہ اگر حالات سازگار ہو سکے تو اس "مُلَوِّذَت" کے سلسلہ پر بھی غور کیا جائے گا۔

اخبار کسی کی ملکیت نہیں ہو گا بلکہ وقف رہے گا اور اس کا تبادلہ سرمایہ و عطیات ہوں گے جو اہل خیر حضرات سے ہمیں موصول ہوں گے۔ اخبار کے افراد و مقام صاحب ذمیں ہیں:-

اخبار کے مقاصد

- ۱۔ اسلام کا صحیح تواریخ، اس کی تبلیغات کی اشاعت اور اس کے بارے میں بھی جو اعلانات ہوں کا ازالہ۔
- ۲۔ مسلمانوں کی دینی حالت بہتر بنانے اور ان کی معاشرتی اصلاح کی کوشش۔
- ۳۔ مسلمانوں کے حقوق کی مسائل میں اسلامی نقطہ نظر ہے ان کی رہنمائی کرنا۔
- ۴۔ مسلمانوں کے خلاف آئے دن کی اعلانات بہائیوں کی بردقت تردد کرنا اور صحیح صورت حال سامنے لے کر ان کی مشکلات و مسائل کے سلسلے میں ملک کے اجتماعی ضمیر کو بیدار کرنا۔
- ۵۔ ملک کے سیاسی، معاشری و معاشرتی مسائل میں اسلامی نقطہ نظر سے غیر جائز اور انسانی اور انسانیت کے ساتھ انہمار منیا اور ملک کے اجتماعی شور کی ایسی تربیت کرنا کہ باشندگان ملک علاقائی، سماجی اور فرقہ واران حصیتوں سے بند بکر ملکی اور انسانی بنیاد پر ایمان کے حل کی طرف متوجہ ہوں۔
- ۶۔ ملک میں بھی بھائی بداخلانی، رشوت ستانی اور دوسری خرابیوں کی احتلاج اور عدم رواہ اور ای احتشاد بیندھ کر دو کرنی کو شکست۔
- ۷۔ ملک کے تمام کمزور اور مظلوم طبقوں اور عذیزی تہذیبی اور انسانی احتیتوں کے جانب حقوق کی حفاظت۔
- ۸۔ امریت اور قسطنطینیت کے رحمات کے خلاف جہوری و جوانات کی تائید اور مستوریں دینے گئے بنیادی حقوق کی پامالیہ اجتماع خاص طور پر امور اصولی پر زور دینا کہ حکومت ذہب کی بنیاد پر اپنے شہریوں کے درمیان کوئی تفریق نہ برائے۔
- ۹۔ عیاری ہفت روزہ بھائیت کے لئے جو سب سے پہلے اخبار کا اپنائیں ہونا ضروری ہے تاکہ اخبار پاتا عدگی اور پابندی وقت کے ساتھ نکلتا رہے۔

۱۔ اخبار کو اپنا مقام پر بیدار کرنے اور اپنے پیروں پر کمزوری نے کے لئے بھاری سے اندازے کے مطابق کم و بیش تین سال کی حدود در کار ہوگی۔ اس حدود میں پرسیں دیوبندی کے مدارف اور پہلے تین پرسوں کے متوسط خدارے کو پورا کرنے کے لئے بھاری سے اندازے کے مطابق کم از کم سال کھرو، پہلے در کار میں ہو اہل خیر حضرات کے عطیات ہی سے فراہم ہو سکیں گے۔

۲۔ فراہمی رقم کے لئے دس، پانچس، پیاس اور سورہ پہلے کے علاوہ ایک، دو اور پانچ در پہلے کے کوئی بھی تباہ کر اسے لئے ہیں تاکہ اس مت کا ہر طبق اپنی استعداد اور جذبہ کے مطابق اس کا در حضور مقدم ہوا ہے اس سے ہمیں یقین ہو چلا ہے کہ اخبار کے اجر، کیلئے انگریزی اخبار کی اسکم کا ملک کے ہر حلقے سے پوش خیر مقدم ہو چکے ہیں جو اخبار کے اجر، کیلئے جن اہنگوں و مسائل کی ضرورت ہے وہ انشاء اللہ جلد فخر ایام ہو جائیں گے۔

۳۔ ہم ملکت کے پروردے سے بر خلوص قوانین کی امید رکھتے ہیں اور زیادہ سے قوانین کی درخواست کرتے ہیں۔

- ۴۔ محمد یوسف د مرکز (بلی)، (۲۷) محمد سلم د حوت (بلی)، (۲۸) اخیں الدین احمد د چتر پور، جنوبی پنجاب (ریج) افضل جمیں د مرکز (پنجاب)
- ۵۔ انعام الرحمن خاں د بھوپال، (۲۹) محمد عبد الجی رائے (پور ریج) محمد یوسف صدیقی د ٹونک (ناظم اعلیٰ)

تمثیلیں

بورڈ آف اسلام پبلیکیشنز۔ ۱۵۲۵۔ سویں والان۔ دہلی۔ ۶

آدمی کے منہ میں ٹکتے کی زبان

تلود خال، بحث، انعام و تعمیم انسانوں سے ہو سکتی ہے یعنی کسی فرد یا گروہ کی نسبت ہی ماری جائے تو اس سے بحث و لکھنگوں کی پاٹیں ٹکتے سے سرحد نے کے مراد فہرست ہوگی۔

تلود بناز، نیام و میاد، عرض و قوای اور صلح برپرستی کو اسلام کے نام پر درج دینے والوں نے تاحد رسالت کے پاکبڑوں، مشرتوں اور شریعت پاکبڑوں کی معقولیت پسندی پر جو سیاہی لیجی ہے اس کاہ بال ہمارے سروں پر آسمان بھی نوارے تو جائے چیرت نہیں۔ یہ غفل و غلط سے علاری اور توجہات و توانامت کی کچھ بیسیں لست پت لوگ کافر گری اور مرتد سازی میں اپنا جواب نہیں رکھتے۔ ان کا امتیازی و صفت یہ ہے کہ کسی ایک بھی کافر کو مسلمان تو انہوں نے کبھی نہیں بتایا مگر بے شمار مسلمانوں کو مسترش کا نہ عقائد کا چکار لگا کر شرک و زندگی کا راستہ اور سیاہی کا راستہ کا دیباخانہ اور جن خلاطہ سیزدگوں نے ان کی ناشائستہ مرگ میں پر رک ڈک کی انھیں ان بد دماغ، بید زبان اور بد گہر لوگوں نے ادنیٰ ناہل کے بیٹر کافر اور مرتد قرار دیتا ہے۔ ان کی یہے دلکش جو اتوں کے چند نوئے مشتمل نہود از خدا اورے کے طور پر نقش کئے جاتے ہیں۔ پڑھتے اور سر پیٹتے۔

صفحہ ۱۶ پر ارشاد ہوتا ہے۔
اس محلی دلہو رکن ایمان کو محض خط کیکر کافر ہوا، جب وہ کافر ہے تو اس کے تجھ اس کے معتقد قوم اور دیوبندی سب کا لشکر ہوئے۔

حضرت سید احمد شمسید [ان موادی حجتت ملی خان کے]
چوتھے بھائی ایمان و ہابیت کیجھی ہے، اس کے صفحہ ۱۷ پر مذکور ہے۔
خان نے تاریخ ایمان و ہابیت کیجھی ہے، اس کے صفحہ ۱۸ پر مذکور ہے۔
سید احمد کو علیاری، نکاری، جلسازی میں پڑا کمال حاصل تھا، وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آم و سلم تھے بنے نیاز اور سے شرم، بے غرفت، بے چیا اور مسلمانوں کی مقید تحریکوں کو شانتے والا تھا۔ صفحہ ۲۱

یہ امیر شہید نہیں بلکہ بتا سپنی علمبردار دین اسلام کا خدار علماء مسعود خدا و رسول سے یہے نیاز۔ صفحہ ۲۱
انگریزوں نے دونوں دین فرقوں کو در پے سے خرید کر اپنے کارفاصل کے حصوں کی خرض سے چھوڑ کر کھا لئا، دونوں ملک دو قوم کے

شاہ اسمبلی شہید [اعلیٰ حضرت احمد رضا خان اپنی دکتائی]
“اکو کہتہ اشیبیہ آدمیں ایسیت ایسیت ایسیت ایسیت ایسیت شاہ شہید
کو بنے لفڑ گاہیں دینے کے بعد” اکو کہتہ اشیبیہ “بار بخیم کے
صفوہ ۱۵ پر قتل اڑیں۔

فرقد پا بیہ، اسما علیہ اور اس کے امام ناصر حام پر جو ایسا
امہما ہو جو کافر لازم اور بلا شہید جاہیر فتویٰ نے کرام واصحاب
لنہی اکابر و اعلام کی لنھری بحاثت و احتجاج پر یہ سب کے سب مرد
کافر با جائع آئندان سب پر اپنے کفریات ملحوظ سے بالنصریع
تو پیدا جو حج اور از سسر نوکر اسلام پر صفات مرفعہ جب ہے۔
ان احمد رضا خان کے مظہر۔ موادی حجتت ملی پر قول
خلیل مهرزا علیٰ حضرت اپنی کتاب ”تجانب اپنی استہمنی پہل
الفتنہ“ نے اپنی کتاب کے صفحہ (۱۱) اور (۱۲) پر شاہ شہید کو
کافر کہتے کے بعد اپنیں کا نصرت سمجھنے والوں کو بھی مرتد قرار
دیا ہے۔
ایک دوسری کتاب ”کشف مثلاں دیوبند“ کے حاشیہ

تجابہ صفحہ ۲۹۴

و سارہ نہ مگھا عتی۔

۳:- یہ کفریات معلوم و ہی ہیں، جو امام ابو ہبیر الحسینی، ہبھی نے اپنی ناپاک کتاب تقویۃ الایمان میں لے کر۔ حوالہ مذکور صفحہ ۲۹۴:- حاصل ہے امام ابو ہبیر کی شاگرد ہی میں ان سب کفروں کی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افراز کر دیا۔ حوالہ مذکور صفحہ ۲۹۵:- تو اس پہے دین تائیں دھانی کو بکار رہ رہا تھا پر یہ چیز۔ ۰ مذکور صفحہ ۲۹۶:-

علام اقبال [۱] ایسے عقائد کفتو ہوئے کیسے مسلمان

ہیں، ان کے اسلام کی حقیقت ہماری سمجھیں نہیں آتی۔ و ۱ اپنے
گھر ہوئے اسلام کی بنابری مسلمان ہیں۔

تجابہ اہل السنۃ صفحہ ۲۹۵

[۲] وہ بحکم شریعت مطہرہ یقیناً ہے ایمان و یہ دین یہ صفحہ ۲۹۶:-
و اضعی و پھر ہے کہ علام اقبال کو شکوہ سمجھنے پر اپنے کے ان بدعت
قرآنوں کے واضح طور پر کفر کافری دیا تھا، تکمیلیہ میں تک کہہ دیا تھا۔
کران کا کافر کافر سمجھنے والا یہی کافر ہو جاتا ہے۔

مولانا ظفر علی خاں [۳] حوالہ اتفاق علی خاں کے خلاف تو اہم

ہوا تھا اور کہا گیا تھا کہ جو زیدار پڑھتا ہے آس کا خارج شہر ہو جاتا ہے

سرستید مرحوم [۴] سرستید ایک شہید مرد تھا جو اس کے

درستہ ہو جاتا ہے اور اگر یہ توہیر مراد تو سختی عذاب ابھی ہے

تجابہ اہل السنۃ صفحہ ۲۹۶

نورتن بھی کافر [۵] اپنے نورتن بناد کے سچے جو پیر بخ کے

وزیر ان پیر بخیت مشیران دہربست اور بیٹھنیں زند یقینت تھے
جس کے نام یہ میں (۱) محسن (۲) اعلم بار جگ (۳) برلوی
چوراغ علی (۴) تواب استعداد جنگ (۵) مولوی مشناق حسین۔
(۶) الطاف حسین (۷) مولوی زکاء اللہ (۸) مولوی جبیدی حسن (۹) مولوی

جبیدی حسن (۱۰) سید محمود خاں۔

تجابہ اہل السنۃ صفحہ ۲۹۶

(وہ فرید:- (۱) شبیلی علی (۲) دشیتی پیر بخ

(باقی پیر بخ) (۱۵)

قدار ادا، اسلام کے کفر دشمن تھے۔ صفحہ ۵۶

نازو توی [۶] گنگوہی مدنی، تھانوی [۷] مولا نا نامہ نا (توی)

مولانا خليل احمد مہاجر مدینی اور مولا نا اشرفت علی تھانوی۔

(۸) سب کے سب کافر و نکر ہیں باجماع امت اسلام
سے خارج ہیں۔

(۹) جوان کے کفر میں شک کر دے، ہی کافر ہے۔

و زان شریعت۔ جلد اول صفحہ ۲۹۶

مولانا عبد الباری فرنگی محلی [۱۰] احمد رضا خاں صاحب

صاحب فرنگی محلی کی ایک سو ایک وجہ سے تکفیر کر کے ان سے

ذریعہ کام مطالیب کیا تھا ہیں ایک دجی یہ بھی مغلی کہ وہ اکابر دیوبند

کی تکفیر ہیں کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو، الطاری الداری صفا حیدر دم)

علامہ شبیلی [۱۱] صلح کی پیری پیغمروں کا متصدی میساست

کے پردے ہیں پہے دینی دہریت پھیلانا
ہے، ان صلح کی پیغمروں میں اعظم آزاد کے مولوی شبیلی بہت نایاب

ہیں، یہ سب بحکم شریعت مطہرہ لکھا دو مرتدین ہیں۔

صفحہ ۲۹۶ - ۲۹۷ تجابہ اہل السنۃ

شبیلی اسلام گذھی کے ان اشعار کا کفر یقینی و ارتقاً لاطلاقی ہونا

ہر بیوی و زادہ ماہی مادے سے بھی پڑھکر صلح و دہش ہے۔

تجابہ اہل السنۃ صفحہ ۲۹۶

ان کے دیجی علامہ شبیلی کے تعلی و لطفی کافر و مرتد ہوئے
ہیں کچھ شک و شہرہ سکتا ہے۔

تجابہ اہل السنۃ صفحہ ۲۹۶

مولانا حالی [۱۲] جس کا نام مذجوہ اسلام رکھا، پیری پیغمروں

و صلح کی داعظوں نے اس کی اشاعت میں اپنی چوٹی کے زور
لگاتے۔ اس نے مسدس کے صفحہ ۲۹۶ میں پہنچے پیری شبیلی

جن جائے کا سبب ان نظقوں میں لکھا۔ تجابہ اہل السنۃ صفحہ ۲۹۶

۳:- شبیلی و حالی دونوں کے اقول سے اتنا اصرہ ثابت ہو گیا،
کہ ان دونوں کو گراہ اور یہ دین بنا نہیں دیں ان دونوں کے دین د

ایمان کو مٹانے والی دھی سرستید احمد خاں کو ان علی گذھی کی کافراں

سرخی، جالا پھولا اور ضعف نگاہ کا دشمن

- سرمه دیجھن - بلا باغذہ بزاروں ہی انسان اس وقت دیجھن استعمال کر رہے ہیں اور وہ اس کے نتایاں اثرات سے پوری طرح مطمئن اور سروہیں ہیں

دریجھن

آپ بھی استعمال کیجئے

ایک تولہ پانچ روپے • چھ ما شہ تین روپے • ڈاک خرچ ڈیڑھ روپیہ
تین شیشیاں کچھ طلب کرنے پر حصولہ ڈاک معاف

دار الفیض رحمانی - دیوبند (یو۔ پی)

اپنے ہاں کے اجنبی سے خریدیے اس میں ڈاک بخچ کی بچت ہو گی۔

مختلف شہروں میں ہمارے اجنبی

- محمد علی صاحب لکھنؤی - تاجر عطر متصل محفل کمان پوسٹ جو ہی حیدر آباد دکن ● سلطان احمد خاں جزل کیپ میکروہ مسجد عرب لائن - بھیٹی عدھ ● فضل جزل اسٹور، کتاب گھر، ہنگنڈہ دنگل دکن ● مفید عالم دواخانہ - بھکھی - لام گڑھوا - چمارن ● حافظ غلام رسول عزیز مدرسہ - دہیر - چکلی - بلڈنگ - عبدالحید عزیزی - ڈاک بیسٹ چند روشن - اسٹریٹ کلکتہ ● مسید بخاری یونیورسٹی رحمانی - جعل کوڑہ - موکلگیر (بہار) ● بایا اسٹیڈیسٹنی - سدی پیٹھ - میدک (آنڈھرا پردیش) ● محمد شمس اللہ اسلام - معرفت مکتب سی دینیات - مسلم یونیورسٹی - علیگڑھ ● سید عبدالقارصاہب - فخر جمہور لاہوری - یعنی نورہ - گلبرگہ دکن ● حکیم حافظ خاتما حمد صاحب - ڈامنگڈہ نور شوپوری - گوالیار ● عثمانیہ مکٹ پامنڈا نور جیت پور روڈ - کلکتہ ● محمد عین الدین کراں نہر چنپت - پھیر - موکلگیر (بہار) ● ڈاکٹر محمد حسن صاحب بصری - ہر یوم کیست لکھنیہ بیانار (بہار) ● مولانا نامہ الدین تاجر عطر کی مسجد - اکولہ - بہار -
- محمد نعیان صدیق صاحب - کوسیارہ - پلامون (بہار) ● محمد امیر الدین خاں بریا تو - ریائی (بہار) ● نیجر آزاد بکٹل پور - نزد بس اسٹینڈ - ہند ولور (آنڈھرا پردیش) ● حاجی مولوی اسفر از خاں - معرفت ایس - ایس قیوم اٹیشن بیانار - نانڈور - حیدر آباد دکن
- مولوی بشیر احمد - بخشی ہادر دودھاخانہ - مٹونا تھہ بھجن اعظم گڑھ ● حاجی رحمت اللہ صاحب جزل مریض چک سلطان پور - یو۔ پی
- عبدالعزیز شیخ حکیم اسٹریٹ - پر ایام اسٹینڈ - مالیگاؤں - ناسک ● سعیج الدین رشیدی - کتبخانہ تھرا - ہزاری باغ (بہار)
- نقاہ اسٹور چھپریہ بیانار - بردوان - ہنگل ● نور الاسلام - ایکس ڈرائیٹ میں - میونپل آئس - موکلگیر (بہار) ● فلام حسین محمد بھائی گھوڑ والا - محلہ ڈوگر اوڈھ بھر وچ (محجرات) ● اچ - زین - ایٹ ستر اسپورٹس گوڈس ڈیلر - نظام آباد دکن ● شہاب الدین چما بھرات کراں اسٹور ق-8 - ق-9 نردا بالکیا میل - میمی نور روڈ - احمد آباد دکن ● حاجی افسر حکیم اٹھر جنریل یونیورسٹی شاہنگ
- یلہ سیرٹ مریض - پینڈٹ پور - سیتاپور (یو۔ پی) ● راجہ مولی اینڈ ستر جزل مریض - سر پور - کاغذ ڈگر دسی روپیے ● محمد گبور - محلہ میلہ - میدان روڈ مظفر پور (بہار) ● نکم کٹپور - سیوہارہ - بخور ● الہل میڈیکل ہال علیہ السلام آباد
- محمد سیمان صاحب - ہٹانی ہاطھ جو گبالی - پورنیہ (بہار)

کھے کھوڑے

شخص و گرد پی عناد و کودوت میں تبدیلی نہ ہو جائے تو اسی میں است کی خیر ہے۔ علی اختلافات کو فروخت و جملہ کا وصلہ بنانے والوں وہ بڑک طریقے ہے جسے اسلام کی اصطلاح میں بجا طور پر "فتنہ" کہہ سکتے ہیں۔ ہمارے سوچنے کا یہی دھنگ ہے جس نے ہمیں زیر تھوڑ کتاب سے دھشت زدہ کر دیا تھا۔ لیکن تا مشعرے درفت دو نئے تھمرے کے نئے پیچے بلکہ ایک زائد سخن مطابعے کے نئے جھی عنایت فراہم کیا۔ اب اس کے سوا کوئی چالہ نہ خاکہ دل بہ باخدا رکھ کر اسے پڑھیں اور تبصرے کا ہفت خواہ مل کر کریں۔ لیکن ہم امراض کرنا پڑتا ہے کہ اس کتاب کو شرعاً کرنے کے بعد تو ہم کوئی کوستہ پھیل نہ لاتے بلکہ تک پڑھے پھر اسے ہم نے چوڑا۔ دا بہم کہہ سکتے ہیں کہ مولانا آنادر حنفی نے اسے تھکر دیا دل کی ہے۔

و یہی اگر ہم یہی سرشناسی درج کے لحاظ سے ضیافت پورہ کا جو سنت اس کتاب پر تھرے کام ہی نہ لیتے کیونکہ چندے علم اکابر کی سعف ایسی لذشوں سے بہدا اٹھاتی ہے جن کی کوئی تاویں ہمارے پاس نہیں ہے ہم دو بندیوں کے تراجم میں اسلاف کی غیر معتدل عقیدت اور شخصیت پرستی کا ذہر کیا۔ ایسا سراست کر گیا ہے کہ کوئی نگاہی اور جو کے اعتبار سے ہم اور ہر یلووں میں بہت ہی کمزور قدر گیا ہے۔ ہمیں کیا پڑی حقی کی ایسی کتاب پر تبصرہ کریں جو سے خطا حافہ ہارے مخفی پر ملا جائے رسید کرتی ہے اور اگر اپنے اکابر کی کالت کے جوش میں تھرے کرنے جی تو ناولیات و توصیفات کا داد اپنارکھائے کر ایک دفعہ تو تلک پیر کو یہی دھرداری اپنی صوابیدیر کے مطابق عمل کرنے ہوئے درسرے رعن کو بھی دیا نہ کر دیجئے۔ اور تکرذادہ میں کا محوال سا اختلاف

انشقاق صلح بحواب دل رکھات تراویح از خامد:-

مولانا آزاد اور حاملہ کتاب دیافت پاکیزہ کا نفر محمد سفید۔ صفات ملے کا پستہ :- بلال احمد اعلیٰ۔ مکان ۲۷ پاٹھے ہو یہیں بکار ۱۹۷۳ء۔ نشرت پونے درود پے

یادش بھریز "رکھات تراویح" کے نام سے مولانا جیب الرحمن الاعلیٰ کی کتاب شائع ہوئی تھی اس کا جواب مولانا نذیر احمد حنفی نے "اوامر مصائب" کے نام سے رقم نہ رکھا۔ اس جواب کا جواب مولانا عبداللہ صاحب تاکی نے "زاد انوار مصائب" کے نام سے کھاود "رکھات تراویح" کے نئے ایڈیشن کے ساقہ دل کی چیست سے شائع نہ رکھا۔

ان تینوں کتابوں پر تحلیل میں تھوڑوں بوجھ کا ہے اب یہی "زاد اوامر مصائب" کے تفاوت میں مولانا آزاد اور حنفی کی پیش نظر کتاب آگئی ہے جسے دیکھ کر اپنے اذادہ تو ہمیں چکر سا آگیا کہ ایسا اثر سے کیسے پڑھیں اور نہ پڑھو کیسے کریں۔ در اصل رکھات تراویح: فاخت خلف الفلام اور در غیرین جیسے مسائل میں پھر ایسا پچھڑا نہیں ہے کہ کسی بھی مرقی کو مشدت نہیں برداشت چاہیے جو سنت و مناظرے کے پڑھنے چاہیں۔ حدیث و قرآن ہی پیدا قوں ریلقوں کی بنیاد ہے دونوں ہی اپنی اپنی ہلگھلنیت اور دینی خلوص رکھتے ہیں۔ اپنام تھیم کی حدتک خوشگوار فضا میں گھنگو ہو اور پھر بر طبق اپنی صوابیدیر کے مطابق عمل کرنے ہوئے درسرے رعن کو بھی دیا نہ کر دیجئے۔ اور تکرذادہ میں کا محوال سا اختلاف

میں خطاب کریں تو ہیں، حساس پیدا چوک یہ بھی کوئی روایت کرتے ہیں
اور بیجا نئے مدرسائی کے واد واد کے ڈاگٹرے ہر ساتھ چلے جائیں
کوئی برداشت یا احتجاج ہبہ طرف پر بدھا ہے دیوبندی کیجئے ہبہ کہا جائے
اکابر محفوظ عن الخطاب ہیں ان کی گالی بھی مجروب کی گالی ہے جس سے
رتبے لئے مذاہیں جو سکتا اور وہ جلد بازی تباہ رکھے کی ایک ہی
ٹانگ بتائیں تو پھر وہ سری شانگ قیامت نکل پیدا ہو۔ اسی
طرح بیلولی بھی اور ابی حدیث حضرات بھی اپنے اکابر کے بارے
میں زبانہ حسام اور نازک مراوح ہیں یہ چجز اخلاق و جعل کی جڑ ہے
اور اس جزو کی آیاری ہمارے پیغمبر نے خوس کر رہے ہیں۔

مولانا آزاد حفاظی نے مولا نادر شیراحد گلگوپی، مولانا
غلبی، حمد، مولا ناصین الحمدی، فیروز کے فرمودات سے اپنے
اقتباسات پیش کئے ہیں جسیں بڑھ کر کم سے کم ہیں تو پسند ہیں ایسا
ہے خصوصاً مولا ناصین سنبلی صنی نے تو بد تہذیب اور ناشائستگی
کے اپنے سے جوہر دکھانے ہیں کہ ہمارا سر شیرم سے جنگ گلہ ان مولانا
کے شرح مقائد پر "تلک العزاد" کے نام سے حاشیہ لکھا ہے
اسی انہوں نے ایک جگہ امام ابن تیمیہ، امام القیم، شوکانی ایں
جزم اور داؤد قاہری کو اور ان سے محبت درکھنے والوں کو "کنا"
قتصر اور دیا ہے۔

مولانا نذری احمد نے توہوف اتنی ہی شکایت کی ہے کہ یہ
صاحبہ کستانہ کہتے ہیں مگر تصریح نہ کر کو اس سے بھی ٹوڑ جو ان
کا یہ پتھر آیا۔ انہوں نے ترآن کی آیت فصلہ کٹلل انکلیب
آن حملہ علیہ یقینت آذتھلہ یقینت کو اس مدد
دہن اور یہ سکام اوری کی طرح استھان کیا ہے جسے خدا اور حساب
آخوت کا خوف چوکر ڈیگا ہو۔ جس کا جو چاہے ترآن اٹھا کر دیکھ
سے یہ آیت سورہ اعراف میں آئی ہے اور الشرعاں میں اس قبیل
کے بارے میں خود ہم ادھم فرمادیا ہے ذلیق ملئ القویر الذین
کنْذَقُوا يَا لَتَّهَا يَا مَلَّا ہے ان لوگوں کی جھوٹ نے تمہلا یا ہماری ایسیں
جس شکل کو الشرعاں خود کہے کہ کافروں کے نئے ہے اسے استک کی
بعض شخصیتوں پردن رہا ہے جیسا کہ ناگہ بھی تعصب اور گزری
ہمی خفیت کی وہ الملاک لدا ہے جس پر سوائے لعنت کے کچھ
نہیں بھیجا جاسکتا۔

مگر بھی یات سے گرگردی تعصب کے چکریں نہ توہم ایمان
تھیں سکتے ہیں زاہل حدیث اور سوں کو یک طرزِ اتزام دے سکتے ہیں
"رکھات تراویح، جیسی بخشن کو طول دینا اور جو الجواب کا مسئلہ
حلانا اصلًا افسوسناک ضرور ہے لیکن جب منت سلمہ کی شامت
امال سے یہ بخشن فضایہ گوئی بخی بھی ہیں توہم مولا ناذ اور حافظ کو
قصودہ رہیں میرا سکتے کہ انہوں نے یہ کتاب کیوں لکھی۔

اس کتاب کا وہ ایمندانی حصہ ہمارے میں کافی دلچسپ ہر
جس میں توہاف نہیں اماں اماں کا جواب دیا ہے وہ "رد الفارسی"
کے مقدمہ مکار ہمایب مولا نا ایوب صاحب نے ابی حدیث پر لگائے
ہیں۔

پہلا ایام تو بھی کے ایک وقت فتحیہ کے متعلق قہاں سے
ہمیں زیارت دلچسپی نہیں۔ دلچسپی سے دوسرے ایام سے جس کا حقن
علامہ کی شان میں ہنر طعن کرنے اور جاد فلم کو بے لگام چھوڑ دئے
سے ہے شکوہ کیا گیا تھا کہ ابی حدیث حضرات خلماۓ احباب کی
شان میں بد زبانی کرنے ہیں گستاخ ہیں شاستگی اخبار نہیں کرتے۔
مولانا آزاد حافظی نے اس ایام کے جو بہت خوش ہمارا ہا کیا آئیہ
جسیں رکھا دیا ہے اور اسیں ہم اپنے حظ اکابر کے بعض اپنے
حدائق نظر نہیں کرتے ہیں کہ اردو محاور سے کے مطابق بیویت صاف
ہو کر رکھی گئی ہے۔

یہ پہنچ بانی، استہنہ، سب و شتم، تحقیق و تفصیل دینی، علمی ہاتھ
میں غلبہ کی شیان شان نہیں ہے ابی حدیث طراء احرار اس کرنے میں
تو اس کی تیامت میں شک نہیں مگر نہ وہ بارے اکابر بھی زبان و میان
کے او پنجے مید کو تاہم نہ کہ سکے ہوں اور اس کے قلم نے بھی گھیا سطح
تک پہنچا تول کر لیا ہو تو اس قصور و لغوش کی نشان دہی کرنے والوں
پر گلگڑ نے اور غلط سلطاناً دلایات کرتے کہے کوہ موض ہیں ایسا ذاری کے
ساتھ تسلیم کر لینا چاہیے کہ شریک جوہم بھی ہیں۔

پرہیت بڑی اور سرناک یات ہے کہ کسی دوسرے
مکتب تکری کی طرف سے گرہارے کسی بڑگ کے بارے میں
گستاخانہ انداز کلام اختیار کیا جائے توہم اس فرج آسمان سر پر
اٹھائیں گے جیسے گوئی باروی گئی ہو جب خود ہمارے کوئی
بندگو ارادہ سو سے کتب تکری کے بندگوں کو ناز بیا اور سیست انہوں

حرفاً درست تکلا۔ اور ہیں مستقل ایک دروس رہے گیا۔ یعنی
حد مل کر تے کے تھے ان دراز قدرت دیوبندیوں کی خدمت
میں پیش ہے جو ملکوں پر تاکید کر دی کرتے ہیں کہ ہمارے
اکابرہ سبی معصوم گر محفوظ عن الخطا هزو نظر۔

حضرت شیخ البیڈاً ایک اہل حدیث بزرگ سے خطاب کرنے

ہوئے دو دن بھت میں فرماتے ہیں
”یہی وحی ہے کہ یہ ارشاد بہا قرآن تناز عذر فی شفیٰ“

قرآن کا ای اللہ و الرَّسُولُ وَ إِلَيْهِ الْأَمْرُ يَعْلَمُ مَا تَكُونُ أَنْتَ
پسکار اول امار سے مرداں آیت میں سوائے انسیں کرام علم السلام
اور کوئی ہی سود لکھتے اس آیت سے ماف ظاہر ہے کہ حضرت انبیاء
و جملہ اول الامر احیب الاتیحہ میں اپنے فرد وہ الی اللہ

حالی میں ان کنترولوں بالله والیوم الآخر تو یکصل اور اپ
کو یہ اب تک معلوم نہ ہوا کہ جس ترآن مجید میں یہ آیت ہے اسی قرآن
میں آیت نہ کوہہ بالاصغر و نہ احقیقی موجود ہے موبہ نہیں کہ اپ
کو و قول آیتوں کو حسب عادت متدار من سمجھ کر ایک کے ناسخ اور
دوسرے کے منسوخ ہونے کا نتیجہ لگاتے گئیں“

مولانا رحمنی کو چیرت ہے اور بھاجیرت ہے کہ یہ کاف

قرآن ہے جس سے حضرت شیخ البیڈاً آیت نفل زرار ہے پری۔
اتفاقی بھیب بات ہے کہ حضرت شیخ نے ٹڑے جرم بودہ و ٹوٹ کے
ساختہ الفاظ کے ایک ایسے جو میں کو قرآن کی آیت قرار دے دیا
جو تین پاروں میں کسی بھی طبقہ دیوبندیں ہے ہم حافظ نہیں ہیں مگر
کسی حافظ سے پہچاننا تو کچھ مشکل ہیں تھا و یہیے حافظ سے تھیق
کئے بغیر ہی میں امتحان جو گیا تھا کہ حافظ اصحاب کی نثار ہی درست
ہے اور حضرت شیخ سے چوک ہو گئی ہے۔ اس پیغام کی بنیاد پر
کہ فان تناز عتمہ والی آیت قرآن میں حرث ایک بی جگہ ای ہے
اور وہ ہیں بھی اسٹلے یاد ہے کہ مفہامیں کے درون عوام اسکی
ضرورت بھی رہتی ہے۔

اُس موقع پر ہمارے ذہن کے ایک تاریکی کوئی تھے ہیں اُس
عقیدت نے سڑا بھاڑا جو ہمیں حضرت شیخ البیڈاً سے ہے شیخ البیڈاً
ذعر بڑے عالم تھے بکر رہنا نے طبیعت بھی تھے۔ ہمارے
والدروت الشعلیہ انہی کے مرید تھے جذبہ عقیدت کی بناء پر ہم نے

اُور شنی۔ یہی ہمدرے مولانا محمد حسن صاحب حنفی۔

جن کی عاشی شرح عقائد پر شرم سے پانی پالی ہوتے کی توفیق
کی دیوبندی اور حقیقت کو نہیں ہوتی۔ اہل حدیث کے بارے میں
لکھتے ہیں۔

”اُس کے خلاف ایک جماعت نہ اور نفر سے تکلی ہے جو
”حق سے“ یا ”بھی ہے“ اور ایسا، کامیاب والی ہے،“ قوچی“ ہے
و اشادہ“ مشہور اہل حدیث بزرگ تواب صدقی حسن خاں رحمۃ اللہ
علیہ کی طرف ہے جو خون کے رینے والے تھے۔ تاقل (التشریف)
کے لئے جسم ثابت کرتی ہے اسکو مخلوق سے تشبیہ تی ہے
ایسی عدوں کی شر ملکاہوں کی کمالی کھاتی ہے یہ ملکوں کا پادمان
یہ آزاد کے ساتھ ہی اور بغیر آزاد کے بھی۔“

دیکھ لیا اپنے ایسے علماء کے بارے میں اس کے صوا
کیا کھا جائے کہ علم نے ان کے ذوق کی گردادت میں کوئی اصلاح
نہیں کی۔ مگر طفیل ہے کہ تراجم ایک کسی حقیقی عالم نے اس صفتیاد
محل انسانی پر کوئی صحیح نہیں کیا حالانکہ دین کے بینیادی عقائد کی
کتاب پر حاشیہ لکھتے ہوئے ایسی پست زبان استعمال کرتا
جس تدریب اے وہ محتاج بیان نہیں۔ حق یہ ہے کہ گردی عصیتیوں
نے ہمیں اندھا کر دیا وہ ریکوئی راذ نہ تھا کہ اسلام نے ہم کھلے
کھاد کے تالیب پر جھی شاشنگی کا سبق دیا ہے اور ہم جسی طرح
اپنے بزرگوں کے لئے جذبہ احترام رکھتے ہیں اسی طرح درست
گردہ بھی اپنے بزرگوں کے بارے میں کچھ احساسات رکھتے ہیں
جس کا لکھا ضرور کرنا چاہیے۔

یہ تو تھا انداز بیان کی ناپاکی کلیقیہ۔ اب ایک جائز کتاب
کا ذکر اور سنتے جائیے جو ہمارے لئے مستقل الحجج جکروہ گئی ہے
مولانا محمد الحسن شیخ البیڈاً رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کتاب پر اپلاخ
الادلة جو اہل حدیث کے درمیں لکھی گئی ہے اسے چاہیے
و اسے بھی ایسے دیکھنے سے ملک مولانا مسید اصغر حسین رحمۃ
الله علیہ کی نگرانی میں بھی ہے اس میں مصہد سے مولانا آزاد رحمنی کے ایک
انتساب پیش کیا۔ ہم بڑا نکل گئے دوڑ کر اپنا ہم اولاد احتمال۔ مصہد
کھولا۔ درست جوت کا مقابلا کر کے دیکھا کر کہیں نااقل
سند کوئی چالاک تو نہیں کر دی ہے۔ مگر نہیں انتساب تو حنفی

دیا جن کی تعلیم کی جاتی ہے تاکہ اب حدیث کے بالفہیل ملک تقید کی صحت پر استدلال کیا جاسکے۔ حالانکہ خود انہی کے ترجیح میں اولویہ سے مراد حکام وقت ہیں ذکر مجہدین اور تمام ہی مستند مفسرین اسی روایت متفق ہیں۔ پھر جانے کیسے انہوں نے آیت کی اس اضافہ شکل کو شدید کے ساتھ قرآن کی آیت قرار دیدیا حالانکہ ایسا کرتے ہوئے یہ آیت ہی بے معنی اور اپنی مسلم دستق علیرا در کے منافی بوجگی۔

بھی یہ خیال ہوا کہ یکھیں قرآن میں آگے بھی ایک جگہ اولیٰ ہمار کا ذکر کرنا ہے کہیں ایسا تو نہیں شیخ کوہ ہاں سے منشاء لگ گیا ہو، صفات اُتنے آیات دیاں مکر ضبط نہیں کوئی بھی صورت تکین نہیں بھاول سکا۔ اپنے بھی یکھیں کوئی صورت توجیہ، تعلیم کی بتی ہے یا نہیں۔ اسی سودہ نہیں میں اگے الش تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وَإِذَا جَاءَهُمْ مَا أَنْهَىٰنَا لَا مُنْ

جیب ان کے پاس تجویز ہے کہی جیز آنکو خویں فرمادے ہوئے اُن کی پادری کی توہن کو مشہور کردیتے ہیں۔ اور اگر اسکو پہنچا یقیناً محسوس نہیں تو اپنے حاکوں تک تو تحقیق کر تے اُن کی الامر مصادر تعلیمہ اسکو جوان میں تحقیق کر کیا لے یعنی مسکونیتیں یستَبُوتُهُ مِنْهُمْ

لہ تو حققاً اس آیت میں گماشل ہے کہ فان تنازع عنده ال آیت سے منشاء لگ سکتے منشاء آشتباہ و توارد کا مگان پیدا کر سکتی ہے۔ ترجیح اپ کے سامنے ہے جو شیخ الجہنم کیا ہے اور تفسیریں علامہ شبیر الحمدانیؒ تے مزید صافت کردی ہے۔ کرد تے سخن ان مناقوں اور کم سمجھ سلامانوں کی طرف ہے جو بہت سی باتیں بلا تحقیق مشہور کر دیتے ہیں حالانکہ اگر وہ خلوشی کے یہ باتیں رسول اور دوسرے حاکوں تک پہنچا دیتے تو اب نظر ان کی تحقیق کر لیتے۔

علوم ہو اکیرہ آیات بھی نہ مجہدین دھڑو کی تعلیم و عزیز و سر کوئی تعلق رکھتی ہیں زمان میں العاظ کا در و بست ایسا ہے کہ جماشی کی ذرا سی جوک سے ذرا بھی الامزگ کا فقرہ بیان سے الکھڑ کر خات تنازع علیہ و ال آیت میں جائے۔

چھر آخیر ہم کیا کریں دیوبندیت کی رگ چھر کی چھر کی کہہ بھی تھی کہ چلا دا اللہ سبید ہی زیان اور کر دو کوئی ایسی کجھ بھی شروع

خاصی درماغ سوزی کی کہ کوئی معمول می تاہ میں اس سہو کے جوان کی دعویٰ نہ مدد نہیں گریں اخراج ہے کہ جو تے شیرا نے میں کامیابی نہ ہو سکی۔ کتابت کی فہلی اسنے نہیں کہی جا سکتی کہ حضرت شیخ کا استدلال ہی اس لکڑے پر تمام ہے جو اضافہ شدہ ہے اور آیت کی اسی اضافہ شدہ شکل کا قرآن میں موجود ہوتا ہے شدوم سے یاں فشر ماہے ہیں اولیٰ الامر کے واجب الاجاع پر نے کا استباہ بھی اسی سے کر رہے ہیں اور حیرت در حیرت یہ کہ جس مقصد سے اصل آیت نازل ہوئی تھی اسے ان کے اضافہ کردہ فقرے اور اس کے استدلال نے بالکل المٹ دیا ہے۔ قرآن اٹھا کر سورۃ لہ اکھوئے۔ المثل نے فشر میا۔

أَطْبَعُوا لِلَّهِ مَا أَطْبَعُوا

أَوْلَىٰ الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ

تَنَزَّلَ عَنْكُمْ فِي مُنْيٍ فَرَدَدُوهُ

إِنِّي لِلَّهِ وَالرَّحْمَنِ إِنِّي لَنَعْلَمُ

تَوْبَيْكُنَّ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ لَا يُغْرِي

رَسُولُكَ اَكْرَاهُكُمْ لَا يُغْرِي

رَدُوكُمْ (۷۸)

او فی میت کے دن پر۔

یہ توجیہ یہ حضرت شیخ الجہنم کے متصرف قرآن سے نقل کیا ہے اس پر علامہ شبیر احمد کا تفسیری حاشیہ یہ ہے۔

- یعنی اور اگر تم میں اور اولو الامر میں باہم اختلاف پوچھائے کہ حاکم کا یہ حکم اللہ اور رسول کے حکم کے موافق ہے یا مخالف تو اس کو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی طرف رجوع کر کے مل کر بیان کرو کرو کہ وہ حکم فی الحیثیت اللہ اور رسول کے حکم کے موافق ہے یا مخالف اور جو بات تحقق ہو جائے اسی کو بیان فناں مسلم اور رسول یہ سمجھنا ہا ہے۔

اب اس علم ہو کا انازہ کیجئے جو حضرت شیخ الجہنم سے ہوا ہے۔ جو آیت ہے بتائی نہیں ہوئی تھی کہ عوام اور حکام کے مابین اختلاف رائے کی صورت میں اللہ اور رسول کی طرف رجوع کرنا چاہیے اسی میں حضرت صوفیت نے دھانے کیسے ایک فقرہ مڑھا دیا جو حکام کو بجاۓ زرق کے بچ جانے دے رہا ہے۔ پھر اس فقرے میں اولو الامر کا دائرہ انہوں نے ائمہ مجہدین تک پھیل

کے پوناگ الزامات مفہوم خواہ چاہتے ہیں۔ ہر خواہ دینے کی وجہ نے لے تو جیشک ۱ سنتے اسیار دادا تباہ ہمیں کر دیتے ہیں اور بار بار کرنا جادہ ہا ہے کہ اس کی جماعت و شریعت، بلیں الہ بھی، یو اعضاوی اور مگر اسی میں شک کرنا حقاً میں شک کرنا ہو گا۔ لیکن حجat اور ایں حدیث کے ممتاز اور دادا اسلام دا خلافت کے بارے میں ایسے شواہد ہرگز موجود نہیں ہیں کہ ان کی بغیر شوون اور منکری غلبیوں کو جانت اور دید بانٹنے سے جوڑ دیا جائے۔

ہیں اپنے دین بندی بجا ہوں ہے پوچھتا ہوں، مسند محترم حضرت مولانا صین الحمدلی رحمۃ الشریعۃ نے "الشعاب المتفق" میں محمد بن عبد الوہاب بخاری کو برخلاف علم دینی اور علوم فاسق کو سلاصلہ پڑھیں ہیں کی۔ چند مстроوں میں تین مرتبہ ان سے مشتبہ گروہ کو جبیث کے لفظ سے نواز۔ (ملکہ ۵۳)

اور یہاں تک ارشاد ہو اکہ یہ لوگ اپنے آپ کو ہماں ذات سور کائنات خیال کرتے ہیں۔ (دستہ)۔ دین بندی سوچیں کہ حب بریلوی حضرت مولانا اشرف علی دینیہ بد الازم رکھا ہے ہیں کہ یہ حضور کی تکمیل نہیں کرتے اور انہیں بس بڑے جانی جیسا کہتے ہیں تو دین بندیوں کو لیسا نہ ۲۳ ہے اور کس نہت سے وہ بریلویوں کی شریعت و سفارمت کا انت کرتے ہیں لیکن ایسا ہی ازام ہذا اکوئی بزرگ درسے کسی زرقے کے بڑا بڑا نہ ہے کوئی اس محقیق کی صورت نہیں کہتے کہ ان بندگوں نے ہمی تو کہیں بریلویوں ہی کی طرح اخواہ ہوں، سخن لفون، اور پیشندوں پر بھروسہ کر لیا ہو۔ جبیث بڑا کروہ لفظ ہے لادا فی الجگڑے میں اس کا استعمال ہم جیسے کریں تو کہیں مگر کسی بڑے عالم کو زیب نہیں دیتا کہ وہ ایسے شخص کو جبیث کہے جس کی کوئی خیانت اس سے ہی آنکھوں سے نہیں دیکھی اور دن کسی تابیل و نوق زد بیسے اس کی اطلاع اسے پہنچی۔ معنی شنی سنائی اور پہنچا کی خبر برکوہ دہ معلومات پر نکیدہ کر کے جبیث و منق کے سختے دنیا دا اخیل الفاظ ہے۔ تو پھر بریلویوں ہی کی دردیدہ دینیوں کا ست کوہ ہم کس منہ سے کر سکتے ہیں۔ سرخاپ کا پردہ بدارے بزرگوں جس ہے دوسرے کے بزرگوں ہیں۔ ہم سب الشادوں رسول کے غلام ہیں۔ انہام، تھیم کی حد تک متنین گفتگو ہوئی چاہیے گا لیکوچ ایں حلم

بوجا مصلحتے کو تو گول کر دے اور کھل جائے مولانا مودودی اور نواب صدقق حسن جیسی کسی سنتی تابارک کی بغیر شوون اور گلہ بھی کا بھی کھاتے۔ مگر حساب آخرت کے اندر لیتے اور حق و مدد اقت کے تقاضے نے اس نا سرگ کے کان کپڑے لئے اور ہمیں براٹا کہنا پڑا ہے کہ محفوظ نام الخطا، سوائے ایسا کے کوئی نہیں۔ وہ پھر سے اکابر پول یا ایں حدیث کے۔ سمجھی سے سہو و خطا ممکن ہی نہیں کہیں نہ کہیں ذات بھی ہے۔ ہمیں درسرور کی بغیر شوون کو گمراہی، اور زندگی تراوہ نے سے پہلے یہ ضرور سوچ لینا چاہیے کہ خود بخارے بزرگوں سے بھی بغیر شوین ہوئی ہیں اور درسرے اُگ جیسے کوئی ساکی رعایت سے ان پر بھی گمراہی اور فتن و نیزو کے القاء غفران چوت کریں گے۔

اندھی عقیدت وہ تبلہ ہے کہ الاماں الحفیظ، البصائر الادار کے اپڑیش پر ایڈیشن چھپے ہیں ہم نے وہ آخی اپڑیش بھی دیکھ لیا جو مراد آباد میں چھپا ہے اس میں تدریسی توہین ہوئی توہین ایکس پر اضافہ ضرور پڑا اور صحیح یا ناساشر صاحب نے ما شیے پر آجت کا رادو ترجیح درج کر دیا اور یہ کھو جیت کی توفیق پڑھی نہ ہوئی کہ قرآن ہیں کس جگہ یہ آجت آئی ہے دیہ سوچ کر چونکنا تفصیل پوکیا جائی خلافی امور میں اولو الامر کی طرف رجوع کرنے کا یہا شوہر کہیے شوال، کسی حافظہ کسی مودوی سے اسے پڑھا ہی ہو گا مگر عقیدت جب نہ بن کر اعصاب پر صورت ہوتی ہے تو یاد داشت اور فکر فہم کی سب ملاضیں گھری نیند سو جانی ہیں کسی کو نظر نہ آیا کہ حضرت شیخ سے کیا جا کے یو گئی ہے اور اگر نظر ہیں آیا ہو تو شاید یہ سوچ کر خوشی اپنیہ کر لی گئی کہ

خلا نے جو رکاں گر مندن خطا است

ہم ایسی عقیدت، ایسی حق پوش بصیرت، ایسی کوران نیاز مندی سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں حضرت شیخ انسان تھے۔ بلاتائلی تسلیم کر لینا چاہیے کہ ان سے تصور ہو گیا ہے اگر بات ہے کہ اس قصور کے پیچے عزم اور ارادہ کا فرمانہ ہو مگر جب دوسرے سے غلطی کریں تو اپنی ہمیں ایسے ہی جن ملن کا مستحق بھگنا چاہیے یہ کیا کہم سے فکور ہو تو وہ سہو و سیان اور دوسروں سے فکور ہو تو وہ جانت دشراست۔ بدر بانٹنے دنیو

کی جا سکتی ہے مگر تشریف طرز نہیں۔ ان کی "ذہانت" ایک مسئلہ کو
تغییر ایک بڑے انسان سے منسوب ہے اس نے اگر غلط کہا یا
بود کے لوگوں نے اس کی طرف یہ قول غلط منسوب کر دیا تب بجا
اس پر استیزاء کے تیر پہنچا جلا لے چاہیں۔ یہ خوب سمجھنے میں
کر حادی صاحب کی ذہانت اپنے ناکوہ فقری کی مدد خشناق بری
پیش کرنے سے محدود نہیں ہے سکتی۔ مگر دارالرشی کے ساتھ گلزارش
ہے کہ تغیر و نادیل کے بجائے اگر وہ اچھے ایڈیشن میں ان ائمہ کو
تغییر کر دیں تو مناسب چوچا کسی حق نے اگر بھی اہل حدیث کے
کسی براں پہنچا زیارات کا معن کیا ہے تو اس کا گناہ ہیرے یا
وحدی صاحب کے لئے تو گناہ و مردی کا جواہ نہیں بن سکتا۔ وحدی
با شرمن سفر، انضمام من سیاست اعمالنا صفحہ ۲۵ پر
کہا گیا ہے۔

آئندہ کفت پر اتفاق کرنے سنت بڑی ہے اس کے
ثبوت کے لئے اہل حدیث کسی امتی کے عمل کو
سجدہ نہیں بتاتے۔ ان کے پاس تو اس کے ثبوت
کے لئے خود حساب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعتماد
و مرضع امورہ حسنہ موجود ہے اس کے بعد اخیر
یہ سمجھنے کی تھا کوئی حاجت نہیں ہے کہ انہوں نے
کے مسلمانوں نے کیا کیا اور کیا نہیں کیا؟

ہمارے خیال میں اسٹے احلاق و توسع کے ساتھ امت سے
جیسا ہے جانا میں نظر ہے۔ آخر حضور ہی نے تو منزہ ریا ہے کہ
صلیک سینتی و سنت اتفاق، ارادشدن۔ جب رسول کی طاعت
کا حکم خداوندی اس طاعت کو عین خدا کی طاعت بنا دیا ہے
تو خلقا نے داشدین کی سنت پر چلنے کا حکم پیغیر کیوں خلقا نے
راشدین کی سنت پر چلنے کو خود پیغیر بیکی سنت پر چلنے کا ہم ہی
نہیں بنا دیا۔ جو اتو بھی خیال ہے کہ جس نکر، علی میں چاروں خلقا
کا مکمل اتفاق ہوا اس سے مرد نظر کرنا سنت ہی سے مرد نظر
کرتے کے سراحت ہو گا۔ اگر ایسا نہ مانیں تو رسول کی طاعت
خدا کی طاعت نہیں کہلا سکیں۔ گوپری کتاب سے اہل حدیث کا
یہ سلک خلاصہ نہیں ہوتا کہ خلقا نے داشدین کا اجماع، اتفاق ان
کی بناہ میں عیار و محبت نہیں ہے مگر منقول عبیدت ہر حال کی

کا مشبوہ نہیں۔ اسے ربیلوں بجا کے لئے پھوڑ دینا چاہیے
یہ تصریف تو خابہ دائی حصے سے متعلق۔ اسے یہ نہ حل
اس سے دیا کہ شاید کسی کے لئے تاریاذ عربت بن جائے۔ خود
تغیری ہی کا، و صرف ہے جو انسان کو دوسروں کے ساتھ انعام
کر نے پر مل سکتا ہے اب رہا۔ اصل بحث کا معاملہ تو اس پر فصل
تصریف سے کی گیا تاں اب صفات میں باقی نہیں رہی اچھا کہا جاسکتا
ہے کہ عامل صاحب کی باؤں میں وزن بے علم نہ رہا ہے زمین
بن تیری اسے سنا لازم صلاحیت دافر ہے۔ بات سمجھنے، بھائیتے
اوہ سمجھنے کا سلیقہ رکھتے ہیں۔ اگرچہ در ان مسلمانوں میں جلد جلد
وہ جوان کو دچکے بھی سکے۔ ذوق سلیم کسما یا بھی میکن اسکی شکنا
لیکے کریں جید کہ مقابل بھی اکنون کی زبان اور اسکی کوہی بیٹھ کی انشا
استعمال کر دیا ہے کوئی فیضی بہرہ بیڑنے پر تو ناپے کہ فریقین میں سے
کس کی تیری کا تندی کم رہی اور کس کی زیادہ۔ ہم تو دونوں ہی کا
وہ لصب دیکھ، وہ العطا لظا اور وہ طرز و معن ناپسند ہیں جو علمی و تواری
اوہ مکاری ثقاہت، محابت سے فرد تو ہیں۔

ہاں یہ کتاب ناک ذلیل پر ہم رحمانی صاحب سے دوستانہ
شکایت ہزور کریں گے۔ صفحہ ۱۴۷ پر انہوں نے جو لکھا ہے کہ
”بہاں بھی قاسمی صاحب سے اپنی ”ذہانت“ سجدہ کھانے
کا ہوتا ہو دیکھا ہے اور یہ ”ذہانت“ ان کو اپنے اس امام سے
ملی ہے جن کے مقتل بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ایسے دردست
فقیہہ اور ذمین ہے کہ اگر چاہیتے تو اپنی ”ذہانت“ اور فقاہت کے
نہ سے لکڑی کے ستوں کو سولے کا نامہ کر دیتے تو کیا تاہی
صاحب اس امام کی تغیر کے طفیل اتنا بھی نہیں کر سکتے کہ سوئے
کے ستوں کو ملتی کا نامہ کر دیں؟“

نیت اور ذہنی گیفیات کا حال انش جانتا ہے اپنے مفہوم
کے اعتبار سے یہ طرز امام ابوحنینؓ کی تعلیم و تغیرت تک جا
رسخا ہے ہم یہ ہرگز نہیں سمجھتے کہ امام ابوحنینؓ تغیر سے بالآخر
ہی نہ ہے بھی نہیں سمجھتے کہ اہل حدیث یا شواعر، غیر و ان کے ساتھ
الیسی ہی تغیرت رکھیں جیسی ہم احلاف رکھتے ہیں لیکن یہ ضرور
کہتے ہیں کہ ان کی حیلیں القدر سستی ہم سب کا مشترکہ کہ مردیا ہر
ان پر اہل کے شاگردوں پر عالمانہ پیرا ہے میں نقدہ جمع تو

اشک و قسم • محمود کلام جاپ مستو شکار موتھ
ملے کا پتہ ہے۔ مستو شکار سکپت توچ را پھر
محمد محمد رام پور بولی۔ • صفات ۱۳۸ • طاقت و
کنایت ٹوارا۔ کاغذ سفید۔ محمد تین رہ پئے۔

نوجوان شاعر جاپ متوج صاحب کا یہ شعر کے محمد خاصا
دیکھ رہے۔ تکریں لفڑی بلندی اور اسلام بیان کی پہنچی تو فتح رفت
ہی پسیدا ہو گئی یعنی حنین بن میاودون پروف کی بلند عمارت آشنا کرنی ہے
وہ ان کے کلام میں نمایاں تغیراتی ہے۔ غزل، نظم اور فضاحت
جنہیں اصناف سخن میں انہوں نے اچھے ستر کئے ہیں۔
لطفی یہ ہے کہ انہوں نے تھیں بھی کہی ہیں۔ سلام بھی لعلہ حضرت
حسین پر مستقل نظم ہی۔

اویں ذوق رکھنے والوں کو ان کا یہ محمود باغھوں ہاتھ لینا چاہئے
آئینہ حرمت • جاپ عبد الجبار حرمت کی تجھے غزوں کا محمود
شاخ کردا۔ کتبہ احکام رام پور بولی
• صفات ۱۳۹ فہرست دوڑو ہے۔

حرمت شعوری ایک معروف شاعر ہیں۔ ان کا اپنا ایک رنگ
ہے۔ انفرادیت سے بھروسہ دلکشی سے بہر بہر، جھوٹے جو نئے
غزوں میں وہ بڑی بڑی پائیں لہر جاتے ہیں اشارت اور ایجاد ان
اسلام کی جان ہے۔ سلام اور سادگی سے رہے ہوئے ان کے
لکھے شعر ہیں پر بڑا شکفت اثر ہو جاتے ہیں۔

حرمت کے ٹکڑے میں خوشی کا گز کہاں
تم آگئے تو رونق کا شاذ ہو گئی

کوئی ہدم مرے بہرا مرے دش بدوش
دلقام جلد سکے گا بچے مسلم زمان
آج بھی جو فاقہ قائم ہیں دو بھی ہیں لوگ کس زمانے کے

خوشی میں بھی وہ اک کیفیت ہم
نیت ہو اگر پاک آدمی ہے مل بھی
مشیش ہو اگر صاف نواقی ہے جلا بھی

ملک پر بدلالت کرتی ہے ہم زایہ ملک اگر ان کا نہ ہو قوس
عبارت میں ترمیم کرنی چاہیے۔

اصل بحث — یعنی رکھات تراویح آٹھ بڑھی جائیں یا
سیئ۔ اب تہر کے رکھوی جائے تو اسی میں امرت کی خبر فوای
ہوگی۔ جو آٹھ پڑھتا ہے آٹھ بڑھتے ہے جو بیٹی پڑھتا ہے میں
پڑھتا ہے اٹھاء الشروہ نوں کی بخشش ہوگی۔ دونوں کی تینیں
نیک ہیں دونوں کا مستدل الشروہ رسول یہیں بس فرق اتنا ہے
کہ اہل صدیت کے ہاتھ دراجیہ ہیں وہ بہرا راست قرآن و حدیث
لکھ ہے تھی جاتے ہیں۔ ہم مسلمین کی کوتاہ دستی اس دسائی میں جائیں
ہے اہم اہم سیڑھیاں ملے کر کے قرآن و حدیث تک سختے
ہیں سجدہ گاہ ہم دونوں کی ایک ہی ہے اچھے لارڈ ہرے توگ
ہمہ دونوں کی جاصلت میں ہیں۔ خدا آن احباب اور ان اہل حدیث
کو نیک توبیق دے جو آتے دن بیٹھائے ہل من صابریہ
کالغہ رہگا بیٹھتے ہیں اور نیتے میں الخود لاطائی بحث، جدل کا طوفان
اٹھ کر ڈاپتا ہے کاشیہ دونوں گردہ، مجھیں کہ اسیں میں لڑایا ہوا نا
مودودی اور جماعت اسلامی دیوبند کے نئے بیانہارے نئے نام سے
ہیں ہمارا کام تھا ہے کہ تحقیق ہو کر بدھت و شرک سے بھر بودھگ
دریں جس نے مرضیت تبودی کا رہا، پ دھار کر دین میں کی پاکرو
قصدا کو تلفن سے بھر دیا ہے اور اسی کے ادب میں ہم سب گرفتار
ہیں، کوئی ماسٹ نہ ملتے۔ میں تو سو فیصدی بیقین ہے کہ ہماری
زبانی حلالی و اخلاقی، ملادے آلام و مصائب اور ہماری تکہت و
ظالمت کی بیانیہ ناپاک صورت حال ہے کہ امرت کی غالب
اکثریت شرک و بدھت کی نوع یہ نوع اقسام میں گرفتار
ہو کر لاحدہ سے در چلی گئی اور اللہ نارا حق ہو گیا۔ یہ قبروں پر منع
ہوئے والے جھیل تو ایک طرف رہے اگر آپ ان اپنے دیوبندیت
حضرت کا بھی جاہنہ سیکھ دیکھیں جو بظاہر مغرب پرست ہیں اور
دین سے اپنی کوئی سر و کار نہیں تو پتہ چلے گا کہ تبودی مرضیت
کا انہر ان میں بھی سرایت کئے ہوئے ہے جب کبھی یہ کسی
چکر میں پھنس جائیں اس وقت دیکھئے کہ یہ بھی کسی مزدیسی پرست
بدھانظر آئیں گے اور تو پیدا گئوں دو لے صوفیا ہی اگر مدد نہ تے
بلیں گے الہاما شاد اللہ۔

(یقینہ از ص ۵۶)

آدمی کے مُخہ میں سُکتے کی زبان

خواجہ حسن نظامی آخوندی کے دعویدار کفر کی پیشگی کے علیحدہ اور اسلام کی خالصت کے علیحدہ کوشش کہیا کے امنی سرثڑ جادو حماری خواجہ حسن نظامی دہلوی مسلمانوں کیا کب بھی حسن نظامی کے کافر مرتد، منافق و ملعون زنداقی بے دین ہوئے میں بھائی رہ سکتا ہے۔ سکم شریعت مطہر و حسن نظامی سے بڑھ کر ذہب کافر کون ہو گا۔ صفحہ ۲۳۸ تجاذب اپنی امسنة

مولانا ابوالکلام آزاد (ابوالکلام آزاد / عبدالغفار) کا کورسی حسین الحمد مدنی۔

ابودھیا باشی شبیر دیوبندی، خطاط شدید خواری۔ جسیب الحسن لودھیا نوی احمد سید دہلوی تقایقیت الشریف سب مرتد، بے دین اور کافر انسنر ہیں۔ تجاذب اپنی امسنة صفحہ ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰ شاہ این سود

شادہ این سود کے صفحہ ۲۴۵ اور ۲۵۰ میں شادہ این سود کو این سود خذلۃ اللہ المصور اور این سود قبیح الملک الودود جیسے العقبات دیکھا ہے۔

کفار و مخدوس کے اس مجموعہ خیشیوں اور بھی بکثرت کفر ہاتھ تقطیعیہ و ارتدادات یقینی طے گئے ہوئے ہیں مگر آدمی کے کافروں مرتد ہو جانے کے لئے معاذ اللہ رک ہی کفر و ارتداد ایں ہیں تجاذب ۲۳۳

قائد اعظم اسٹر جینا بحکم شرعاً ہوتا اپنے ان مقاکر لکھیے تقطیعیہ خیشی کی بنا پر قطعاً مرتد امام خارج اذ اسلام ہے جو شخص اس کے کفروں پر مطلع ہوتے کے بعد اس کو مسلمان جانے یا اس کے کافروں پر مطلع ہوتے میں شکر کئے ہاؤں کو کافر رکھئے ہیں تو وقت کرے دہ کافر مرتد۔ اور مشر الشار اور بے قویہ را تو سحق لخت۔

تجاذب صفحہ ۱۲۷

گھر بیان مسٹر توں کی بھی آئیں تو عادھی دوام اگر ہا تو غیم یاد ہی رہا بھول چک سے کوئی بجا ہو انہیں بخوبی جعلی فخر شیش ان سے بہاں بھی باتی جاتی ہیں مثلاً۔

تماشا یہ بھی گذا ہے نظر سے گھنناٹھی مگر بادل نہ برے اس میں گھٹا اور بادل اس طرح استعمال ہوتے ہیں گو بادل دو جدا گاہ چیزیں ہیں حالانکہ ایسا تھیں ہے دو توں مراد میں میں سے ایک حشوونہ و اندھی سے ہے۔

آرام کا سو دا جسے ہو گا آسے ہو گا ڈا ایسی تو اسی گردش آفات میں گزرا "سودا" کا محل بینیں تھا۔ اس کی گلگھی "سیسر" آجاتا تو شاید بہتر تھا۔

آرام میستر جسے ہو گا اسے پوچھا جائے تیرت سے اختلاف کسی کا عجب بینیں وہ جست کا منہٹنے لظردیکھتے ہوئے تخلص کی بہاں تکریلہ غیر حقیقی ہے سبوم بھی گلبلک ہے۔

جیرت بہزاد صبر کا پیکر سہی مگر وہ بھی تو ان کے ہاتھ سے نالاں پر آجھل "آن کے ہاتھ سے نالاں ہوتا" محاورہ نہیں ہے "ان کے ہاتھوں" درست ہوتا۔

دل صافت بینیں غیر تو کیا ان سے روکا ہیت جب خود ہی منافق ہوں مسلمان بیزادوں دلدار اور دلنو از کی طرح "دل صاف" کہنا محل نظر ہے۔ امام مقصود نہیں۔ جس طرح بہت اچھے اچھے شران کی تقریباً ہر فرzel میں ملتے ہیں اسکی طرح زبان و بیان کی سموں فخر شیش بھی نایاب نہیں ہیں۔ بھوپی جیشیت سے ہیں بیان غائب ہے۔ لادیب پہ مجموعہ ادبیات و حق کے لئے ایک تحدی مشتمل ثابت ہونا چاہئے۔

نصرۃ الحدیث فتنہ انکار حدیث سکرود میں ایک معزکہ الارادہ کتاب۔

ہر راہی الزام اور پرد میگنڈے کا مدد گل برد۔ زبان ہم کم کھفتہ۔ مگر طالب نہایت و قیع و سخیدہ۔ مقدمہ جدیدہ کے اضافے کے ساتھ۔ قیمت ڈھانی روپے۔

باب الصحت

(عمر اور کام کے حافظے سے غذا کا تعین)

جسم کو بڑھو توڑی کے زمانے میں جس کی غستت بھیں سال کی عمر تک ہے پر وہ شنی غذا ایسیں زیادہ مقدار میں درکار ہوتی ہے۔ گوشت چیلی اٹھے کی نرودی۔ اور ماش کی دال میں کافی مقدار پر وہیں کی بہتی ہے ان اشیاء کے علاوہ دودھ۔ مکھن۔ بالائی۔ گاجر۔ ٹماٹر۔ شلف۔ مول۔ کپڑا۔ آدم کا استعمال میں جسم کے نشووناک کے لئے مفریدی ہے فربیس اور ہیوں کو چاہیے کہ بڑھو توڑی کے زمانے میں بچوں کو کچی گاہ جوں مول۔ شلف۔ ماش کی دال۔ ٹماٹر استعمال کرائیں۔

حال میں جن کی مدت بھیں^{۱۰} سال سے لیکر چالیس سال کی عمر تک ہے اتر جو اور طاقت بڑھانے والی اشیاء کا استعمال منوری ہو جاتا ہے۔ جوانی کی عمر تک کاروباری مشغولیت اور غیر غیر معمولی کے دلحدوں میں طاقت کا خرچ زیادہ ہوتا ہے اس لئے اپنے کام اور پیدش کے حافظے سے جتنی طاقت روزانہ خرچ ہوتی ہو اسی کے مطابق طاقت پیدا کرنے والی غذا اکھانی چاہیے اگر آپ اپنے کام چھتی اور ہفت کے ساتھ ادا کر رہے ہیں تو مجھ بیٹھنے کا خواہ آپ کے جسم کی ضرورت کے مطابق مل رہی ہے۔

ادھیرہ مرکے لوگوں کے لئے دودھ۔ انڈا۔ بکری کے گوشت کا شوربہ اور نرود پھرم تازہ سبزی مفید غذا ہے۔ بڑھانے میں غذا اچھی طرح چالائیں جاتی۔ سبزم کی تتوں میں کافی نرودی آ جاتی ہے اس سے بڑھانے میں غذا کا نرم۔ سادہ اور اچھی طرح پکا ہوا ہونا ضروری ہے۔ فربہ بکرے اور چوزہ مرغ کا شوربہ۔ چیلی۔ اور اٹھے کی نرودی اس عمر تک طاقت میں اضافہ کرنے والی غذا ایسیں ہیں۔

کمزود اور لا فرد بیٹے پئے لوگوں کو گوشت اور چربی پیدا کرنے والی غذا ایسیں۔ سبزم کے انارج۔ مکھن۔ بالائی۔ پیش۔ بھینٹ کا دودھ۔ شکر میوں سے اور ہو سکی چلوں کا استعمال مناسب ہے۔ ادھیرہ اور بڑھانے کی عمر میں موٹا ہونے کی کوشش ذکر لی جائیں گے۔ چالیس سال کی عمر کے بعد بلایں مختلف نہیں پہنچانا بشرطیکہ صحت مددت رہے۔

جو لوگ اعصا بی شکایتوں میں مبتلا ہیں ان کی وجہ سے اس طبقہ مادام غذی کام کرنے والوں کے اس لئے دودھ۔ مکھن۔ اٹھ۔ سبزی اور چیل مفید غذا ایسیں ہیں۔ اگر جو جہنمہ اور تینی نئی ایجادات کرنے کا وولہ اور شوق ہے تو چیل۔ گوشت۔ اٹھ ایزگر پیدا فیٹر اور ناسخوں پر مشتمل غذا ایسیں مثلاً آدم۔ پستا خروٹ۔ دیورا۔ استھان کریں۔

جو لوگ دام غذی کام زیادہ کرتے ہوں یا جن کا زیادہ وقت بیٹھنے میں گزرا ہوا نہیں بھوس تیقل ہو تو اسی غذا کام سے کم کھانی چاہیے۔ کوئی نکر دام غذی محنت کرنے والوں کی عصی قوت زیادہ صرف ہوتی ہے جس کے نتیجے میں قوت بھرم کر دی جاتی ہے، مامنی کام کرنے والوں کو جس زمانے میں زیادہ محنت کرنی پڑے۔ اس زمانہ میں دودھ اور زرش اور چیل قدمی میں اضافہ کر دینا چاہیے تاکہ انہیں بھرم درست رہے غذا اور ابرہ بھرم ہوئی رہے یا غذائی مقدار گلٹھ لدی چاہیے لیکن غذائی مقدار کھٹائے کے ساتھ غذا بستہ بڑھانی چاہیے۔ ایسی غذا ایسیں جو مقدار میں قلیل اور غذا بستہ میں زیادہ ہیں مثلاً نیم برٹشت انڈا۔ چوزہ مرغ۔ تیتر۔ بیٹر۔ مرغیاں کا شوربہ اور دودھ۔ استعمال کریں۔ ان غذاؤں کے استعمال سے ہاضمہ مددت رہی گا۔ دماغ مکھن محسوس نہ کر جا۔ غذا کی کمی سے دیلاں پنہ نہ پوچھا۔ جسمانی محنت مشفقت کرنے والوں کو فرشتہ است دل غذا ایسیں مثلاً الین۔ چاول۔ آلو۔ جو۔ گھیوں۔ چندر۔ سکر قند۔ گز۔ راب۔ کھانہ کیلما۔ وغیرہ کافی مقدار میں استعمال کرنی چاہیں۔

سُر مہ دُرْجَت

- جو تقریباً سترہ سال سے آپ کی خدمات انجام لے رہا ہے۔
- آنکھ کے اکٹھا مراضن اور کمزوری کے لیے بینظیر ہے۔
- ایک قبیلی سخت سے تیار کیا ہوا جس میں سچے موئی اور دیگر قسمی دمغید اجزا شامل ہیں
- بغیر کسی مرض کے بھی استعمال کرتے رہیے کہ یہ آخری عمر تک سکھاہ کو فائم رکھتا ہے اور مرض کے مخلوں سے بچاتا ہے۔
- مضبوط شیشی دھات کے پانیہار خول میں۔
- ایک یادو گشیشی منگوائے پر حصہ لڑاک ایک روپیہ آمداتے لگتا ہے۔
- ایک ساتھ تین یہی منگوائے پر رخواہ چھنا شدہ والی ہوں یا ایک تول والی (حصہ) و مصارف چھوڑ دیا جاتا ہے۔
- ایک تول والی شیشی کی قیمت پانچ روپے۔ اور پچھنا شدہ والی شیشی کی قیمت تین روپے

دُرْجَت کی تعریف کرنیوالے چند حضرات کے نام ملاحتظہ ہوں

مولانا حسین احمد مدفنی - مولانا شہید احمد عثمانی - مولانا فاریٰ محمد طیب صاحب
ہبھتم دارالعلوم دیوبند - مولانا مطلوب الرحمن صاحب عثمانی - مولانا مفتی
مفتی الرحمن صاحب (ندوۃ المصنفین دہلی) - مولانا اشتیاق صاحب
خوشزیں (درس دارالعلوم) وغیرہ وغیرہ۔

دَارُ الْفِيضِ رَحْمَانِي - دِيوبَنْد - يُوپِي (انڈیا)